غاية المبين

طبع في مطبع مفيد عالم
الكائن في اكره سنة ١٣٠٢
الهجرية

فہرست حاقبۃ المتقین

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۲	دیباچہ۔	۳۰	کتاب الصلوٰۃ۔
۳	مقدمہ۔	″	بیان فضیلت اذان کا۔
۱۰	بیان اخلاص وصدق ونیت صالحہ کا	۳۲	بیان اجابت موذن وغیرہ کا۔
۱۳	بیان اتباع کتاب وسنت کا۔	″	بیان اقامت کہنے کا۔
۱۵	بیان ہدایت بالخیر کا۔	۳۳	بیان مسجد بنانے کا ساجت کی جگہ میں
۱۶	بیان علم وطلب علم وغیرہ۔	″	بیان مسجد کے صاف ستھرے خوشبودار رکھنے کا۔
۲۰	بیان سنے بیچانے کہنے علم حدیث کا۔		
۲۲	بیان علما کے پاس بیٹھنے کا۔	۳۴	بیان مسجد میں جانے کا اندھیری رات میں
۲۳	بیان علما کے اکرام واجلال وغیرہ کا۔	۳۷	بیان مسجد میں پڑے رہنے وغیرہ کا۔
۲۴	بیان علم پھیلانے وغیرہ کا۔	۳۹	عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا باہر نہ نکلنا۔
″	بیان ترک کرنے جھگڑے کا۔	۴۰	بیان محافظت نماز پنجگانہ کا نماز کے وجوب پر ایمان لانے کا۔
۲۵	کتاب الطہارۃ۔		
″	بیان پورے کرنے وضو کا۔	۴۳	بیان مطلق نماز کا رکوع وسجود کی فضیلت کا
۲۷	بیان محافظت کا وضو پر نماز کرنا وضو کا	۴۴	بیان نماز پڑھنے کا اول وقت میں۔
″	بیان فضیلت مسواک کا۔	۴۵	بیان نماز جماعت کا اور جسنے جماعت نماز پائی
۲۸	بیان انگلیوں میں خلال کرنیکا۔	″	بیان کثرت جماعت کا۔
۲۹	بیان ان کلمات کا جو بعد وضو کے پڑھے	۴۶	بیان جنگل میں نماز پڑھنے کا۔
″	بیان پڑھنے دو رکعت نماز کا بعد وضو کے	″	بیان صبح وعشا کی نماز پڑھنے کا جماعت سے

صفحہ	مقصد
۴۷	بیان نماز نفل گھر مین پڑھنے کا۔
۴۸	بیان انتظار کرنے نماز کا بعد نماز کے
۴۹	بیان محافظت کا نماز صبح و نماز عصر پر
〃	بیان بیٹھے رہنے کا مصلے پر بعد نماز صبح و نماز عصر کے۔
۵۰	بیان اذکار بعد نماز صبح و عصر و مغرب
〃	بیان امامت نماز کا نماز کے پورا کرنے کا اچھی طرح پڑھنے کا۔
۵۱	بیان صفون کے برابر کرنے کا اور صف اول کا۔
۵۲	بیان ملانے صفون کا بند کرنے درار کا
۵۳	بیان آمین کہنے کا پیچھے امام کے اور دعا وغیرہ کا۔
۵۴	کتاب النوافل۔
〃	بیان محافظت کرنے کا بارہ رکعات سنت پر رات دن مین۔
〃	بیان محافظت کا دو رکعت پر صبح سے پہلے
۵۵	بیان نماز کا پہلے پیچھے ظہر کے۔
〃	بیان نماز کا پہلے عصر کے۔
〃	بیان نماز کا درمیان مغرب و عشا کے

صفحہ	مقصد
۵۶	بیان نماز کا بعد عشا کے۔
〃	بیان نماز وتر کا۔
۵۷	بیان باوضو سونے کا رات کو اور سونے کی نیت سے۔
〃	بیان اون کلمات کا جنکو سوتے وقت بستر پر کہے۔
۵۸	رات کو جاگے تو کیا کہے۔
۵۹	بیان رات کو نماز پڑھنے کا۔
۶۱	بیان آیات و اذکار جو صبح و شام پڑھے جاتے ہین۔
۶۳	بیان ناغہ ہوجانے وظیفہ شام کا۔
〃	بیان نماز ضحی کا۔
۶۴	بیان صلوٰۃ التسبیح کا۔
۶۵	بیان نماز توبہ کا۔
〃	بیان نماز حاجت کا۔
۶۶	بیان نماز استخارہ کا۔
۶۷	کتاب الجمعہ۔
〃	بیان نماز جمعہ ساعت جمعہ سعی الی الجمعہ کا
۶۸	بیان نہانے کا دن جمعہ کے۔
۶۹	بیان سویرے جانے کا طرف جمعہ کے۔

صفحہ	مقصد
۶۹	بیان پڑھنے سورۂ کہف کا دن جمعہ شب جمعہ کو۔
۷۰	کتاب الصدقات۔
״	بیان زکوٰۃ دینے کا تاکید وجوب زکوٰۃ کے۔
״	بیان عامل صدقات کا۔
۷۱	بیان تعفف وقناعت کا۔
۷۲	بیان حاجت مانگنے کا اللہ تعالےٰ سے
״	بیان مانگے ملنے کا۔
۷۳	بیان صدقہ دینے کا باوجود کم تقدد کے
۷۵	بیان چھپا کر صدقہ دینے کا۔
״	بیان صدقہ دینے کا زوج واقارب کو
۷۶	بیان قرض دینے کا۔
״	بیان آسانی کرنے کا مفلس پر۔
۷۷	بیان خرچ کرنیکا نیک کاموں میں۔
״	بیان جورو کے صدقہ دینے کا شوہر کے مال سے اذن لیکر۔
۷۸	بیان کھانا کھلانے پانی پلانے کا۔
۷۹	بیان شکر احسان کا مکافات کرنے کا احسان پر۔
۸۰	کتاب الصوم۔
״	بیان روزے کا روزے کی فضیلت کا
۸۲	بیان روزۂ رمضان کا شب قدر کا قیام کا۔
۸۴	بیان چھ روزے شوال کا۔
״	بیان صوم عرفہ کا۔
۸۵	بیان صوم محرم کا۔
״	بیان روزہ عاشورہ کا۔
״	بیان روزہ شعبان کا۔
۸۶	بیان ہر ماہ کے تین روزوں کا۔
״	بیان اتوار وجمعرات کے دن روزہ رکھنے کا۔
۸۷	بیان صوم داؤد علیہ السلام کا۔
״	بیان سحری کا۔
۸۸	بیان جلدی افطار کرنے کا تاخیر سحور کا
״	بیان افطار کرنے روزہ کا کھجور یا پانی پر۔
״	بیان کھانا کھلانے کا روزہ دار کو
۸۹	بیان روزہ کھولنے کا پاس کسی شخص کے۔

صفحہ	مقصد
۸۹	بیان اعتکاف کا۔
〃	بیان صدقۂ فطر کا تاکید صدقہ مذکور کی۔
۹۰	کتاب العیدین۔
〃	بیان جاگنے کا ہر دو شب عیدین میں
〃	بیان سویرے سے جانے کا عیدین میں
۹۱	بیان قربانی کرنے کا۔
〃	کتاب الحج۔
〃	بیان حج وعمرہ کا۔
۹۴	بیان خرچ کرنے کا حج وعمرہ میں۔
〃	بیان عمرہ کا رمضان میں۔
〃	بیان خاکساری وخواری کا حج میں
۹۵	بیان احرام ولبیک پکارنے کا۔
۹۶	بیان احرام باندھنے کا مسجد اقصےٰ سے
〃	بیان طواف واستلام حجر اسود ورکن یمانی ومقام ودخول بیت کا۔
۹۷	بیان عمل صالح کا عشر ذی الحجہ میں۔
۹۸	بیان وقوف کا عرفہ ومزدلفہ میں۔
۹۹	بیان کنکری پھینکنے کا۔
〃	بیان سر منڈانے کا منیٰ میں۔

صفحہ	مقصد
۹۹	بیان زمزم پینے کا۔
۱۰۰	بیان نماز کا تینوں مسجدوں میں
۱۰۱	بیان رہنے کا مدینہ میں فضل احد و وادی عقیق کا۔
۱۰۳	کتاب الجہاد۔
〃	بیان رباط کا راہ خدا میں۔
۱۰۴	بیان حراست کرنے کا راہ خدا میں۔
〃	بیان نفقہ کا راہ خدا میں غازی کے سامان درست کرنے کا۔
۱۰۵	بیان گھوڑے پالنے کا راہ خدا میں۔
۱۰۶	بیان غازی ومرابط کے عمل صالح کرنیکا
〃	بیان صبح شام چلنے کا راہ خدا میں۔
۱۰۸	بیان شہادت چاہنے کا راہ خدا میں
〃	بیان تیر اندازی کا راہ خدا میں۔
۱۰۹	بیان جہاد کرنے کا راہ خدا میں۔
۱۱۱	بیان اخلاص نیت کا جہاد میں۔
۱۱۲	بیان جہاد کرنے کا دریا میں۔
〃	بیان فضیلت شہادت وشہدا کا۔
۱۱۵	بیان انواع شہادت کا۔
۱۱۶	کتاب قرارۃ القرآن۔

صفحہ	مقصد
۱۱۶	بیان قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے سیکھنے سکھانے کا۔
۱۱۸	بیان دعا حفظ قرآن کا۔
"	بیان خبرگیری قرآن کا حسین کرنے آواز کا
۱۱۹	بیان پڑھنے سورۂ فاتحہ کا۔
۱۲۰	بیان پڑھنے سورۂ بقرہ و آل عمران کا
۱۲۱	بیان پڑھنے آیت الکرسی کا۔
۱۲۲	بیان پڑھنے سورۂ کہف اور اوسکے اول و آخر کا
۱۲۳	بیان پڑھنے سورۂ یٰسین کا۔
"	بیان پڑھنے سورۂ تبارک الذی کا۔
۱۲۴	بیان پڑھنے قل ہو اللہ احد کا۔
۱۲۵	بیان پڑھنے معوذتین کا۔
"	کتاب الذکر والدعا۔
۱۲۵	بیان ذکر خدا کا کہنے چاہیے۔
۱۲۷	بیان جمع ہونیکا ذکر خدا پر۔
۱۲۹	بیان اون کلمات کا جو مجلس کی گپ شپ کا کفارہ ہو جاتے ہین۔
"	بیان کہنے لا الہ الا اللہ کا۔
۱۳۰	بیان کہنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کا
۱۳۱	بیان تسبیح تہلیل تکبیر تحمید کا۔
۱۳۳	بیان جوامع تسبیح و تحمید کا۔
۱۳۴	بیان کہنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا۔
"	بیان سونے کے وظیفہ کا۔
"	بیان ذکر کا بعد نماز فرض کے۔
۱۳۵	بیان اچھے برے خواب کا۔
"	بیان نیند نہ آنیکا رات کو خواب مین ڈر جانیکا
۱۳۶	بیان گھر سے نکلنے اور مسجد مین جانے کا۔
۱۳۷	بیان استغفار کا۔
۱۳۸	بیان کثرت دعا کا۔
۱۴۰	بیان اسم اعظم وغیرہ کا۔
۱۴۱	بیان دعا کا مسجد مین نماز کے پیچھے اخیر رات مین
۱۴۲	بیان کثرت درود کا۔
۱۴۳	کتاب البیوع وغیرہا۔
"	بیان کمائی کرنیکا۔
۱۴۴	بیان طلب کرنے رزق کا اول وقت صبح مین
"	بیان ذکر خدا کا بازارون مین۔
۱۴۵	بیان میانہ روی کا طلب رزق مین
۱۴۶	بیان طلب حلال و اکل حلال کا۔
۱۴۷	بیان تقوی پرہیزگاری کا ترک شبہات کا
۱۴۸	بیان آسانی و نرمی کرنیکا لین دین مین

صفحہ	مقصد
۱۴۹	بیان اقالہ نادم کا۔
〃	بیان سچ بولنے تجار کا۔
۱۵۰	بیان قرض ادا کرنے کا۔
۱۵۱	بیان اون کلمات کا جو قرضدار غمگین آفت زدہ گرفتار کہتا ہے۔
۱۵۲	بیان مملوک کے ادا کرنے کا حق مولیٰ کو
〃	بیان آزاد کرنے مملوک کا۔
۱۵۳	کتاب النکاح۔
〃	بیان چشم پوشی کا۔
〃	بیان نکاح کرنے کا زن دیندار سے
۱۵۵	بیان اچھے برتاؤ کا ساتھ جورو کے
۱۵۸	بیان نان نفقہ اہل وعیال کا۔
〃	فصل بیان میں پرورش لڑکیونکے
۱۵۹	بیان اچھے نام رکھنے کا۔
۱۶۰	بیان ادب سکھانے کا اولاد کو۔
〃	بیان مرنے ایک یا دو یا تین بچون کا
۱۶۱	کتاب اللباس۔
۱۶۲	بیان سفید کپڑے پہننے کا۔
۱۶۲	بیان قمیص کا۔
۱۶۳	بیان دعا کا وقت کپڑا پہننے کے۔

صفحہ	مقصد
۱۶۳	بیان سادگی لباس کا۔
۱۶۵	بیان کپڑا اپنانے کا کسی محتاج کو۔
〃	بیان باقی رکھنے بڑھاپے کا۔
۱۶۶	بیان سرمہ لگانے کا۔
〃	کتاب الطعام۔
〃	بیان بسم اللہ کہنے کا طعام پر۔
۱۶۷	بیان کھانے کا برتن کے کنارے سے
〃	بیان کھانے سرکہ کا تیل کا گوشت کا نوچکر۔
۱۶۸	بیان اکٹھے ہوکر کھانے کا۔
〃	بیان انگلی چاٹنے کا بعد کھانے کے۔
〃	بیان حمد کا بعد کھانا کھانے کے۔
۱۶۹	بیان ہاتھ دھونے کا بعد کھانا کھانے کے۔
〃	کتاب القضاء وغیرہ۔
〃	بیان عدل کرنے کا۔
۱۷۰	بیان مظلوم کی حمایت کرنے کا۔
۱۷۱	ظالم سے ڈرے تو کیا دعا پڑھے۔
۱۷۲	بیان پہنچنے کا قرب سلطان سے۔
۱۷۳	بیان شفقت ورحمت کا خلق پر۔

صفحہ	مقصد
۱۷۵	بیان اچھے وزیر و نائب کا۔
"	کتاب الحدود۔
"	بیان امر بمعروف نہی عن المنکر کا۔
۱۷۹	بیان عیب پوشی کا۔
۱۸۱	بیان قائم کرنے حدود کا۔
۱۸۲	بیان ترک شر اختیاری کا۔
"	بیان حفظ شرمگاہ کا۔
۱۸۳	بیان عفو قتل وغیرہ کا۔
"	کتاب البر والصلۃ۔
"	بیان ماں باپ سے نیکی کرنے کا۔
۱۸۷	بیان صلۂ رحم کا یعنی سلوک کرنیکا ناتے والوں سے۔
۱۸۸	بیان کفالت یتیم کا شفقت کرنے کا رانڈ پر مسکین پر۔
۱۸۹	بیان ملاقات کرنے کا اخوان و صالحین سے۔
"	بیان اکرام مہمان کا۔
۱۹۰	بیان پیلدار درخت لگانے کا۔
۱۹۱	بیان جود و سخا کا۔
"	بیان قضاء حوائج مسلمین کا مسلمانوں

صفحہ	مقصد
	کے دلونکو خوش کرنے کا۔
۱۹۳	کتاب الادب وغیرہ۔
"	بیان شرم و حیا کا۔
۱۹۴	بیان حسن خلق کا۔
۱۹۶	بیان نرمی و دیر ہی و حلم کا۔
۱۹۷	بیان کشادہ روئی خوش کلامی کا۔
"	بیان افشار سلام کا۔
۱۹۸	بیان مصافحہ کا۔
۱۹۹	بیان گوشہ گزینی کا وقت عدم امن کے
۲۰۱	بیان غصہ پی جانے کا۔
"	بیان صلح کرا دینے کا لوگون مین
۲۰۲	بیان منع غیبت کا۔
"	بیان خاموشی کا۔
۲۰۵	بیان خاکساری کا۔
۲۰۶	بیان تیج بولنے کا۔
۲۰۷	بیان تقویٰ کا۔
۲۰۸	بیان دور کرنے ایذا کی چیز کا راہ سے
۲۰۹	بیان قتل کرنے گرگٹ و سانپ وغیرہا کا
۲۱۰	بیان ایفاء وعدہ و امانت کا۔
۲۱۱	بیان محبت کا اللہ کے لئے۔

صفحہ	مقصد
۲۱۴	بیان ہمنشین نیک کا۔
״	بیان رو بقبلہ بیٹھنے کا۔
۲۱۵	بیان سکونت کا ملک شام میں۔
۲۱۶	بیان رفقاء سفر کا۔
״	بیان ذکر خدا کا وقت سوار ہونیکے
״	بیان چلنے کا رات کو اور ترنے کا آخر شب میں۔
۲۱۸	بیان ذکر خدا کا ٹھوکر لگتے وقت جانور کو۔
״	جب منزل پر اوترے تو کیا کہے۔
״	بیان دعا کرنے کا پس پشت۔
۲۱۹	مرنا غربت کا۔
״	کتاب التوبۃ۔
״	بیان شتابی کرنے کا توبہ میں۔
۲۲۵	بیان خالی ہونے کا واسطے عبادت کے متوجہ ہونے کا طرف اللہ تعالے کے
۲۲۶	بیان عمل صالح کا وقت فساد زمان کے
۲۲۷	بیان جمے رہنے کا اچھے کام پر اگرچہ قلیل ہو۔
״	بیان محتاجی و تہیدستی و فضیلت

صفحہ	مقصد
	فقر وغیرہ کا۔
۲۳۲	بیان زہد و اکتفا کرنے کا تھوڑی چیز پر
۲۳۷	بیان رونے کا اللہ پاک کے ڈر سے۔
۲۳۹	بیان موت کے یاد کرنے کا۔
۲۴۱	بیان خوف خدا کا۔
۲۴۲	بیان رجا و حسن ظن کا ساتھ اللہ پاک کے۔
۲۴۳	کتاب الجنائز۔
״	بیان مانگنے عفو و عافیت کا اللہ پاک سے۔
۲۴۴	مبتلا کو دیکھکر کیا کہے۔
״	بیان صبر کرنے کا جان و مال کی بلا پر۔
۲۴۹	جسکے بدن کو کچھ دکھ پہونچے وہ کیا کہے۔
״	بیان حجامت کا۔
۲۵۰	بیان عیادت بیمار و عدد بیمار کا۔
۲۵۱	بیمار کو کیا دعا دے بیمار کیا کہے۔
۲۵۲	بیان عمل کا وصیت میں۔
۲۵۴	بیان محبت لقاء اللہ کا۔

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۲۵۳	جسکا کوئی آدمی مرگیا ہو وہ کیا کہے۔	۲۵۹	بیان عذاب و نعیم قبر کا۔
۲۵۴	بیان قبر کھودنے مردے کے سلانے کا	۲۶۰	کتاب البعث واہوال یوم القیامۃ
״	بیان جانے کا ہمراہ جنازے کے اور دفن کرنے کا۔	״	کتاب صفۃ الجنۃ۔
״		״	بیان جنت مانگنے کا۔
״	بیان کثرت مصلین کا نماز جنازہ پر۔	۲۶۱	بیان اہل جنت کا۔
۲۵۵	بیان جلد لیجانے جنازہ کا جلد دفن کرنے کا۔	۲۶۲	بیان حوریں کے گانے کا۔
״		״	بیان جنت کے بازار کا۔
۲۵۶	بیان دعا کا واسطے میت کے تنا کرنے کا میت پر۔	۲۶۳	بیان خلود اہل جنت کا جنت میں
		۲۶۴	خاتمۃ الکتاب وعاقبۃ الخطاب۔
۲۵۷	بیان اسکا کہ مرد زیارت قبور کریں عورتیں نکریں۔	۲۶۸	خاتمہ طبع از حافظ خاں محمد خان شہیر افغان الشعراء و سید جمیل احمد سہسوانی جمیل۔
۲۵۸	بیان گزر کرنے کا قبور ظالمین پر۔		

عَاقِبَةُ الْمُتَّقِينَ

طُبِعَ فِي مَطْبَعِ مُفِيدِ عَامٍ
الْوَاقِعِ فِي أَكْرَا سَنَةَ ١٣٠٢
الْهِجْرِيَّةِ

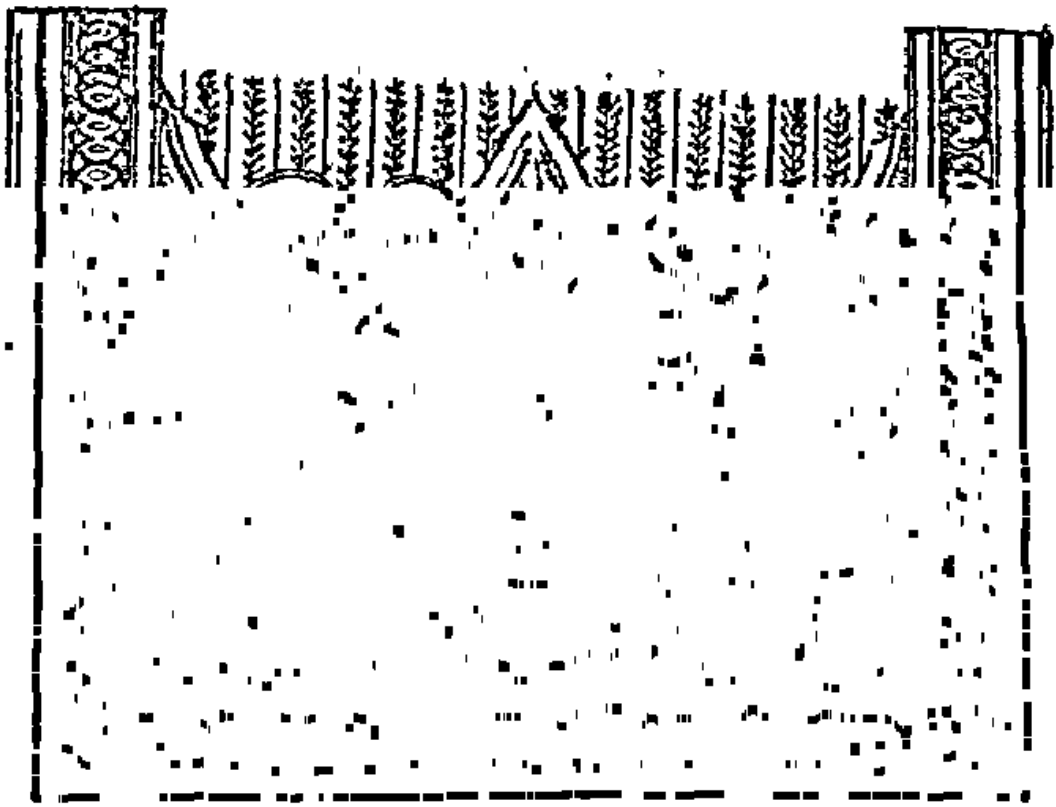

محمد وعلی آله وصحبه ومن بهم اقتفی اما بعد حدیث جبریل مین جسکو شیخین نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے بیان اسلام ایمان احسان کا آیا ہے اسلام کی خوبی یہہ ہے
کہ آدمی بیفائدہ کامون کو چھوڑ دے یہہ چھوڑنا اوسی شخص سے بنتا ہے جو خدا کا ڈر رکھتا ہے خدا سے
وہی آدمی ڈرتا ہے جسکو علم ہوتا ہے جنت اوسی کے لئے ہے جسکو خدا کا ڈر ہے جاہل آدمی جو خدا کو
نہین پہچانتا ہے اوسکو خدا کا کچھ ڈر بھی نہین ہوتا ہے اسلئے اوس سے گناہ ہوتے ہین گناہونکا
انجام جہنم مین جانا ہے رسالہ **بشارۃ الفساق** مین جن اعمال واقوال پر وعدہ عذاب
دوزخ کا آیا ہے حال اونکا لکھا گیا ہے اس رسالہ **عاقبۃ المتقین** نام مین اون اعمال
واقوال کا حال لکھا جاتا ہے جنکا انجام دارالسلام ہے اب ہر مسلمان اپنے عمل وقول کو ان دونون
رسالون پر عرض کرکے معلوم کرسکتا ہے کہ حالت موجودہ اوسکی کیا یا ت حالت منتظرہ کیا ہے جو آدمی
جسطرح کے کام مین رہتا ہے اگر اوسی حال پر اوسکو موت آجاتی ہے تو اوسکا انجام وہی ہوتا ہے

جوان دونون رسالون مین لکھا گیا ہے بلکہ انجام ہر بشر کا پہلے سے علم الٰہی مین مقرر ہو چکا ہے اوسی مقدر کے موافق اوس سے کام ہتا ہے کل میسر لما خلق لہ دنیا مین جنتی دوزخی کی کوئی پہچان اس سے بہتر نہین ہے جو اس حدیث مین آچکی ہے دوزخ مین جانیوالا لوٹ پھیر کر وہی کام کرتا ہے جو اہل نار کے کام ہین جنت مین جانیوالا وہی کام کرتا ہے جو اہل جنت کے کام ہین سو جس شخص کو تم دیکھو کہ وہ اعمال صالحات مین مشغول ہے جانلو کہ انشاء اللہ وہ جنتی ہوگا جس آدمی کو دیکھو کہ کبائر مین مبتلا ہے معلوم کرلو کہ وہ جہنم مین جاویگا گو حکم قطعی جنتی ہونے یا دوزخی ہونے کا کسی کلمہ گو پر نہین ہو سکتا ہے اسلئے کہ علم خاتمہ کا خدا ہی کو ہے جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے وہی حالت اوسکا انجام ہے ؎

حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت ست	کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد

خاتمہ کا اچھا یا برا ہونا اگرچہ سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ہو سکتا ہے مگر حسن خاتمہ سوء خاتمہ کے لیئے حدیث شریف مین علامتین آئی ہین اونسے یہہ بات ہاتھ لگتی ہے کہ اگر یہی حال رہا تو انجام اوسکا اچھا یا برا ہوگا کیونکہ دار مدار حسن خاتمہ سوء خاتمہ کا عمل پر ہے عمل گویا ایک علامت ہے جانچ ہے واسطے معلوم کرنے انجام خیر یا شر کے تھا بات کہ اگر خدا چاہے تو کسیکو ذرا سے نیک کام پر بخشدے یا ذرا سے بد کام پر پکڑلے اور چیز ہے کیونکہ جسطرح وہ نکتہ گیر ہے اسیطرح نکتہ نواز بھی ہے ایک بد کار آدمی کو فقط ایک پیاسے کتے کے پانی پلانے پر بخشدیا ایک عورت کو بلی کے بد کار کھنے پر جہنم مین بھیجدیا ایک آدمی نے سو خون کئے تھے اوسنے توبہ کی سارے گناہ اوسکے مٹ گئے بلعم باعور کو باوجود علم و فضل بھیجدیا دنیا پر دوزخی کردیا بہرحال معیار عاقبت خیر عاقبت شر کا یہی عمل انسان کا ہے ؎

از مکافات عمل غافل مشو	گندم از گندم بروید جو ز جو

برے کام کرکے مغفرت کا یقین رکھنا اچھے کام بجالاکر رحمت سے ناامید ہونا سخت بیوقوفی ہے اگرچہ یاس و امن دونون کفر ہوتے ہین ایمان درمیان خوف و رجا کے ہوتا ہے ؛

مقدمہ

اللہ کا شکر ہے جسنے ہمکو مسلمان بنایا اسلام سکھایا ایمان جتایا احسان بتایا اسلام سے بڑکر ایمان سے زیادہ احسان سے بہتر کوئی نعمت نہین ہے وہ شخص بڑا بختاور ہے جو مسلم مومن محسن ہے گو دنیا مین سب سے زیادہ مفلس فاقہ مست کیون نہو وہ آدمی بڑا بدبخت ہے جسکا کیسہ کھسان تینون چیزون سے تہی ہے گو دنیا مین ہفت اقلیم کا بادشاہ ہی کیون نہو پر جو کوئی ان تینون مراتب مین جسقدر کامل ہوتا ہے اوتنا ہی وہ نزدیک خدا کے مقرب ہوتا ہے جو شخص جتنا ناقص ہے اوتنا ہی خدا سے دور ہے اسلام لغت مین مطلق تابعداری کا نام ہے شرع مین بجا آوری امر وہی کا نام ہے ثبوت اسلام کا یون ہوتا ہے کہ آدمی احکام خدا و رسول کو مان لے جان لے اوسپر عمل کرے فقہ مین اسلام و ایمان کا قریب یکدیگر ہے اگرچہ وصف ظاہر مین جدا معلوم ہوتے ہین کیونکہ یہ نہین ہوسکتا کہ ایک شخص مسلمان ہو مگر مومن نہو یا مومن ہو مگر مسلمان نہو نفس تصدیق مین نکمی ہوتی ہے نہ بیشی یہہ کم و بیشی ایمان شرعی مین پائی جاتی ہے کہ کبھی ایمان کو قوت حاصل ہوتی ہے کبھی ضعف آلگتا ہے کبھی ایمان اجمالی ہوتا ہے کبھی تفصیلی اس تقریر سے درمیان اوتہ زیادت و عدم زیادت ایمان کی توفیق حاصل ہوجاتی ہے اسیکو بوی نے بھی پسند کیا ہے نفتازانی نے طرف محققین کے نسبت کیا ہے تاج سبکی کہتے ہین یہہ اختلاف لفظی ہے بہرحال ایمان نام ہے تصدیق قلبی کا اسلام نام ہے سجا آوری حکم کا احسان نام ہے اخلاص دل کا ایک لفظ کا استعمال کبھی دوسرے لفظ کی جگہہ بھی آجاتا ہے اسلام ایسی چیز ہے کہ سوا اوسکے کوئی دوسرا دین مقبول نہین ہے قال تعالے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین مراد لفظ اسلام سے اسجگہہ وہی چیز ہے جو حدیث جبرئیل علیہ السلام مین نزدیک مسلم کے آئی ہے الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا معلوم ہوا کہ ان سب کاموں کو ملاکر اسلام کہتے ہین اگر ایک کام کو بھی کوئی شخص ان کاموں سے عمدا بعد فرضیت کے ترک کرتا ہے تو وہ مسلمان نہین رہتا حدیث شریف مین جسطرح تارک صلوۃ کو کافر فرمایا ہے اسیطرح حکم کفر کا تارک عمدا زکوۃ و صوم رمضان پر بھی لگایا ہے

تفصیل اس مسئلہ کی رسالہ **وسیلۃ النجاۃ** مین لکھی گئی ہے اسجگہ فقط اتنا مطلب ہے کہ خوبی اسلام کی لکھی جاوے سو اسلام وہ چیز ہے جسکی دعا انبیاء نے مانگی تھی کسی اور بشر کی تو کیا ہستی ہے ادعیۂ نبویہ مین آیا ہے اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین اسکو احمد و بخاری نے ادب مفرد مین رفاعہ سے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے نسائی بھی اسکے مخرج ہین یعنی اے اللہ تو ہمکو مسلمان مارنیکون مین ملا رسوا کر فتنے مین مت ڈال

قال تعالیٰ ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان یعنی اللہ نے تمکو ایمان کی محبت دی ہے ایمان کو تمہارے دلونمین زینت بخشی ہے کفر و فسق و گناہ تمکو برا لگتا ہے معلوم ہوا کہ جب کسی شخص کی یہ حالت ہوگئی تب کہین وہ مسلمان ایماندار ٹہیریگا ورنہ اوسکا نام کافر فاسق عاصی ہوگا اسی وجہ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ فسق و عصیان کا رشتہ کفر سے نزدیک لگا ہوا ہے گناہ کا ڈانڈا امیڈا اسر جڑ کفر سے ملا ہوا ہے گو اہلسنت نے مرتکب کبائر کو ایمان سے خارج دائرۂ کفر مین داخل نہین کیا ہے اسلئے کہ ہنوز نفس تصدیق قلبی باقی ہے گو اسلام ظاہری ناقص ہوگیا ہے یہ اور بات ہے کہ اکثر نام کے مسلمانون کو گناہ کبیرہ اصرار عصیان کفر تک پہونچا دیتا ہے اسلیئے یہ کہا ہے کہ معاصی کفر کے قاصد ہین جسنے گناہ کرنا شروع کیا اوسکو گویا کفر نے پیغام بھیجا اسلام نے سلام رخصت کیا پھر جو کوئی گناہ پہ جما ہوا اپنے رات دن خطا کیا کرتا ہے اوسکے پاس گویا ہر دم قاصد کفر آیا کرتا ہے ؎

قاصد ترے بار بار آئے	اک ہفتہ مین تین چار آئے

ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے یہہ سوال کیا تھا کہ تو مجھکو اور میری اولاد کو مسلمان بنائے رکھہ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک معلوم ہوا کہ کوئی نعمت و کرامت بزرگی و عظمت مین اسلام سے بڑہکر نہین ہے اللہ نے اس دعا کو قبول فرمایا جسکا یہ کہنا کہ ذریت ابراہیم اسلام پر قائم چلی آتی ہے اور قیامت تک چلی جاویگی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص ذریت ابراہیم علیہ السلام مین ہین اشرف انبیاء کرام ہین آپکی امت بھی اکرم جملہ امم ہے سارسی

سادات اولاد سید المرسلین مین سارے قریش ذریت اسمعیل بن خلیل اللہ مین انمین زمانہ حتی بنیاد سے ہمیشہ اسلام قائم رہا اور رہیگا کہ بعض ذریت اسحٰق علیہ السلام کی بعد موسی علیہ السلام کے سلمان سرہے جب نرہی تب ہی اونپر خدا کی مار پڑی سلطنت و نبوت دونون کھوبیٹھے حرمت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباؤا بغضب من اللہ پھر ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو یہ نصیحت کی تھی کہ خبردار تم مسلمان ہی رکہنا اللہ نے اس دین کو تمہارے لئے پسند کرلیا ہے یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون افسوس ہے کہ خدا تو کہے مسلمان بنا دے ہمارے لئے دین اسلام پسند فرماوے ہم خدا کی پسند کو چھوڑ کر اپنی پسند پر چلین پارسی ہندی بنین یا نصرانی یہودی کہلائین اس سے بڑہکر اور کیا کفران نعمت آلہی ہوگا ایسے لوگ حقیقت مین بندے نہین ہوتے ہین گندے ہوتے ہین پھر ہی اپنے عمل بد پر شرمندہ نہین ہوتے ابراہیم علیہ السلام وہ شخص تھے جنکو جہان بھر کے دین والے مانتے جانتے ہین ہر جہان سے اونکی تعظیم کرتے چلے آتے ہین سو یہ اسلام اونکی ملت کا نام ہے اونہین نے ہمارا نام بھی مسلمان رکہا ہے یہ کچھ ہمارا نیا نام نہین ہے بلکہ میرا نام روپ ہے، ھو سمکم المسلمین من قبل بھی نام ہمارا توریت و انجیل مین بھی آیا ہے قرآن مین بھی اسی نام سے ہمکو یاد فرمایا ہے وللہ الحمد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اگر کوئی پوچھتا کہ تم کون ذات ہو تو کہتے انا ابن الاسلام یہ سلمان وہ صحابی ہین جنکے حق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا تھا سلمان منا اھل البیت یہ نسبت اپنی طرف اسلام کے بطور فخر کے بیان کرتے تھے سچ ہے اس سے بڑہکر اور کیا فخر ہوگا کہ ہم اسی نام سے پکارے جاوین جسکو اللہ نے ہمارے لئے چن لیا ہے اوسکے خلیل ابلیل نے ہمارا وہ نام رکہا ہے خدا کے رسولون نے اوس نام پر اپنا نام چاہا ہے موسی علیہ السلام کی قوم مین جو لوگ ایمان لائے تھے اونکی فرمایش خدا سے یہ تھی ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین اے رب تو ہمکو صبر دے ہمکو مسلمان مار معلوم ہوا کہ یہ دو چیزین بڑی نعمت ہین ایک صبر دوسرے مسلمان رکہنا انبیاء مین ایک تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی تھی کہ اللھم توفنا مسلمین دوسرے یوسف صدیق علیہ السلام نے توفنی

مسلما والحقنی بالصالحین اسلام سے بڑھکر اور کیا نعمت ہوگی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام
کا نام دین رکھا ہے ان الدین عند اللہ الاسلام کون ہبہ اس سے بہتر ہے کہ سوا اس دین کے
دوسرا دین منظور نہین ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا کون عطا اس سے افضل ہے کہ اسلام کو ہمارے لئے
پسند فرمایا ہے رضیت لکم الاسلام دینا کون بخشش اس سے بڑھکر ہے کہ ساری مخلوق کا بانا
یہی اسلام ہے وله اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرها والیه ترجعون کون
خلعت اس سے زیادہ قیمتی ہے جو خدا نے ہمین پہنایا ہے بلکہ اپنے خلیل و سارے مسلمین و مہدیین
کو بخشا ہے ما کان ابراهیم یهودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین
یعنی ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ یکتا مسلمان تھے مشرک نتھے قصد تھے اس آیت کی
جامعیت پر دنیا مین ادیان منسوخہ مین سے اب فقط یہی دو مذہب رہے سنے جاتے ہین ایک جو دوسرے
تر سایہ اہل کتاب کہلاتے ہین انکے سوا جتنے اہل مذاہب سوا اہل اسلام کے ہین وہ سب مشرک ہین
گو الگ الگ نام رکھتے ہون مگر کام سب کا یہی شرک باللہ ہے سوا ابراہیم علیہ السلام کو سارے جہان
کے دینون مذہبون سے علحدہ کرکے مسلمان ٹھیرایا مسلمان ہی کون جو صفت اسلام مین یکتا ہے ہمتا
ہو اسلیئے یہہ بات ہے کہ ملت اسلام کو ملت حنیفی کہتے ہین حنیف وہ شخص ہے جو طرف کسی امر باطل
کے نہ جھکے دین حق سے ہرگز نہ پھرے اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ ایک بڑی بھاری آگ مین ڈالے
گئے مگر اسلام سے نہ پھرے اب خدا کے خلیل جلیل نہون تو پھر اور کیا ہوگا سبحان اللہ یہان تو بطفیل
اسلام کے آگ سرد ہوکر باغ ہوگئی وہان مقلدین فرعون کے لئے پانی آگ بنگیا اغرقوا فادخلوا
نارا یہی حال زمانہ دجال مین ہوگا کہ اوسکی آگ حق مین مسلمان کے منت اوسکی بہشت حق مین کافر
کے دوزخ ہوجاویگی بھلا کون نعمت اس اسلام سے بڑھکر ہوسکتی ہے حالانکہ خدا نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا ہے کہ وہ یون کہین انا اول المسلمین پھر اس کلمہ کو اشرف اذکار و مفتاح
عبادت ٹھیرایا کہ ہر دن مین کئی بار مونہہ سے نکلتا ہے والحمد للہ اسلام اعظم عطایا کرم ہدایا نہو تو
پھر کیا ہو حالانکہ نجات پانا مومن کا قیامت کے ہول سے بچنا محشر کی سختیون سے محفوظ رہنا آفات

عرصہ موقف سے سفید ہونا مسلمانوں کے مونہ کا سیاہ رو ہونا منکرین اسلام کا اسی حوض اسلام سے لگایا ہوا ہے اسی اسلام کی بدولت جسوقت کرگنا بگا لوگ حوض کوثر سے ہٹائے بھگائے جاوینگے مسلمان آب برکت مآب کوثر حوض رسول مستطاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیئن گے یہی اسلام ہوگا جسکے صدقے مین پل صراط سے گزر جاوینگے ورنہ شقی لوگ پل سے گر کر جہنم کی تہ مین جا ٹکین گے یہی اسلام ہے جسکی بدولت مسلم مجرم سے ممتاز ہوگا یہی اسلام ہے جسکے سبب سے مسلمان منکر نکیر کے سوال کا قبر مین جواب دے سکیگا حدیث جابر مین آیا ہے کہ بعد اس جواب باصواب کے منادی رب العالمین ندا کریگا ان صدق عبدی فافرشوہ من الجنۃ الزموہ البیہقی یہی اسلام ہے جسکی بشارت لیکر جبریل علیہ السلام آئے تھے قل نزلہ روح القدس من ربک بالحق لیثبت الذین امنوا وھدی وبشری للمسلمین جسنے اس بشارت کو قبول کیا بلکہ کتابی مجوسی وغیرہ بنکر اوسکو پیروی یا اوس سے بڑھکر کوئی بدبخت نہین ہے ؎

آب زمزم وکوثر سفید نتوان کرد	گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ

یہی اسلام ہے جسکے صدقے مین خدا نے ہزارون نعمتین اپنے بندونکو دے رکھی ہین واللہ جعل لکم من بیوتکم سکنا الی قولہ کذالک یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون تم یہہ نہ سمجھو کہ اس طرح کی نعمت کفار کو بھی تو دی ہے تو پھر اسلام کی کیا خصوصیت باقی رہی اسلئے کہ وہ نعمت جو نزدیک کفار کے ہے گو شکل مین نعمت ہے مگر درحقیقت نقمت ہے اسکو راحت نہ سمجھو بلکہ جیسا جا نوقرآن پاک مین بحق کفار فرمایا ہے لیغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم مادٰھم جھنم وبئس المھاد یعنی یہ کافر لوگ جو آکثر شہرون ملکون مین دوڑتے پھرتے ہین ہر ملک وشہر کو اپنے قبضے مین لاتے ہین دنیا کا عیش کرتے ہین سارے جہان کے مزے اوڑاتے ہین تو انکے عیش وعشرت کو دیکھکر رنج نکر غم نہ کر کیا یہ یونہی انکے یہ برتاؤ انکا بہت ذرا سا تھوڑا سا ہے یعنی دم نکلنے تک یا قیام دنیا تک پھر انکا گھر جہنم ہے وہ برا بچھونا ہے یہہ وہ اسلام ہے جسکا لشکر مسلمان ملوک دارالسلام مین داخل کریگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا

فضیلت اسلام کی قرآن وحدیث مین بیشمار آئی ہے کوئی کہانتک لکھے جو آجگہہ ذرا سا لکھدیا گیا ہے سمجھہ دار کو اسیقدر کافی ہے ورنہ بے سمجھہ کے لیے ایک دفتر بھی وافی شافی نہین ہوسکتا اسلام کا محل ارکان ہین ایمان کا محل جنان ہے احسان کا محل جان ہے حدیث مسلم مین جابر سے مرفوعاً تعریف ایمان کی یون آئی ہے ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ اس مجمل کی تفصیل رسالہ فتح الباب لعقائد اولی الالباب مین لکھی گئی ہے انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اسلام علانیہ ہے ایمان دلمین ہوتا ہے پھر سینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تقوی اسیجگہہ رہتا ہے رواہ احمد والبزار وابو یعلی معلوم ہوا کہ اسلام کہتے ہین ہاتھہ پاؤن سے کام کرنے کو اوسکا اثر آنکھہ سے نظر پڑتا ہے اوسکا بجالانا خونریزی سے بچالیتا ہے اوسکے سبب سے بندہ عادل ٹھیرتا ہے لائق قبول گواہی واعتماد روایت کے ہوجاتا ہے ایمان کی جگہہ مخفی ہوتی ہے آنکھہ سے دکھائی نہین دیتی بلکہ اگر دل کو چیر پھاڑ کر دیکھین تو بھی کچھہ نظر نہین آتا اسلیے اسلام کو علامت صدق ایمان کی ٹھیرادیا ہے نجات کی امید کو جہنم سے بچاؤ کو انہین دونون امر پر موقوف رکھا ہے اسلیے قرآن شریف مین جابجا یہہ ارشاد آیا ہے ان الذین امنوا وعملوا الصالحات کانت لھم جنات الفردوس نزلا معلوم ہوا کہ ایمان وعمل کا ساتھہ ہے اسلام اگر تن ہے تو ایمان اوسکا دل ہے احسان اوسکی جان ہے ؎

تو جان ہے ہماری اور جان ہے تو سب کچھہ	ایمان کی کہین گے ایمان ہے تو سب کچھہ

یہہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کسی کے دل مین تصدیق حق ہے مگر وہ کوئی کام اسلام کا نہین کرتا ہے جیسے ابوطالب تھے تو یہہ نری تصدیق باوجود انکار اسلام کے کچھہ کام نہین آسکتی ہے اسیطرح اگر کوئی شخص خصال اسلام بجالاتا ہے مگر تصدیق ایمان کی نہین رکھتا ہے جیسے منافق لوگ تو وہ سب سے نیچے کے درجہ دوزخ مین جاویگا اسکو نفاق ایمانی کہتے ہین اس نفاق کا ایک اور بھائی ہے جسکو نفاق عملی بولتے ہین پہلی قسم کے نفاق والے زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بہت تھے اس زمانہ مین دوسری قسم کے منافقون سے ہر ملک ہر شہر ہر محلہ ہر محل بھرا ہوا ہے الا ماشاء اللہ

احسان جسکو اخلاص کہتے ہین اوسکا کہین اتا پتا ہی نہین چلتا مگر نزدیک بعض علماء حدیث کے صا

اس عہد سست مین نہ سنا نام اضطراب	ساید پتا گئے رگ بسمل کے آس پاس

بیان اخلاص و صدق و نیت صالحہ کا

حدیث طویل ابن عمر مین مرفوعا ایک قصہ تین نفر کا آیا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ رات کو وہ ایک غار مین جاکر سو رہے تھے کہ ناگہان ایک پتھر پہاڑ پر سے سرک کر غار کے مونہہ پر آپڑا رستہ بند ہوگیا تب انھون نے حضرت کی درگاہ سے بوسیلہ کسی عمل صالح کے دعا کرنا چاہئے ورنہ نجات معلوم ہر ایک نے اپنا عمل صالح ذکر کرکے کہا کہ اے اللہ اگر میرے یہہ کام خالص تیرے لئے کیا ہے تو تو اس پتھر کو ہٹا دے کہ ہم باہر نکلین پہلے نفر کا عمل یہہ تھا کہ وہ رات بھر دودہ کا پیالا لئے ہوئے سرہانے اپنی بوڑہی ماں باپ کے کھڑا رہا اونکو نیند سے نہ جگایا نہ آپ پیا نہ بچون کو پلایا حتی وہ دونون خود صبح کو جاگے تو اونہون نے پیا اسکی دعا پر وہ پتھر کچھ سرکا لیکن ایسا کہ باہر نکل سکین دوسرے آدمی نے اپنا عمل صالح ذکر کیا کہ چچا کی بیٹی کو سو اشرفیان دیکر زنا کرنا چاہا تھا بعد قابو پانے کے خوف خدا سے باز رہا مال بھی چھوڑا اسکی دعا پر وہ پتھر ذرا سا اور سرکا مگر ابھی باہر نکلنے کے نہ ہوا تیسرے نے اپنا عمل صالح ذکر کیا کہ اوسنے ایک مزدور کی اجرت سے مال بڑہایا تھا پھر وہ سارا مال اوس مزدور کو دیدیا اوسکی دعا پر وہ پتھر ہٹ گیا رستہ ملا یہہ نکل کھڑے ہوئے اسکو شیخین نے کئی طریق سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت کرنا خدا سے ڈر کر کسی گناہ سے باز رہنا خلق خدا کے ساتھہ احسان کرنا عمل صالح ہے نیز بھی معلوم ہوا کہ اپنے عمل صالح کو یاد کرکے خدا سے سوال کرنا درست ہے ایسا توسل منع نہین ہے نیز بھی معلوم ہوا کہ عمل صالح کے طفیل سے دنیا کی بلا بھی ٹل جاتی ہے آخرت مین اوسکا اجر الگ ملیگا معاذ بن جبل کو جب یمن کے بھیجا تھا تو اونہون نے کہا اے رسول خدا مجھے کچھہ وصیت کیجئے فرمایا تو اپنے دین کو خالص کر تجھکو تھوڑا سا عمل کفایت کریگا رواہ الحاکم معلوم ہوا کہ عمل بے اخلاص کو بہت ہو کافی نہین ہوتا ہے

تھوڑا عمل ساتھہ اخلاص کے بہت ہوجاتا ہے ضحاک بن قیس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو تم اپنے کام خالص کیا کرو اللہ تعالے قبول نہین کرتا مگر وہی عمل جو خالص اوسی کے لئے ہوتا ہے رواہ البزار اس حدیث کے اول مین یہہ آیا تہا کہ اللہ تعالے کہتا ہے مین بہتر شریک ہون جسنے میرے ساتھہ کسیکو شریک کیا تو وہ کام اوسی شریک کے لئے ہوا معلوم ہوا کہ اخلاص مقابل شرک کے ہے جب کوئی عمل خالص واسطے اللہ کے نہین ہوتا ہے تو ضرور اوسمین شرکت غیر اللہ کی ہوتی ہے اور کچھہ نہین تو ریا تو ضرور ہی ہوتا ہے ریا کو چھوٹا شرک فرمایا ہے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ایک آدمی نے رسول خدا سے کہا بھلا بتاؤ ایک شخص اجر وذکر کا جویان ہے اوسکو کیا ملیگا تین بار فرمایا کچھہ نہین پہر کہا کہ اللہ قبول نہین کرتا ہے کسی عمل کو مگر جو خالص ہو خاص اللہ کے لئے کیا گیا ہو رواہ ابوداؤد حدیث ابی الدرداء مین مرفوعاً آیا ہے کہ دنیا ملعون ہے جو کچھہ دنیا مین ہے وہ سب ہی ملعون ہے مگر وہ کام جس سے خدا مقصود ہے رواہ الطبرانی ق عمر بن خطاب کہتے ہین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تہے نہین ہے عمل یعنی اعتبار عمل کا مگر نیت سے ہر آدمی کو وہی ملیگا جو اوسکی نیت ہو جسنے ہجرت کی اللہ و رسول کے لئے اوسکی ہجرت اللہ و رسول کیطرف ہوئی جسنے ہجرت کی دنیا کے لئے یا کسی عورت کے لئے کہ اوس سے نکاح کرے اوسکی ہجرت اسی کام کے لئے ٹہیری رواہ الشیخان یہہ حدیث اصل اصول اسلام ہے دار مدار جملہ اعمال کا اسی خبر پر ہے آدمی اپنی نیت کو معلوم کرکے دریافت کرسکتا ہے کہ کون کام اوسکا خالص اللہ کے لئے ہوا کون کام دنیا کے کسی مطلب کے لئے ہوا جو کام خاص اللہ کے لئے کیا ہے وہ مقبول ہوگا جو دنیا کے لئے کیا ہے وہ مردود ہے اوسکا کچھہ اجر ملیگا بلکہ اوسپر پکڑ ہوگی عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک لشکر کعبہ پر چڑہائی کریگا جب وہ بیدا مین پہونچیگا سارے لشکر والے اگلی پچھلی زمین مین دہنسا دیئے جاوینگے پہر سب اپنی نیتون کے موافق قبر سے اوٹہین گے رواہ الشیخان یہہ واقعہ زمانہ ظہور مہدی علیہ السلام مین ہوگا اس لشکر مین ایسے لوگ بہی ہونگے جو زبردستی شریک لشکر کیے گئے تہے اونکی نیت جنگ کی نتہی معلوم ہوا کہ جو گناہ کسی سے زبردستی کرایا جاتا ہے اوسپر پکڑ نہین

ہوتی ہے یہ اللہ کا فضل ہے بلکہ عدل ہے گناہ پر اسی شخص کی پکڑ ہوگی جسنے وہ گناہ اپنی خوشی سے کیا ہے بڑا گناہ ہو یا چھوٹا جسنے کوئی گناہ دوسرے کی زبردستی سے کیا ہے وہ معذور سمجھا جائیگا انشاء اللہ تعالے انس بن مالک نے کہا ہم غزوہ تبوک سے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر کر آئے فرمایا کچھ لوگ ہمکو چھوڑ کر مدینے میں رہگئے ہیں ہم کسی گھاٹی جنگل میں نہیں چلے لیکن وہ لوگ ہمارے ساتھ تھے اوسکو عذر نے روک رکھا رواہ البخاری ابوداؤد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہا وہ ہمارے ساتھ کیونکر ہوئے وہ تو مدینے میں رہے فرمایا اوسکو ہماری نیت نے روک رکھا معلوم ہوا کہ فقط نیت پر بھی اجر ملتا ہے کچھ کام کرنے ہی پر حصر نہیں ہے عذر سے اجر نیت کا باطل نہیں ہوتا ہے ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تمہارے جسم تمہاری صورتیں نہیں دیکھتا ہے تمہارے دلوں کیطرف دیکھتا ہے رواہ مسلم یعنی تمہاری نیت کو یہ کہتا ہے کہ کیسی ہے یہ نہیں دیکھتا کہ تم موٹے ہو یا دبلے خوبصورت ہو یا بدصورت نیت اچھی چاہیئے بدن کیسا ہی ہو صورت کیسی ہی ہو حدیث طویل ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ ایک بندے کو خدا نے مال و علم دیا ہے وہ اپنے رب سے ڈرتا ہے صلہ رحم کرتا ہے جانتا ہے کہ اس مال میں اللہ کا حق ہے ایسا شخص افضل منازل میں ہوگا ایک وہ بندہ ہے جسکو مال دیا نہ علم وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی وہی کام کرتا جو فلاں شخص کرتا ہے سو اوسکو اوسکی نیت کا پھل ملیگا دونوں گناہ میں برابر ہونگے الحدیث رواہ الترمذی مرد مفلس کو شخص دولتمند عیاش پر رشک آتا ہے بلکہ حسد ہوتا ہے جی میں کہتا ہے کہ اگر میں مالدار ہوتا تو اسیطرح کا عیش کرتا اس نیت پر گناہ اس شخص اور اوس شخص کا جو اپنا مال عیش ناجائز میں اوڑاتا ہے یکساں ہے گناہ بے لذت اسیکو کہتے ہیں کہ کیا تو کچھ بھی نہیں مگر بلا میں پڑگئے معلوم ہوا کہ افعال قلوب پر بھی پکڑ ہوتی ہے سزا ملتی ہے نیت کام دل کا ہے نہ اعضا کا بری نیت کا برا انجام ہوگا اچھی نیت کا اچھا انجام ابن عباس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے نیکیاں برائیاں لکھی ہیں پھر بیان اوسکا اپنی کتاب

مین کیا ہے جسنے ارادہ کسی نیکی کا کیا مگر وہ نیکی نہ کی تو اللہ اوسکے لئے ایک پوری نیکی لکھتا ہے پھر اگر اوس نیکی کو کر گزرا تو اوسکے لئے دس نیکیان سات سو نیکی تک بلکہ اس سے زیادہ لکھتا ہے جس نے برا ارادہ کیا مگر وہ ارادہ پورا نہ کیا تو اوسکے لئے ایک پوری نیکی لکھتا ہے پھر اگر کر گزرا تو ایک ہی برائی لکھتا ہے یا اوسکو مٹا دیتا ہے ہلاک نہین ہوتا اللہ پر مگر وہی شخص جو ہلاک ہونیوالا ہی رواہ الشیخان اللہ کے فضل کو تو دیکھو کہ گناہ کی نیت کو بھی ایک حسنہ ٹھیراتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ عمل مین نہ آوے اور جو آگیا تو ایک ہی سیئہ لکھتا ہے نہ زیادہ بخلاف عمل نیک کے کہ نری نیت پر ایک نیکی ثابت ہوتی ہے کام کرنے پر دس گنی سات سو گنی بلکہ ہزار گنی لکھی جاتی ہے ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً قصہ ایک شخص کا آیا ہے جسنے اپنا صدقہ ایک بار چور کو دوسری بار زانیہ کو تیسری بار تونگر کو دیا تھا لوگون نے کہا دیکھو یہ صدقہ کسکو دیا ہے جب اوسکو معلوم ہوا کہ یہ صدقہ کسکو دیا گیا تو اوسنے کہا اللہ تیرا شکر ہے چور زانیہ تونگر پر یعنی مینے تو اچھی نیت سے دیا تھا مگر ہاتھ مین ان لوگون کے گیا اوس سے کہا گیا شاید چور چوری سے زانیہ زنا سے بچے تونگر عبرت پکڑے اپنا مال صرف کرے رواہ الشیخان یعنی جب نیت اچھی ہوتی ہے تو غلطی سے اجر نہین جاتا برا دینا اوسکا ہے جہان یہ بات معلوم ہے کہ وہ لینے والا برا آدمی ہے لیکن بری جگہ صرف کریگا جسطرح امرا اور روسا اپنے ہمنشینون کو دیا کرتے ہین اونکا صرف کرنا گناہ مین انکو معلوم ہوتا ہے اس دینے لینے پر پکڑ ہوگی ابو الدرداء مرفوعاً کہتے ہین جو اپنے بستر پر آیا اوسکی یہ نیت تھی کہ مین رات کو اوٹھکر نماز پڑھونگا پھر آنکھ لگ گئی نہ جاگا یہانتک کہ صبح ہوگئی تو اوسکو اجر اوسکی نیت کا ملیگا یہ سوجانا اوسکا اللہ کیطرف کا صدقہ ہے رواہ النسائی ان سب حدیثون سے معلوم ہوا کہ جہانتک ہوسکے اچھی نیت کرے بری نیت سے بچے ؛

بیان اتباع کتاب و سنت کا

عرباض بن ساریہ کہتے ہین وعظ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا وعظ جس سے

دل ڈر گئے آنکھوں سے آنسو بہے ہمنے کہا اے رسول خدا یہ وعظ تو ایسا ہے جیسے کوئی کسیکو رخصت
کرتا ہو ہمین کچھ وصیت کیجئے فرمایا مین وصیت کرتا ہون تمکو اسبات کی کہ ڈرو تم اللہ سے اور سنو
اور مانو گو تمپر کوئی غلام ہی حکومت کیون نہ کرے جو کوئی تم مین زندہ رہیگا وہ جلد بہت سا
اختلاف دیکھیگا سو لازم ہے تمپر چلنا میری سنت پر اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت
پر یکڑو اور سکو دانتون سے اور بچو تم نو ایجاد کامون سے بے شک ہر بدعت گمراہی ہے رواہ
ابو داؤد یہ حدیث کیا ہے ایک معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جو بات اس
امت مین ہونیوالی تھی اوسکی خبر پہلے سے دیدی فرمادیا کہ بعد میرے بڑا اختلاف ہوگا سو یہ
اختلاف کثیر بعد زمانہ تبع تابعین کے ظاہر ہوا الگ الگ مذہب نکلے دین مین نئے نئے کام ہونے لگے
ایسے وقت مین ہمکو یہ وصیت کی ہے کہ ہم سنت پر چلین بدعت سے بچین ہر بدعت کو گمراہی سمجھین
بڑی ہو یا چھوٹی عقیدہ مین ہو یا عمل مین قول مین ہو یا فعل مین گھر مین ہو یا شہر مین امیر مین
ہو یا فقیر مین اس حدیث سے تقسیم بدعت کی جڑ کٹ گئی اتباع سنت کا حکم نکلا ابو شریح خزاعی نے
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا تم اسبات کی گواہی نہین دیتے ہو کہ لا الہ
الا اللہ وانی رسول اللہ کہا ہان فرمایا اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ مین ہے دوسرا سرا اوسکا
تمہارے ہاتھ مین ہے سو تم اوسکو پکڑے رہو تم ہرگز گمراہ نہوگے اور نہ بعد اسکے کبھی ہلاک ہوگے
رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے عمل کرنے کے لئے ہے نہ زیور چومنے چاٹنے برکت
کرنے کے لئے جو کوئی قرآن پر عمل کرتا ہے وہ گمراہی و تباہی سے بچا رہتا ہے جو عمل نہین کرتا
وہ گمراہ ہو کر تباہ ہو جاتا ہے امت مین جب سے تقلید کا سوانگ نکلا ہے قرآن شریف کا سمجھنا بند
ہو گیا ہے اب ہر حکم کتاب سے اور قیاس سے دریافت کر کے عمل کیا جاتا ہے ابن عباس مرفوعاً روایت کرتے
ہین کہ جسنے پکڑا میری سنت کو وقت فساد امت کے اوسکو اجر سو شہید کا ہے رواہ البیہقی
اسکو طبرانی نے بھی حدیث ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے مگر اجر ایک شہید کا ذکر کیا ہے ابو ایوب کا
لفظ یہ ہے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ خوف زدہ تھے فرمایا تم اطاعت کرو

میری جب تک کہ مین تمہارے درمیان مین ہون اور لازم پکڑو اللہ کی کتاب کو حلال جانو اوسکے حلال کو حرام سمجھو اوسکے حرام کو رواہ الطبرانی فی الکبیر رسول خدا کی اطاعت یہ ہے کہ آپکی سنت پر عمل کرے زید بن اسلم نے ابن عمر کو دیکھا کہ بند ازار کو لٹکائے ہوئے نماز پڑھتے ہین پوچھا یہ کیا ہے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اسیطرح کرتے تھے رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ معلوم ہوا کہ سلف امت کو یہانتک اہتمام اتباع سنت کا تھا کہ ذرا ذرا سے کام مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال پر چلتے تھے مجاہد کہتے ہین ہم ساتھ تھے ابن عمر کے ایک سفر مین انکا گزر ایک جگہ پر ہوا وہان سے الگ ہوگئے پوچھا یہ تمنے کسلئے کیا کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا اسیطرح کرتے تھے رواہ البزار جب ایسا اہتمام اتباع سنت کا ہوتا ہے تب کہین آدمی سعادت اتباع کی پاتا ہے ابن عمر پاس ایک درخت کے جو درمیان مکے مدینے کے تھا آتے اوسکے نیچے قیلولہ کرتے کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسیطرح کرتے تھے رواہ البزار حافظ منذری نے کہا ہے الآثار عن الصحابۃ فی اتباعھم لہ واقتفائھم بسنتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیرۃ جدا

بیان آیت بالخیر کا جسکو دیکھکر اوروگ بھی وہی کام کرین نمبر ۲

حدیث طویل جریر مین قصہ ایک قوم محتاج کا آیا ہے جنکو دیکھکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج ہوا لوگونکو ترغیب صدقہ کی دی کسی نے نقد دیا کوئی غلہ لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوئے فرمایا جسنے نکالی اسلام مین کوئی اچھی راہ اوسکو اجر ہے اوس سنت کا اور جو کوئی اوسپر چلے بغیر اسکے کہ کچھ اجر اونکا کم ہو الحدیث رواہ مسلم اس حدیث کا لفظ یہ تھا من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ حذیفہ کا لفظ مرفوع یہ ہے من سن خیرا فاستن بہ کان لہ اجر الحدیث رواہ الحاکم واثلہ بن اسقع کا لفظ یہ ہے جسنے جاری کی کوئی راہ نیک اوسکو اجر ہوگا اوس راہ کا جب تک لوگ اوس راہ پر چلین گے اوسکی زندگی مین اوسکے مرنے کے بعد یہانتک کہ چلنا

اوس راہ کا چھوڑ دیا جاوے اسیطرح جسنے کوئی بری راہ نکالی اوسپر گناہ ہے اوس راہ کا جہانتک کہ وہ راہ چھوڑ دیجاوے جو شخص مرا اور وہ رابطہ نما اوسکا عمل جاری رہیگا جب تک کہ قیامت کے دن وہ اوسکے رواہ الطبرانی فی الکبیر مرابطہ وہ شخص ہے جو سرحد ملک اسلام پر حفاظت کے لئے نگاہ رہتا ہے دشمن کو ملک اسلام مین آنے سے روکتا ہے ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی شخص طرف کسی چیز کے کسیکو بلاتا ہے وہ دن قیامت کے پاس اوس دعوت کے لگا کھڑا ہوگا اگرچہ ایک آدمی نے ایک ہی آدمی کو کیون نہ بلایا ہو رواہ ابن ماجہ معلوم ہوا کہ دعوت کرنا طرف اتباع کتاب وسنت کے بڑا عمدہ کام ہے زیادہ تر اسی ایک ہی آدمی کو شوق اتباع کا دلانا طرف عمل بالحدیث کے بلانا فائدہ بخشیگا بہرحال کسی نے ایک محلہ یا شہر یا ملک کے لوگون کو طرف اتباع کے بلایا ہے گو کوئی آوے یا نہ آوے تو اوسکے اجر کا کیا ٹھکانا ہے اسنے تو اپنا کام پورا کیا اب کوئی مانے یا نہ مانے ۔

بیان علم وطلب علم وتعلم وتعلیم وفضل علما ومتعلمین کا

حدیث معاویہ مین مرفوعاً آیا ہے جسکے ساتھ اللہ ارادہ بھلائی کا کرتا ہے اوسکو دین مین سمجھ دیتا ہے رواہ الشیخان دین کی سمجھ یہی ہے کہ قرآن پر چلے سنت کو پکڑے رہے ہر بات کا حکم قرآن وحدیث سے معلوم کرے نکات ومقاصد کتاب وسنت کو سمجھے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جو شخص چلا کسی رستہ پر علم ڈھونڈنے کو آسان کر دیتا ہے اللہ اوسکے لئے رستہ بہشت کا رواہ مسلم گویا راہ علم مین چلنا جنت کے رستہ پر لگنا ہے اس حدیث کے اول مین یہ بھی فرمایا ہے کہ جسے دور کی کوئی سختی دنیا کی کسی مومن سے اللہ اوسکی سختی دن قیامت کے دور کریگا جسنے چھپایا عیب کسی مسلمان کا اللہ اوسکا عیب دنیا وآخرت مین چھپاویگا جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر اللہ دنیا وآخرت مین اوسپر آسانی کریگا اللہ مددگار ہے بندے کا جب تک کہ بندہ مددگار رہے اپنے بھائی کا آخر مین اس حدیث کی فضیلت ذکر کی یون ارشاد فرمائی ہے کہ جمع

نہین ہوتی کوئی قوم کسی گھر مین خدا کے گھرون مین سے جہر وہان تلاوت کرتی ہے کتاب اللہ کی
اوسکا درس کرتی ہے آپسمین مگر فرشتے آکر اوس قوم کو گھیر لیتے ہین اوپر سکینہ اوترتا ہے یعنی دل کی
چین رحمت اونکو ڈھانپ لیتی ہے اللہ ان لوگون کا ذکر اون لوگون مین کرتا ہے جو اوسکے پاس ہوتے ہین

گر بگزرم بخاطر عاطر شگفت نیست	خاشاک بین کہ بر دل دریا گزر کند
لك الیشامر ۃ فاخلع ما علیك فقد	ذکرت ثم علی ما فیك من عوج

پھر فرمایا جسکے عمل نے دیر کی اوسکا نسب جلدی نہین کریگا رواہ مسلم یعنی ع بندگی باید چہ بزرگی منظور نیست ۔ حدیث ابو الدرداء مین مرفوعاً آیا ہے کہ فرشتے اپنے پر واسطے طالب علم کے
بچھا دیتے ہین اوسکے کام سے راضی ہین جتنی مخلوق آسمان و زمین مین ہے وہ سب عالم کے لئے
مغفرت مانگتی ہے یہانتک کہ مچھلی اندر پانی کے عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت
ستارون پر علماء وارث ہین انبیاء کے انبیاء نے کسیکو وارث درہم دینار یعنی روپے پیسے کا نہین
کیا ہے اسی علم کا وارث کر گئے ہین سو جسنے اس علم کو حاصل کیا اوسنے بڑا حصہ لیا رواہ ابو داؤد
مراد علم سے اس حدیث مین علم قرآن و حدیث کا ہے نہ علم جہلہ یونان و فقہاء زمان کا جسکو اہل دنیا
علم سمجھتے ہین وہ حقیقت مین جہل ہے نہ علم حدیث مین آیا ہے ان من العلم جہلا یعنی بعضا علم جہل ہوتا
ہے صفوان بن عسال کہتے ہین مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا آپ مسجد مین ایک
لال چادر پر ٹیکے ہوئے تھے مینے کہا اے رسول خدا مین علم طلب کرنے آیا ہون فرمایا مرحبا بطالب
العلم طالب العلم کو فرشتے اپنے پرون سے گھیر لیتے ہین پھر ایک دوسرے کے اوپر تلے آسمان دنیا تک
پہونچتے ہین محبت طلب علم سے رواہ الطبرانی و ائمہ بن اسقع نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے طلب کیا علم کو پھر پالیا اوسکو اللہ اوسکے لئے دوہرا اجر لکھتا ہے اور جسنے
اوسکو نہ پایا اوسکے لئے اکہرا اجر رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ علم آوے یا نہ آوے مگر جو محنت
طلب علم مین کیجاتی ہے وہ برباد نہین جاتی اوسکا بھی اجر ملتا ہے و للہ الحمد ابو ذر کا لفظ مرفوعاً
یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر اگر تو صبح کو واسطے سیکھنے ایک آیت

قرآن کے سیکھے تو یہ بہتر ہے تیرے لئے سو رکعت نماز پڑھنے سے اسیطرح اگر تو صبح کو ایک
باب علم کا سیکھے خواہ اوسپر عمل کیا جاوے یا نہ کیا جاوے تو یہ سیکھنا تیرا ہزار رکعت سے بہتر ہے رواہ
ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ کثرت علم کی کثرت عمل سے بہتر ہے اسلئے کہ عمل سے فقط عامل کو فائدہ
ہوتا ہے علم سے ہر سننے والے کو نفع پہونچتا ہے ابوہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب ہی ملعون ہے مگر وہ کہ خدا کا اور جو کچھ لگے
اس ذکر کے ہے اور عالم اور متعلم رواہ الترمذی بیا کیا ایسی فضیلت ہے کہ جسکا کچھ پایاں نہیں
ہے سارے جہان سے ذاکر عالم طالب العلم کو چنکر باقی جہان کو ملعون فرمایا ہے مراد علم سے وہی علم دین
ہے دین کا علم ہی قرآن و حدیث ہے جس کسی سے زیادہ ذکر نہو سکے تو اوسکے لئے یہی شغل علم
کفایت کرتا ہے کیونکہ اس شغل میں ذکر خدا بھی آجاتا ہے ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نہیں ہے
حسد مگر دو شخصوں پر ایک وہ آدمی جسکو خدا نے مال دیا ہے وہ حق سے اوس مال کو اوڑا رہا ہے
دوسرا وہ آدمی جسکو خدا نے حکمت دی ہے وہ اوسی حکمت کے موافق حکم دیتا ہے لوگوں کو حکمت ذکر
سکھاتا ہے رواہ الشیخان مراد حکمت سے اسجگہ حدیث ہے نہ حکمت یونان بدلیل قولہ تعالیٰ یعلمہم الکتاب
والحکمۃ محاورہ حدیث و قرآن میں جہاں کہیں لفظ حکمت کا آیا ہے مراد اوس سے یہی علم سنت کا ہے
حکمت کو قرآن میں خیر کثیر فرمایا ہے یہ اسلئے کثیر ہے کہ سنت تعداد میں قرآن شریف سے زیادہ ہے
سو جتنی زیادہ ہے اوتنی ہی خیر بڑھکر ہے حدیث میں آیا ہے انما المثل القرآن اوھی اکثر دوسری
حدیث میں حدیث کو مثل قرآن کے ٹھیرایا ہے اوتیت القرآن ومثلہ معہ یہ مثلیت قول الحکم وحجت میں ہے
یا یہ کہ دونوں وحی الٰہی ہیں ان ھو الا وحی یوحی حدیث مذکور میں جسطرح فضیلت علم کی آئی ہے
اسیطرح فضیلت سخاوت کی بھی مذکور فرمائی ہے معلوم ہوا کہ عالم وہی لائق اسکے ہیں کہ انپر حسد
کرنا درست ہے حسد کا مطلب اسجگہ یہ ہے کہ اگر اتنا مال اتنا علم ہمارے پاس ہوتا تو ہم بھی یہی کام
کرتے اس نیت سے اجر میں یہ حاسد و محسود دونوں برابر ٹھیر جاتے ہیں ولہذا الحدیث حدیث ابوہریرہ
میں مرفوعاً آیا ہے مومن کو بعد موت کے جو کچھ اوسکے عمل و حسنات میں سے ملتا ہے ایک علم ہے جسکو

سیکھکر پھیلایا دوسرے ولد صالح ہے جسکو چھوڑ گیا تیسری چیز مصحف ہے جسکو ورثہ مین دیگیا چوتھی چیز مسجد ہے جو بنا گیا پانچوین چیز سرائے ہے جو مسافرون کے لیے بنائی ہے چھٹی چیز نہر ہے جسکو جاری کیا ساتوین چیز وہ صدقہ ہے جو حالت صحت وحیات مین نکالا ہے یہ سب چیزین بعد موت کے مومن کو ملتی ہین رواہ ابن ماجۃ ؎

نہ مرد آنکہ ماند پس از وے بجائے		پل و مسجد و چاہ و مہمان سرائے	

دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعاً یہ ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو عمل اوسکا بند ہوجاتا ہے مگر تین چیز کا اجر باقی رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ دوسرے علم جس سے نفع ملے تیسرے ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرتا ہے رواہ مسلم ؎

سالہا بر تو بگذرد کہ گزر		نکنی سوے تربت پدرت	
تو بجاے پدر چہ کردی خیر		تا ہمان چشم داری از پسرت	

ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہوتا ہے رواہ الترمذی عہد نبوی مین فقیہ اوسکو کہتے تھے جو دنیا مین زاہد آخرت مین راغب طالب علم عالم باعمل ہو نہ اوسکو جو مسائل نکاح عتاق طلاق اجارہ بیع سلم وغیرہ جانتا ہو غزالی نے احیاء العلوم مین پانچ چار لفظ ایسے بتائے ہین کہ زمانہ سلف مین اور معنی پر بولے جاتے تھے زمانہ خلف مین اوسکے کچھ اور معنی ٹھہر گئے منجملہ اونکے ایک لفظ فقہ کا بھی ہے قرآن وحدیث مین جس جگہ لفظ فقہ یا تفقہ یا فقیہہ کا آیا ہے مراد اوس سے علم وعالم کتاب وسنت ہے نہ فقہ وفقیہ اصطلاحی کہ یہہ اور چیز ہے وہ اور بات تھی ؎

جوہر جام جم از طینت کان دگرست		تو توقع ز گل کوزہ گران مدار ی	

ایک بار ابوہریرہ مدینے کے بازار پر گزرے کہا اے بازاریو تم یہان کتنے عاجز ہو پوچھا کیا ہوا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث بٹ رہی ہے اور تم یہان بیٹھے ہو وہان جاکر اپنا حصہ نہین لیتے پوچھا کہان ہے کہا مسجد مین یہہ سب جلدی سے گئے ابوہریرہ وہین کھڑے رہے جب پھر کر آئے

کہا کیون کہا ہمنے تو وہان کچھ بھی نہین دیکھا کہا کیا مسجد مین کوئی نظر نہین آیا کہا ہان کچھ لوگ
نماز پڑھتے قرآن پڑھتے ہین حلال حرام کا ذکر کر رہے ہین انہون نے کہا کم بختو یہی تو میراث ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا اہل دنیا کی میراث
مال ہوتا ہے انبیاء کی میراث علم و کمال ہوتا ہے اللھم ارزقنا جابر نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے علم دو ہین ایک دل مین یہ علم نافع ہوتا ہے دوسرا زبان
پر یہ علم اللہ کی حجت ہے بنی آدم پر رواہ الحافظ الخطیب فی تاریخہ مراد پہلے علم سے
علم باعمل ہے جس سے فائدہ ملتا ہے مراد دوسرے علم سے علم بے عمل ہے جو زبان سے نکل کر گلے تک نہین
اوترتا پہلے علم کا عالم مغفور ہوگا دوسرے علم کا عالم ماخوذ ہوگا حدیث ابی امامہ مین جناب رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے جو کیا صبح کو مسجد مین اور سکا کچھ ارادہ نہین ہے مگر یہی خیر
سیکھنے یا سکھانے کا تو اوسکو برابر ایک کامل حاجی کے اجر ملیگا رواہ الطبرانی مراد خیر سے
اسجگہ علم ہے معلوم ہوا کہ مسجد مین بیٹھکر علم دین کا سبق پڑھانا طالب علمون کا وہان آکر علم
سیکھنا درست ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ وقت تحصیل علم کا یہی صبح کا وقت بہتر ہوتا ہے اسلیے یہ
بات جاری ہے کہ مدارس مین لڑکے جو اس وقت پڑھتے ہین غالبًا وقت صبح کے تعلم علم کے لیے آتے جاتے ہین

بیان سنی سنائی بچانے لکھنے علم حدیث کا

ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے سرسبز رکھے اللہ اوس شخص کو
جسنے سنی ہم سے کوئی حدیث پھر جیسا سنا ویسا ہی پہونچا دیا اوسکو جن کا تون بہت سے پہونچے ہوئے سننے والے سے
زیادہ یاد رکھتے ہین رواہ ابوداؤد اس حدیث مین فضیلت ہے سماعت و تبلیغ علم حدیث
کی اور حج ہے اون لوگون کی جنکو وہ حدیث پہونچی ہے یعنی عالم و متعلم سنت دونون بہت اچھے
ہوتے ہیں سرسبزی کی دعا کیونکہ اور ہی ہمت دلا رہی ہے مگر جبکہ بدقسمتی مانع نہ ہو دنیا
کے عالم متعلم ہر عصر و مکان مین بہت ہوتے ہین آخرت کے عالم و متعلم فسوس کیمیا ہے

ہین ابو زرین کا لفظ مرفوع یہہ ہے کوئی قوم کتاب اللہ پر جمع ہو کر آپس مین لین دین علم کا نہین کرتی ہے مگر وہ قوم خدا کی مہمان ہے فرشتے اونکو ڈھانپ لیتے ہین جبتک کہ وہ اوٹھین اور کسی اور بات چیت مین پڑجاوین کوئی عالم طالب علم مین باہر نہین نکلتا ہے اس ڈر سے کہ کہین مرجاوے یا لکھنے کو باہر آتا ہے کہ کہین وہ علم پرانا نہ پڑجاوے مگر مثل اوس شخص کے ہوتا ہے جو صبح شام راہ خدا مین چلتا پھرتا نکلتا باہر آتا جاتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ علماء کا نشر علم کے لئے گھر سے باہر نکلنا کتابون کا اپنے ہاتھہ سے لکھنا بڑا اجر رکھتا ہے جب نرا لکھنا کتاب کا موجب اجر عظیم کا ٹھیرا تو تصنیف تالیف کرنا علم کا پھر اوسکا مسودہ مبیضہ لکھنا کیا کچھہ اجر نہ رکھتا ہوگا یہی سبب ہے کہ ہمیشہ علماء کتاب وسنت درس علم حدیث کا دیتے رہتے ہین سند اس علم مبارک کی رکھتے ہین اپنے ہاتھہ سے کتب علوم قرآن وحدیث کو لکھا کرتے ہین ہمیشہ اشاعت سنت کا خیال زبان سے ہاتھہ سے تالیف جدید سے رکھتے ہین قالب تالیف کو طرح طرح پر اولٹ پلٹ کر تبلیغ آیات وسنت فرماتے ہین کبھی اگر تفسیر قرآن پاک لکھی یا جمع کی ہے تو پھر کبھی کسی کتاب حدیث یا فقہ حدیث کی بھی شرح بنائی ہے یا ایک زبان سے دوسری زبان مین ترجمہ کرکے اہل اسلام کو پہونچایا سنایا پڑھایا یا دکھایا ہے حافظ منذری فرماتے ہین ناسخ العلم النافع لہ اجرہ واجر من قرأہ او نسخہ او عمل بہ من بعدہ ما بقی خطہ والعمل بہ لھذا الحدیث وامثالہ وناسخ غیر النافع مما یوجب الاثم علیہ وزرہ ووزر من قرأہ او نسخہ او عمل بہ من بعدہ ما بقی خطہ والعمل بہ لما تقدم من الحدیث من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ انتہی یعنی جس شخص نے کوئی علم نافع لکھا ہے اوسکو اجر اپنا اور اجر اوس شخص کا جسنے اوسکو پڑھا یا نقل کیا یا بعد اسکے اوسپر عمل کیا جبتک کہ وہ خط وعمل باقی ہے ملتا رہیگا بدلیل اسی حدیث کے اور جسنے کوئی علم غیر نافع لکھا جس سے کوئی گناہ اوسپر عائد ہوتا ہے اوسکو اپنا گناہ اور اوس شخص کا گناہ جسنے اوسکو پڑھا یا لکھا یا بعد اوسکے اوسپر عمل کیا جبتک کہ وہ خط باقی ہے ملتا رہیگا بدلیل حدیث من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ واللہ اعلم معلوم ہوا کہ جن لوگون نے کوئی تفسیر

لکھی ہے یا کوئی کتاب علم حدیث کی یا کسی تفسیر کو نقل کیا ہے یا کسی کتاب حدیث کو لکھا ہے اوسکا اجر
تا باقی رہنے اوس خط کے یا اوس کتاب کے گو مطبوع ہو جاوے روز افزون ہوتا ہے جن لوگون
نے علم معقول کی کتابین لکھی ہین رسالے و قیاس کے فتاوی یا قصے کہانی کی کتابین بنائی ہین یا اردو
گلزار نسیم بوستان خیال فسانۂ عجائب وغیرہ کتب نظم یا نثر مین تالیف فرمائی ہین جب تک یہ خط
و کتاب دنیا مین باقی ہے لوگ اوسکو پڑہتے سنتے لکھتے لکھواتے ہین تب تک اوس سب کا گناہ اوس
شخص کے گلے بندہتا ہے نعوذ باللہ من غضب اللہ ؛

بیان علما کے پاس بیٹھنے کا

ابن عباس کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم بہشت
کے باغون پر گزرو تو چرو کہا بہشت کے باغ کیا ہین فرمایا مجلسین علم کی ہین رواہ الطبرانی
فی الکبیر یعنی جو مجلس اسلئے منعقد ہوتی ہے کہ وہان بیٹھکر علم پڑہا پڑہایا جاوے قرآن و حدیث
کا ذکر و چرچا ہو مسئلے مسائل کی گفتگو ہے کسی آیت یا حدیث کا مطلب بیان کیا جاوے تو حکم اوس
مجلس کا باغ بہشت کا سا ہے جو اوس محفل مین آتا ہے وہ گویا بہشت مین داخل ہوتا ہے تو چاہیے
کو چاہیے کہ جب ایسی مجلس کے پاس سے گزر کرے تو کچھ میوہ اس باغ کا چرنا جاوے یہ نہو کہ
بالکل اس باغ کی سیر سے محروم پھرے بہشت تو ملیگی جب ملیگی مگر دنیا مین نمونہ اوسکا یہی مجالس
علم محافل ذکر اللہ کے ہین ؛

مین سمجھتا تہا کہ جنت مین لگے گا کیا جی		بارے کچھ اوسمین بھی نقشا ترے گھر کا نکلا	

دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے پوچھا اے رسول خدا کون ہمنشین ہمارے بہتر ہین یعنی ہم کن
لوگون کے پاس نشست برخاست کیا کرین فرمایا جس شخص کا دیکھنا تمکو خدا کی یاد دلائے جسکی بات
چیت تمہارا علم بڑہائے جسکا عمل تمکو یاد آخرت دلائے رواہ ابو یعلی یعنی اچھی صحبت مرد عالم
ذاکر کی ہوتی ہے نہ شخص جاہل غافل کی ؛

نخست موعظت پیر دانش این سخن ست	کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

اللھم وفقنا وجنبنا۔

بیان علماء کے اکرام اجلال تعظیم توقیر کرنیکا

ابو موسیٰ کا لفظ مرفوعاً یون آیا ہے کہ بوڑھے مسلمان کا اکرام کرنا اللہ کا اجلال کرنا ہے یعنی یہہ تعظیم اوس شخص کی نہین ہوئی بلکہ خدا کی تعظیم ہوئی پھر فرمایا اسیطرح اجلال کرنا حامل قرآن کا جو غالی جافی نہین ہو اور اجلال کرنا بادشاہ عادل کا یہہ سب گویا خدا کا اجلال کرنا ہے رواہ ابوداؤد مراد حامل قرآن سے عالم قرآن حافظ قرآن تالی قرآن قاری قرآن عامل بالقرآن ہے مگر اس شرط سے کہ قرآن مین نہ غلو کرتا ہو نہ جفا غلو یہہ ہے کہ قرآن کے معنی بگاڑے مثلاً آیات صفات کی تاویل کرے یا مجرور سے تفسیر بیان کرے یا احکام و مسائل قرآن کو طریقہ فلسفہ یونان یا ملفوظات صوفیہ زمان یا ہفوات ملحدین پر اوتارے یا اور کچھہ کام مثل اسکے کرے جفا یہہ ہے کہ عمل کرنے کو قرآن پہ واجب نہ سمجھے تیری میری بات پر چلے وعید وعد کا مقلد بنے یا کبھی قرآن لیکر تلاوت تک بھی نکرے یا قرآن کے بیان مین شکوک و اوہام مثل اہل کلام کے پیدا کرے ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ برکت پاس تمہارے اکابر کے ہے معلوم ہوا کہ بوڑھون بڑون مین برکت ہوتی ہے پھر جب تمہارے اکابر مین برکت ٹھیری تو جو بڑا بھی ہو سن و معمر بھی ہو عالم بھی ہو اوسکی برکت کا کیا پوچھنا مگر اب وہ وقت آیا ہے کہ بوڑھے کو بیوقوف سمجھتے ہین پھر اگر عالم بھی ہے تو اور بھی زیادہ اوس سے نفرت ہو جاتی ہے برکت حاصل کرنے کے عوض شامت اعمال مین گرفتار ہو جاتے ہین دوسرا لفظ ابن عباس کا مرفوعاً یہہ ہے کہ وہ شخص ہم مین سے نہین ہے جو بڑے کی توقیر چھوٹے پر رحم نکرے نیکی کا حکم نہ دے بدی سے منع نکرے رواہ الترمذی عبادہ بن صامت نے مرفوعاً یون کہا ہے کہ وہ ہماری امت ہی مین سے نہین ہے جو بڑے کا اجلال نہین کرتا چھوٹے پر رحم نہین فرماتا ہمارے عالم کو نہین پہچانتا رواہ احمد ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کام خلاف طریقہ اسلام ہین

ایسا آدمی گرامت اسلام سے باہر ہوتا ہے جب عالم کی توقیر کی اور سکا رتبہ محفوظ نرکھا بڑے کی تعظیم نہ کی چھوٹے پر رحم نہ کیا تو اسلام باقی نرہا مثل جانوروں کے ہوگیا۔

بیان علم سیکھنے اچھے کام کی راہ بتانے کا

ابو قتادہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اچھی چیز جو آدمی بعد اپنے چھوڑ جاتا ہے تین چیزین ہین ایک اولاد نیک جو اوسکے لئے دعا کرے دوسرے صدقہ جسکا اجر اوسکو پہونچتا رہے تیسرے علم جسپر کوئی بعد اوسکے عمل کرے رواہ ابن ماجہ انس کا لفظ مرفوع یہ ہے دلالت کرنیوالا کسی کار خیر پر ایسا ہے جیسے اوس خیر کا کرنیوالا بجالانیوالا ہوتا ہے اللہ دوست رکھتا ہے اوس شخص کو جو آفت زدہ کی فریاد کو پہونچتا ہے رواہ البزار وله شواهد اللہ کے فضل کو تو دیکھو کہ جسنے عمل صالح کیا وہ اور جسنے یہ عمل صالح فقط اوسکو بتا دیا تہا دونون کا اجر برابر رکھا۔ ابو ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے بلایا کسیکو طرف ہدایت کے اوسکو اوتنا اجر ہوگا جتنا اون لوگون کو اجر ملیگا جنہون نے اوسکی پیروی کی ہے یہ کچھ اونکے اجر مین کمی نکریگا جسنے بلایا کسیکو طرف گمراہی کے اوسکو اوتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اون لوگون کو ہوگا جنہون نے اوسکی پیروی کی ہے یہ کچھ اونکے گناہ مین کمی نکریگا رواہ مسلم حدیث علی علیہ السلام مین تفسیر اس آیت شریف کی کہ قوا انفسکم واهلیکم نار مایون آئی ہے کہ تم اپنے گھر والون کو اچھے کام سکھاؤ رواہ الحاکم موقوفا۔

بیان ترک کرنے جھگڑے کا

ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے چھوڑ دیا جھگڑنا اور وہ باطل پر تہا تو بنایا جاویگا اوسکے لئے ایک گھر اردگرد جنت کے اور جسنے ترک کیا جھگڑا اور وہ حق پر تہا تو بنایا جاویگا اوسکے لئے ایک گھر بیچ مین جنت کے اور جسنے درست کیا اپنی خلق کو بنایا جاویگا

اوسکے لئے گمراہی پر کی جستہ مین رواہ الترمذی درستی خلق کی یہہ ہے کہ ایذا کا تحمل کرے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہ گمراہ ہوئی کوئی قوم بعد اوس ہدایت کے جسپر تھی مگر دیگئی جدل پھر یہہ آیت پڑہی ما ضربوہ لک الا جدلا رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ دین دنیا مین جھگڑا کرنا گو حق ہی بات پر کیون نہو اچھا نہین ہوتا ہے اب یارون نے جدل کو علم ٹھہرایا ہے ہدایت کے بعد گمراہی کو پسند کیا ہے پہلی جدل مین دونون طرف سے دلائل عقلی یا نقلی پیش ہوتے تھے اب تو بتا گالی گلوچ کی آتی ہے کتابون مین تبرا لکہا جاتا ہے ایسی تقریر تحریر فقاہت فضیلت مین داخل ہوتی ہے جو کوئی فقط بیان برہان شرعی دلیل سنتی پر قناعت کرتا ہے زیادہ باتین نہین بناتا وہ بے علم ٹھیرتا ہے عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ سب سے زیادہ دشمن لوگون مین نزدیک خدا کے بڑا لڑاکا جھگڑالو آدمی ہوتا ہے رواہ الشیخان ابن عباس کہتے ہین آپنے فرمایا ہے کافی ہے تجھکو یہہ گناہ کہ تو ہمیشہ جھگڑا کیا کرے رواہ الترمذی سب سے زیادہ جھگڑا آجکل درمیان اون لوگون کے رہتا ہے جو آپکو زمرۂ اہل علم مین خیال کرتے ہین بدعت کے موید سنت کے مٹانیوالے ہین عوض اتباع کے تقلید کو پکڑے ہوئے ہین کون شہر و قصبہ ہے جہان اس قسم کا قصہ جھگڑا پیش نہین ہے کونسے مولوی صاحب منشی صاحب ملا صاحب شیخ صاحب ہین جو مرتد اہل حق مین کمر باندہے نہین پھرتے ہین

ہیچ جا نیست کہ خالی ز تنازع باشد	میتوان گفت کہ دنیاست ہمہ باغ فدک

کتاب الطہارۃ

بیان پورے کرنے وضو کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بلائی جاوینگی امت میری دن قیامت کے چمکتی پیشانی نورانی ہاتھ پاؤن آثار وضو سے سو جس کسی سے یہہ کام ہوسکے کہ وہ اپنی چمک کو بڑہاوے تو یہہ کام کرے رواہ الشیخان عبد اللہ نے کہا لوگون نے پوچھا کہ آپنے جسکو اپنی امت مین سے نہین دیکھا ہے اوسکو کیونکر پہچانین گے فرمایا وہ چمکتی پیشانی نورانی

اعضا سفید رنگ ہونگے آثار وضو سے رواہ ابن حبان فی صحیحہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جب وضو کرتا ہے کوئی بندہ مسلمان یا مومن پھر وہ ہوتا ہے مونہہ اپنا تو نکل جاتی ہے اوسکے چہرہ سے ہر وہ خطا جسکو وہ اپنی آنکھ سے دیکھتا تھا ہمراہ پانی کے یا ہمراہ پچھلی بوند کے پھر جب وہ دونون ہاتھ اپنے دھوتا ہے تو نکل جاتی ہے ہر وہ خطا جسکو اوسکے ہاتھون نے کیا تھا ہمراہ پانی یا ہمراہ پچھلے قطرے کے یہانتک کہ وہ گناہون سے بالکل پاک صاف ہوجاتا ہے رواہ مسلم حدیث ابی مالک اشعری مین مرفوعاً آیا ہے کہ طہور آدہا ایمان ہے الحمد للہ کرنا ترازو کو بھر دیتا ہے یا مابین آسمان و زمین کو نماز نور ہے صدقہ حجت ہے صبر روشنی ہے قرآن تیری حجت ہے یا تجھپر حجت ہے تمارے آدمی صبح کرتے ہین پھر اپنی جان بیچتے ہین کوئی تو اوسکو آزاد کرتا ہے کوئی ہلاک کرتا ہے رواہ مسلم عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ کوئی شخص نہین ہے جو اچھی طرح پورا پورا وضو کرتا ہے پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھتا ہے پھر جو کچھ نماز مین کہتا ہے اوسکو جانتا ہے مگر جبکہ نماز سے الگ ہوتا ہے تو ایسا ہوتا ہے جیسے کہ آج اوسکو اوسکی ماں نے جنا ہو الحدیث رواہ مسلم ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کیا مین راہ نہ بتاؤن تمکو ایسی چیز پر جس سے خدا تمہاری خطاؤن کو دور کردے تمہارے درجون کو بڑہا دے کہا ہان اے رسول خدا فرمایا پورا کرنا وضو کا مکارہ پر بہت چلنا طرف مسجد کے انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے یہی ہے رباط یہی ہے رباط رواہ مسلم یعنی وہ رباط اور ہے جو سرحد اسلام پر رہکر ملک کو دشمن سے بچاتے ہین اوسکا موقع ہمیشہ ہاتھ نہین آتا مگر یہ کام ایسے ہین کہ ہر مسلمان باسانی کرسکتا ہے تو یہ بھی حکم مین رباط ہی کے ہین اوسی رباط کا سا اجر ان کا مونپر بھی ملتا ہے علی علیہ السلام مرفوعاً کہتے ہین کہ پورا کرنا وضو کا مکارہ مین قدم سے چلنا طرف مساجد کے انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری نماز کے خطاؤن کو بالکل دھو دیتا ہے رواہ ابو یعلی مکارہ سے یہ مراد ہے کہ موسم سرما مین جبکہ سردی زیادہ ہوتی ہے تو صبح شام وضو کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے اوسوقت مین اچھی طرح وضو کرنا ہاتھ پاؤن مونہہ کا بخوبی دھونا

اجر مذکور رکھتا ہے ؛

بیان محافظت کا وضو پر تازہ کرنا وضو کا

ثوبان کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم سیدھے چلے جاؤ گنتی نکر و جان لو کہ سب سے بہتر عمل تمہارا یہی نماز ہے نہین محافظت کرتا وضو پہ مگر مومن رواہ ابن ماجۃ ابوہریرہؓ کا لفظ یہہ ہے کہ اگر میری امت پہ یہہ بات شاق نہوتی تو مین اونکو حکم کرتا کہ وہ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرین ہر وضو کے ساتھہ مسواک پھیرا کرین رواہ احمد عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کو اوٹھکر بلال کو بلایا کہا تو کس سبب سے مجھسے پہلے طرف جنت کے گیا مینے آجکی رات تیرے جوتے کی آواز اپنے آگے سنی کہا میرے کبھی اذان نہ کہی مگر دو رکعت نماز پڑھی کبھی مجھکو حدث نہوا مگر مینے وضو کر لیا فرمایا یہی سبب ہے یعنی اس پیشقدمی کا رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ باوضو رہنا نماز نفل پڑھنا گو دو ہی رکعت کیون نہون سبب ہے دخول جنت کا ؛

بیان فضیلت مسواک کا

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مسواک مونہہ کو پاک کرتی ہے رب کو راضی رکھتی ہے رواہ النسائی ابو ایوب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ چار چیزین سنت ہین رسولونکی ایک حیا کرنا دوسری عطر لگانا تیسرے مسواک کرنا چوتھے نکاح کرنا رواہ الترمذی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی باہر سے گھر مین آتے مسواک کرتے اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے حدیث ابو امامہ مین یون آیا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آتے ہین تو مسواک کی وصیت مجھکو کرتے ہین یہانتک کہ مجھکو ڈر ہوا کہ کہین مجھپر فرض نکر دین یا میری امت پہ الحدیث رواہ ابن ماجۃ احمد و حاکم کا لفظ عائشہ سے یون ہے کہ مسواک والی نماز نماز بے مسواک پر ستر درجے بڑھکر ہے یعنی مضمون

حدیث ابن عباس ہین نزدیک ابو نعیم کے باسناد جید آیا ہے جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ دو رکعت نماز ساتہہ مسواک کے ستر رکعت نماز بے مسواک سے افضل ہے رواہ ابو نعیم باسناد حسن

بیان انگلیون مین خلال کرنے کا

ابو ایوب کہتے ہین نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کیا اچہے لوگ ہین خلال کرنے والے سیری امت کے پوچہا کون ہین فرمایا جو لوگ خلال کرتے ہین وضو مین اور کہا خلال کے بعد وضو کا خلال یہہ ہے کہ کلی کرے ناک مین پانی ڈالے انگلیون کے بیچ کو تر کرے دانتون کا خلال بعد تناول طعام کے اسلئے کہ کوئی چیز زیادہ ناگوار سخت تر دونون فرشتون پاس بات سے نہین ہے کہ درمیان دانتون کے کہانا بہرا ہوا اور وہ کہڑا ہوا نماز پڑہتا ہو رواہ الطبرانی فی الکبیر ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکہا کہ اوسنے اپنی ایڑی نہین دہوئی فرمایا ویل للاعقاب من النار یعنی خرابی ہوان ایڑیون کی آگ دوزخ سے رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ یہہ ہے ویل للاعقاب وبطون الاقدام من النار اناکہ قرآن سے پاؤن کا مسح ہی سمجہا جاتا ہے مگر جسپر قرآن اور تراتہا اوسنے مسح نہ کیا مگر موزون پر جہتے وضو مین پاؤن دہوئے تسکو پاؤن دہونے کی تاکید فرمائی ترک غسل قدم پر وعید سخت سنائی کیا قرآن کا مطلب یا کوئی حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہی زیادہ سمجہتا ہو جسنے کہا ہے جو مسح کو ترجیح دیتا ہے یا غسل و مسح کا جمع کرنا تجویز کرتا ہے ابی سوج کلالی کی حدیث مین آیا ہے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہائی اوسمین سورہ روم پڑہی پہر نماز سے پہر کر فرمایا ہمپر قرآن مین اولجہاؤ ہوا تم مین سے کچہہ لوگ ہمارے ساتہہ نماز پڑہتے ہین وضو اچہی طرح نہین کرتے سو جو کوئی ہمارے ساتہہ نماز پڑہے اوسکو چاہیے کہ اچہی طرح وضو کیا کرے رواہ احمد اچہی طرح وضو کرنا یون ہی ہوتا ہے کہ سارے اعضاء وضو کو خوب دہوئے ہر عضو کو تین بار غسل دے کوئی جگہہ ناخن برابر بہی خشک نرہنے پاوے

ورنہ وضو نہوگا وضو نہوا تو نماز بھی نہوئی ؛

بیان اون کلمات کا جو بعد وضو کہے جاتے ہین

عمر رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جو کوئی تم مین پورا وضو کرکے یہہ کہتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ تو اوسکے لئے آٹھون دروازے بہشت کے کھولدیے جاتے ہین جس دروازے سے چاہے جنت مین داخل ہو رواہ مسلم ع درخلد زہر در کہ درآئی خوب ست ابوداؤد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یہہ کلمات طرف آسمان کے آنکھ اوٹھاکر کہے ترمذی نے بھی ابوداؤد کیطرح روایت کرکے یہہ دعا زیادہ لکھی ہے اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین الحدیث پھر اس حدیث مین مکلم کیا ہے ابوسعید خدری کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے سورہ کہف پڑہی اوسکے لئے دن قیامت کے ایک نور ہوگا اوسکے مقام سے مکہ تک جسنے دس آیتین آخر سورہ کہف کی پڑہین پھر دجال برآمد ہوا تو وہ اوسکو کچھ ضرر نکریگا جس نے وضو کرکے یہہ کہا سبحانک اللھم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک تو یہہ کلمات ایک کاغذ مین لکھے اوسپر مہر لگائی جاتی ہے قیامت تک وہ مہر نہ ٹوٹیگی رواہ الطبرانی فی الاوسط ؛

بیان پڑہنے دو رکعت نماز کا بعد وضو کے

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال سے کہا تو نے اسلام مین کونسا ایسا کام کیا ہے جسکی امید تجھکو زیادہ ہے مینے آواز تیرے جوتے کی اپنے آگے جنت مین سنی کہا مینے کوئی عمل امیدواری کا اس سے زیادہ نہین کیا ہے کہ مینے جب کبھی کسی ساعت رات یا دن مین وضو کیا تو اوس وضو سے جو نماز اللہ نے میرے لئے لکھی تھی وہ مین نے پڑہی رواہ الشیخان

عقبہ بن عامر کا لفظ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین وضو کرتا ہے کوئی شخص اچھی طرح پھر پڑھتا ہے دو رکعت نماز دل اور مونہہ سے متوجہ ہوکر مگر واجب ہوجاتی ہے اوسکے لیے بہشت رواہ مسلم زید بن خالد مرفوعاً کہتے ہین جسنے اچھی طرح وضو کرکے دو رکعتین پڑھین پھر اونمین بھول چوک نہ کی تو اللہ اوسکے اگلے گناہ بخشدیتا ہے رواہ ابوداؤد

کتاب الصلوٰۃ

بیان فضیلت اذان کا

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر معلوم کرلین لوگ کہ اذان اور صف اول مین کیا اجر ہے پھر نہ پاوین کوئی تدبیر مگر یہی کہ قرعہ ڈالین تو وہ اس کام پر قرعہ ڈالیں اور اگر جان لین کہ جلد جانے مین طرف نماز کے کیا اجر ہے تو جلدی کرین طرف اوسکے اور اگر جانین کہ نماز عشا و صبح مین کیا اجر ہے تو سینے کے بل چلکر آوین رواہ الشیخان ابوسعید خدری نے کہا ہے کہ جب تو اپنی بکریون مین یا جنگل مین ہو اور تو اذان کہے تو آواز اپنی بلند کر کیونکہ درازی آواز موذن کو کوئی نہین سنتا جن ہو یا انس یا اور کوئی چیز مگر وہ گواہی دیگا اوسکے لئے دن قیامت کے ہر کہا کہ یہ بات میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے رواہ البخاری ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بخشا جاتا ہے واسطے موذن کے جہانتک کہ اوسکی اذان کی آواز جاتی ہے ہر خشک و تر اوسکے لئے مغفرت مانگتا ہے رواہ احمد ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ بخشا جاتا ہے واسطے موذن کے درازی آواز تک تصدیق کرتی ہے اوسکی ہر تر و خشک و تر اوسکو احر ملتا ہے برابر اونکے جو ہمراہ اوسکے نماز پڑھتے ہین رواہ النسائی دوسرا لفظ یہ ہے کہ امام ضامن ہے موذن مؤتمن ہے اے اللہ ہدایت دے تو اماموں کو بخشتا ہے تو موذنون کو رواہ ابوداؤد تیسرا لفظ یہ ہے کہ جسوقت اذان دیجاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز کرتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کو نہ سنے جب اذان ہوچکتی ہے تو

پھر آجاتا ہے جب اقامت کہی جاتی ہے تو پھر چلدیتا ہے جب ہو چکتی ہے تو پھر آتا ہے آدمی کے
جی مین خطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے تو وہ بات یاد کر یہہ بات یاد کر جو پہلے سے اوس بیچارہ کو یاد
نہین ہوتی ہے یہانتک کہ نہین جانتا وہ آدمی کہ پڑھے کتنی نماز پڑھی رواہ الشیخان جابر کا
لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ شیطان اذان سنکر مقام روحا تک بھاگ جاتا ہے راوی نے کہا روحا
ایک جگہہ ہے چھتیس میل پر مدینہ منورہ سے رواہ مسلم معاویہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا
ہے موذنون کی گردن دن قیامت کے لمبی ہوگی رواہ مسلم ابو الدرداء نے مرفوعاً کہا ہے
کہ بہتر بندے خدا کے وہ لوگ ہین جو رعایت کرتے ہین سورج چاند تارون کی واسطے ذکر اللہ
کے رواہ الحاکم ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تین آدمی دن قیامت کے مشک کے ٹیلون
پر ہونگے اولین و آخرین اونپر رشک کرینگے ایک وہ بندہ جسنے ادا کیا حق اللہ کا اور اپنے مولے
کا دوسرا وہ آدمی جسنے امامت کی کسی قوم کی اور وہ قوم اوس سے راضی ہے تیسرا وہ شخص جو پانچون
وقت رات دن اذان کہتا ہے رواہ الترمذی انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے راہ چلتے ایک آدمی کو سنا کہ وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہے فرمایا یہہ فطرت پر ہے پھر اوس نے
کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا یہہ آگ سے باہر نکلا لوگ دوڑکر پاس اوس مرد کے گئے دیکھا کہ
ایک بکری کا چرواہا ہے نماز کا وقت آیا تھا وہ اذان دے رہا تھا رواہ ابن خزیمۃ وھو
فی مسلم بنحوہ عقبہ بن عامر کی حدیث مین یون آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے تعجب کرتا ہے رب تمہارا بکری کے چرواہے سے جو پہاڑی کے سر پر ہے اذان دیکر نماز پڑھتا
ہے اللہ تعالے فرماتا ہے دیکھو اس میرے بندے کو یہہ اذان دیتا ہے نماز قائم رکھتا ہے مجھہ سے
ڈرتا ہے مینے اسکو بخشدیا جنت مین داخل کیا رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ عبادت کرنا خوش
خدا سے طمع جنت پر کچھہ برا نہین ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع یون آیا ہے کہ جسنے اذان دی بارہ برس
تک اوسکے لئے جنت واجب ہو گئی ساٹھہ نیکیان بعوض اذان ہر دن کے تیس نیکیان بعوض
ہر اقامت کے لکھی گئین رواہ الحاکم ؛

بیان اجابت موذن کا اور بعد اذان کے کیا کہنا چاہئے

حدیث ابن عمرو بن عاص مرفوعاً آیا ہے جب سنو تم اذان تو کہو مثل موذن کے پھر درود بھیجو مجھ پر جسنے درود بھیجا مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے اوسپر اللہ دس بار پھر مانگو اللہ سے میرے لئے وسیلہ یہ ایک منزلت ہے جنت مین نہین لائق ہے مگر واسطے ایک بندے کے اللہ کے بندون مین سے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہونگا جسنے مانگا میرے لئے وسیلہ کو حلال ہو گئی اوسکے لئے شفاعت میری رواہ مسلم حدیث عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ بجاے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے باقی وہی جو موذن کہتا ہے جو کوئی دل سے اسطرح کہیگا وہ جنت مین جاویگا رواہ مسلم جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہ ہے جسنے اذان سنکر یہ کہا اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ ات محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ اوسکے لئے شفاعت میری دن قیامت کے حلال ہو گئی رواہ البخاری سعد بن ابی وقاص کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے جسنے اذان سنکر یہ کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولا اوسکے گناہ بخشے گئے رواہ مسلم والترمذی واللفظ لہ مسلم کا لفظ یہ ہے کہ اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے ابن عمر کہتے ہین ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا موذن ہم پر بڑھ گئے فرمایا تو بھی وہی کہ جو موذن کہتے ہین پھر جب تو کہہ چکے تو مانگ تجھکو ملیگا رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ جو شخص اذان نہین کہتا ہے مگر الفاظ اذان سنکر مثل موذن کے کہتا ہے تو دونون کا اجر برابر ہوتا ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا بعد اذان کے قبول ہوتی ہے ؛

بیان اقامت کہنے کا

سہل بن سعد نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو ساعتین ہین جنمین دعا
داعی کی رد نہین ہوتی ایک وقت اقامت نماز کے دوسرے صف جہاد مین رواہ ابن حبان جابر کا
لفظ یہہ ہے جب اقامت نماز کی کہی جاتی ہے تو آسمانون کے دروازے کہولدیے جاتے ہین دعا
قبول ہوتی ہے رواہ احمد ؛

بیان مسجد بنانے کا جنت کی جگہہ مین

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جسنے بنائی
کوئی مسجد واسطے اللہ کے چاہتا ہے اس کام سے اللہ کی ذات کو تو بناویگا اللہ اوسکے لیے ایک
گہر جنت مین دوسری روایت یون ہے کہ بناویگا مثل اوسکے جنت مین رواہ الشیخان جابر
بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے جسنے کوئی کنوان کہودا پہر اوس سے کسی ترجگر نے جن ہو یا انس یا پرندہ
پانی پیا تو اللہ اوسکو دن قیامت کے اجر دیگا جسنے کوئی مسجد برابر گھوسلے قطاۃ کے یا اوس سے
بہی چہوٹی بنائی تو اللہ اوسکے لیے ایک گہر بہشت مین بناویگا رواہ ابن خزیمۃ معلوم
ہوا کہ یہہ اجر مطلق مسجد بنانے پر ملتا ہے کچہہ بڑی چہوٹی مسجد کا لحاظ نہین ہے کیونکہ ہر شخص
موافق اپنے مقدور کے مسجد بناتا ہے پہلے گزر چکا ہے کہ مسجد بنانے کا ثواب بعد موت کے
بہی ملتا ہے یہہ کام صالحات باقیات مین داخل ہے رواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ مرفوعا

بیان مسجد کے صاف ستھری خوشبودار رکھنے کا

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے ایک کالی عورت مسجد مین جہاڑو دیا کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی قبر پر نماز پڑہی رواہ الشیخان دوسری روایت مین یون ہے کہ پہر
فرمایا تو نے کس عمل کو افضل پایا لوگون نے کہا کیا یہہ سنتی ہے فرمایا تم اس سے زیادہ نہین سن سکتے
یہہ ذکر بہی کیا ہے کہ اوسنے جواب دیا کہ مسجد کے جہاڑنے کو یہہ حدیث مرسل ہے اس سے سماعت ہوتی

کی ثابت ہوئی مگر اپنے مورد پر مقصور ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
مجھپر جو میری امت کے عرض کیے گئے یہانتک کہ وہ تنکا جسکو کسی شخص نے مسجد سے باہر پھینکا یا
تحقیر گناہ میری امت کے عرض کیے گئے پھر کوئی گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ آدمی کو کوئی سورہ
قرآن کی دیگئی ہو پھر وہ اوسکو بھول گیا رواہ ابوداؤد عائشہ کہتی ہین ہمکو حکم دیا گیا ہے
مسجد بنانے کا گھر مین اور اوسکے صاف پاک خوشبودار رکھنے کا رواہ ابوداؤد واثلہ بن
اسقع کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم بچاؤ اپنی مسجدون کو لڑکون دیوانون سے خرید فروخت
کرنے سے جھگڑے کی باتون سے آواز کے بلند کرنے حدود کے قائم کرنے تلوار کھینچنے سے مسجد کے
دروازون پر غسلخانہ طیار کرو جمعہ مین خوشبو لگاؤ رواہ ابن ماجۃ اسکو طبرانی نے بھی
کبیر مین ابوالدرداء ابی امامہ واثلہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے ٭

بیان مسجد مین جانیکا اندھیرے مین

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز بڑھنا آدمی کا جماعت
مین گھر مین یا بازار مین نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ ہوتا ہے یہ اسلئے ہے کہ جب وہ اچھی طرح
وضو کرکے مسجد کو جاتا ہے اوسکو گھر سے نہین نکالا مگر ایسی نماز نے تو جو قدم وہ رکھتا ہے اوسپر
ایک درجہ بڑھتا ایک خطا گھٹتی ہے جب نماز پڑھ رہتا ہے تو اوسپر فرشتے درود بھیجتے ہین جبتک کہ
وہ اپنے مصلے پر بیٹھا ہوا ہے یون کہتے ہین اللھم صل علیہ اللھم ارحمہ وہ ہمیشہ نماز مین
ہے جبتک کہ نماز کی راہ دیکھتا ہے دوسری روایت یون ہے اللھم اغفرلہ اللھم تب علیہ
جبتک کہ کسیکو مسجد مین نہین ستایا ہے حدث نہین کیا ہے رواہ الشیخان ومالک فی الموطا
ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی گیا طرف مسجد جماعت کے تو ہر ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے دوسرے
قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے آتے جاتے رواہ ابن حبان ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے
ہر عضو انسان پر ہر دن ایک نماز ہے ایک آدمی نے کہا یہ تو تنے بڑی سخت خبر دی کہا تیرا حکم

کرنا کسیکو نیک کام کے لئے منع کرنا کسیکو بُرے کام سے نماز ہے بار اوٹھانا ضعیف کا جدا کرنا کوڑے کچرے کا راہ سے نماز ہے ہر قدم طرف نماز کے اوٹھانا نماز ہے رواہ ابن خزیمۃ عثمان کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جسنے پورا پورا وضو کیا پھر نماز فرض پڑھنے کو گیا نماز ہمراہ امام کے پڑھی تو اوسکے گناہ معاف ہوگے رواہ ابن خزیمۃ حدیث سعید بن مسیب مین آیا ہے کہ ایک انصاری نے مرتے وقت یہہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے کہ جب کسی نے تم مین سے اچھا وضو کیا پھر نماز کے لئے باہر نکلا تو جو داہنا قدم اوٹھایا اوسپر اللہ ایک نیکی لکھتا ہے جو بایان قدم رکھا اوسپر ایک سیئہ گھٹاتا ہے اب چاہے کوئی نزدیک ہو یا دور پھر اگر مسجد مین آکر جماعت کی نماز پڑھی یا کچھہ نماز پڑھ چکے تھے کچھہ باقی تھی اسنے جتنی پائی وہ پڑھی باقی نماز تمام کی تو اوسکو بھی اوتنا ہی اجر ملیگا پھر اگر مسجد مین نماز ہو چکی تھی اور اسنے اپنی نماز پوری کی تو بھی اوتنا ہی اجر ہے رواہ ابو داؤد ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آج کی رات ایک آنیوالا طرف سے میرے رب کے آیا اوسنے کہا اے محمد تم کچھہ جانتے ہو کہ ملاء اعلےٰ یعنی مقرب فرشتے کس بات مین اوجھتے ہین کہا ہان درجات و کفارات مین پاؤن سے چلنے مین طرف جماعات کے وضو کے پورا کرنے مین سبرات مین یعنی مکارہ مین انتظار نماز مین بعد نماز کے سو جسنے ان کاموں پر حفاظت کی وہ خیریت سے جیا خیریت سے مرا اپنے گناہون سے ایسا پاک ہوا جیسے کہ آج اوسکو اوسکی ان نے جنا ہوا الحدیث رواہ الترمذی لفظ حدیث کا اسجگہہ یہہ ہے عاش بخیر مات بخیر والد مرحوم مؤلف نے جب انتقال فرمایا تھا تو تاریخ وفات لفظ مات بخیر برآمد ہوئی و للہ الحمد ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جو کوئی تم مین اچھی طرح وضو کرکے مسجد کو آتا ہے نماز ہی کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اوسکے ساتھہ بشاشت ظاہر فرماتا ہے جسطرح کسی غائب آدمی کے گھر والے اوسکی صورت دیکھکر بشاش ہوتے ہین رواہ ابن خزیمۃ جابر کہتے ہین جب جگہہ گرد مسجد نبوی کے خالی ہوئی تو بنو سلمہ نے چاہا کہ قریب مسجد کے آرہین یہہ خبر رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ سنی فرمایا کیا تم قریب مسجد کے آنا چاہتے ہو کہا ہان فرمایا دیا ما کہ تکتب اثارکم دو بار یہی کلمہ کہا یعنی تم جو اپنے گھروں سے چلکر یہانتک واسطے نماز کے آتے ہو تو تمہارے نقش قدم لکھے جاتے ہین یعنی ہر قدم پر اجر ملتا ہے اونہون نے کہا اب ہمکو منتقل کرنا خوش نہین آتا رواہ مسلم ابن عباس نے کہا ہے انصار کے گھر مسجد سے دور تھے اونہون نے چاہا کہ ہم نزدیک ہو جاوین یہہ آیت اوترجی لکتبکم فقالوا واثارھم وہ تھم گئے رواہ ابن ماجۃ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جو کوئی جتنا مسجد سے دور ہے اوتنا ہی اجر اوسکا بڑا ہے رواہ ابوداؤد دوسرا لفظ اسکا مرفوعا یون آیا ہے کہ آدمی کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہے جبکہ ہر دن سورج نکلتا ہے عدل کرنا تیرا درمیان دو آدمیون کے صدقہ ہے سوار کرا دینا تیرا کسی شخص کو سواری پر صدقہ ہے لاد دینا تیرا کسی کے سامان کو سواری کے اوپر صدقہ ہے اچھی بات کہنا صدقہ ہے ہر قدم جس سے طرف نماز کے چلتا ہے صدقہ ہے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے صدقہ ہے رواہ الشیخان صدقے اپنے رب کے جسنے ہر اچھا کام ہمارا صدقہ ٹھیرا کر ادا کرنا دنیا مقرر فرمایا ہے ؎

اے خدا قربان احسانت شوم	این چہ احسان ست قربانت شوم

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو صبح شام مسجد کو جاتا ہے اللہ اوسکے لئے صبح شام مہمانی تیار کرتا ہے رواہ الشیخان حدیث ابی امامہ مین صبح شام کے جانے کو مسجد مین جہاد فی سبیل اللہ ٹھیرایا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر وجہاد تو ہمکو کون کرنا ہے کہ دین کے لئے راہ خدا مین لڑے بھڑے یہہ ہمارا کیسا کچھ آسان ہے مگر اسکی پابندی بھی اکثر لوگون سے نہین ہو سکتی زہے محرومی قسمت ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے بیشک اللہ ہمکو اوسکے دن قیامت کے واسطے اون لوگون کے جو اندھیرے مین مسجدون کو جاتے ہین ایک نور روشن رواہ الطبرانی فی الاوسط ابو امامہ کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے جو شخص نکلا اپنے گھر سے وضو کر کے نماز فرض کے لئے اوسکا اجر برابر اجر حاجی محرم کے ہے اور جو کوئی نکلا نماز چاشت

کے لئے نہ کسی اور کام کو تو اوسکا اجر برابر اجر معتمر کے ہے نماز پر نماز جنکے بیچ مین کوئی لغو کام نہوا علیین مین لکھی جاتی ہے رواہ ابوداؤد دوسری روایت ابی امامہ مین یون آیا ہے تین شخص ہین تینون کا ضامن اللہ ہے کہ اگر جیئین گے تو رزق ملیگا مرجاوینگے تو اللہ اونکو بہشت مین داخل کریگا ایک وہ شخص جو باہر سے اپنے گھر مین آیا گھر والون پر اوسنے سلام کیا دوسرا وہ آدمی جو مسجد کیطرف نکلا یعنی نماز پڑہنے کو تیسرا وہ شخص جو راہ خدا یعنی جہاد مین نکلا رواہ ابوداؤد سلمان کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی گھر سے اچھا وضو کرکے مسجد کو آتا ہے وہ خدا کا زائر ہے حق مزور کا یہہ ہے کہ وہ اپنے زائر کا اکرام کرے رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ اگرچہ مسجد مین جاکر وضو کرنا جائز ہے مگر گھر سے وضو کرکے جانا بڑی فضیلت رکھتا ہے ایسا شخص اللہ کا مہمان ہوتا ہے میزبان اپنے مہمان کی ہر طرح پر خاطر داری کرتا ہے ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے زیادہ دوست جگہون مین نزدیک خدا کے مسجدین ہین سب سے زیادہ دشمن جگہون مین نزدیک خدا کے بازار مین رواہ مسلم یہہ اسلئے ہے کہ مسجد جگہ ہے فرشتون کی بازار جگہ ہے شیطانون شریرون جھوٹون کی اس حدیث کو بزار نے بہ جبیر بن مطعم سے مرفوعاً روایت کیا ہے مگر بجاے لفظ احب البلاد لفظ احب البقاع کہا ہے مطلب دونون کا ایک ہے ؛

بیان مسجد مین پڑے رہنے یا بیٹھنے کا

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سات گروہ ہین جنکو خدا اپنے سایہ مین جگہ دیگا جس دن کسی کا سایہ سوا اوسکے سایہ کے نہوگا ایک بادشاہ منصف دوسرا وہ جوان جسنے خدا کی عبادت مین نشو ونما پایا تیسرا وہ آدمی جسکا دل مسجد مین لگا رہتا ہے چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ کی راہ مین باہم دوست بنے ہین اسی محبت پر مجتمع ہوتے ہین اسی محبت پر جدا ہوتے ہین پانچوان وہ شخص جسکو کسی عورت صاحب منصب وجمال نے بلایا اوسنے کہا مین خدا سے

ڈرتا ہون یعنی اوسکے پاس نہ گیا زنا کیا چھٹا وہ شخص جسنے ایسا صدقہ دیا کہ اوسکے بائیں ہاتھ نے نہ جانا کہ اوسکے داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ساتوان وہ آدمی جسنے تنہائی مین خدا کو یاد کیا اوسکی آنکھون نے آنسو بہائے رواہ الشیخان ابو سعید خدری سے مرفوعاً کہتے ہین جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ مسجدون مین گسا رہتا ہے تو اوسکے لئے ایمان کی گواہی دو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یعمر مساجد اللہ من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر الآیۃ رواہ الترمذی یعنی مسجدون کا آباد رکھنا ایمان والون ہی کا کام ہے اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسجدین بناتے اگر کسی کافر نے بنائی تو اوسکا حکم زمین کا حکم ہے نہ مسجد کا معاذ بن جبل نے کہا ہے نبی صلعم نے فرمایا ہے شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جیسے بکری کا گرگ کہ بھولی بھٹکی بکریون کو اوٹھا لیجاتا ہے سو تم گھاٹیون سے بچتے رہو جماعت و عامہ مسجد کو پکڑے رہو رواہ احمد حدیث ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ مسجدون کے لئے اوتاد ہوتے ہین یعنی ایسے لوگ جو مسجد کیطرح اوسمین گڑے رہتے ہین بٹتے نہین فرشتے اونکے ہمنشین ہوتے ہین اگر غائب ہون تو اونکو تلاش کرتے ہین اگر بیمار پڑین تو اونکی عیادت بجالاتے ہین اگر کسی کام مین ہوتے ہین تو اونکی مدد کرتے ہین پھر فرمایا کہ جلیس مسجد تین خصلتین نہ کھتا ہے کسی بھائی سے ملتا ہے یا کوئی کلمہ محکمہ کہتا ہے یا کسی رحمت کا منتظر رہتا ہے رواہ احمد ابو الدرداء کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ مسجد گھر ہے ہر پرہیزگار کا جسکا گھر مسجد ہے اللہ اوسکے لئے روح و رحمت کا پل صراط پر سے گزر کر رضوان کیطرف جانیکا جنت تک پہونچنے کا کفیل ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والبزار ۱۲

غریبے گر روی بشہر و دیار	روی در مسجد مصفا کن
دوست را گر نمیتوانی دید	خانۂ دوست را تماشا کن

جب مسجد خدا کا گھر ٹھیرا تو پھر جو کچھ نیر و رحمت و راحت اس گھر مین ملے وہ تھوڑی ہے جو اجر واسطے ملازم و جلیس مسجد کے اس حدیث مین آیا ہے اوسمین کچھ شک نہین ہے وہ ضرور ہی ملیگا ؛

عورتون کا گھر مین نماز پڑہنا باہر نکلنا

ابو حمید ساعدی کی بی بی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا مین چاہتی ہون کہ آپکے ساتھہ نماز پڑہا کرون فرمایا مجھے معلوم ہے تیری نماز اندر گھر کے بہتر ہے حجرہ سے حجرہ مین نماز پڑہنا بہتر ہے دار مین پڑہنے سے دار مین نماز پڑہنا بہتر ہے قوم کی مسجد مین پڑہنے سے قوم کی مسجد مین نماز پڑہنا بہتر ہے میری مسجد مین نماز پڑہنے سے راوی نے کہا بی بی نے حکم دیا کہ اونکے لئے دور جگہہ پہ گھر کے اندر اندھیری جگہہ مین ایک مسجد بنا دین یہہ اوسمین نماز پڑہا کرتین یہانتک کہ خدا سے جا ملین رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ عورت کے لئے بہ نسبت مسجد کے گھر کی مسجد مین نماز پڑہنا جہان کسی مرد کا آنا پتا نہو زیادہ روشنی نہو کہ کوئی اوسکو جان پہچان سکے بہتر ہے حتی کہ مسجد مدینہ مین بھی نہ پڑہے گھر ہی کے اندر پڑہے اندھیری کوٹھری مین یہہ حکم خاص ہے ساتھہ عورتون کے مردونکو مسجد مین جاکر پڑہنا خصوصاً ہمراہ جماعت کے افضل و سنت موکدہ ہے ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین نماز عورت کی عورت کے گھر مین افضل ہے ہر اوسکی نماز سے حجرہ مین نماز اوسکی سنجاری یا تہ خانہ مین بہتر ہے گھر کی نماز سے رواہ ابو داؤد یعنی جسقدر الگ تھلگ ہوکر نماز پڑہیگی اوتنا اچھا کام ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یون ہے عورت ستر ہے وہ جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اوسکو تاکتا جھانکتا ہے وہ سب سے زیادہ قریب خدا سے جب ہی ہوتی ہے کہ گھر کی تہ مین ہو رواہ الطبرانی فی الاوسط اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو پردہ مین رہنا گھر کے اندر بیٹھنا چاہیئے باہر نکلنا پھرنا نچنا چاہیئے کہ اسمین بے ستری ہوتی ہے شریر بدمعاش اوباش لوگ نظر بد سے گھورتے ہین بقول میر ؎

دل ہے شوق رخ نکو نہ گیا		تاکنا جھانکنا کبھو نہ گیا	

سو ایسے کام کرنے والے شیطان ہوتے ہین گو انسان کے لباس ہی مین کیون نہون قال تعالیٰ من الجنۃ والناس یا مراد اس جگہہ خاص ابلیس ہے کہ وہ عورت کو دیکھکر اوسکا بہکانا چاہتا ہے

جب عورت گھر سے باہر نکلکر سیر راہ و بازار کی کریگی میلون ٹھیلون مین پھریگی تو کچھ شک نہین کہ شیطان
انس اوسکو اپنے پھندے مین لائیگی مثنوی فریاد رواغ کو دیکھو کہ اوسمین یہی قصہ ہے کہ ایک ماہرو کو میلہ
بے نظیر رامپور مین دیکھکر عشق پیدا ہوگیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔

بیان محافظت نماز پنجگانہ کا نماز کے وجوب پر ایمان لانے کا

ابن عمر وغیرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ بنا یا گیا ہے اسلام پانچ چیزون
پر ایک گواہی اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ واں محمدا رسول اللہ دوسرے قائم رکھنا نماز کا تیسرے
دینا زکوۃ کا چوتھے روزہ رکھنا رمضان کا پانچوین حج کرنا خدا کے گھر کا رواہ الشیخان اس
حدیث کی شرح جیسے کتاب **وسیلۃ النجاۃ** مین لکھی گئی ہے کسی بسیار اردو مین کم ہوگی
ذرا اوسکی ہی سیر کرو بھلا اسلام دیکھو خزان ایمان پھیلا نو حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے
تم مین سے اگر کسی ایک شخص کے دروازے پر ایک نہر ہو وہ ہر دن اوسمین پانچ بار نہایا کرے
تو بھلا کچھ بھی اوسکا میل کچیل باقی رہیگا کہا نہین فرمایا یہی مثال ہے پانچون نمازون کی کہ
خطائین اونسے مٹتی رہتی ہین رواہ الشیخان دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ پانچون
نمازین اور جمعہ سے جمعہ تک کفارے ہین اون گناہون کے جو انکے درمیان مین ہوتے ہین جب
تک کہ کبائر مین نہ پھنسے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ کبائر محتاج ہین توبہ کے چھوٹے گناہ تو نماز
پنجگانہ و نماز جمعہ سے مٹتے رہتے ہین خواہ توبہ کرے یا نکرے گو توبہ کرنا بہتر ہے مگر بڑے گناہ سے
توبہ کرنا واجب ہوتا ہے شاید سب بے توبہ معاف نہون اللھم عفوا ابو سعید خدری کا لفظ
مرفوع یون ہے الصلوات الخمس کفارات لما بینھا رواہ الطبرانی بصولہ ابن مسعود
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم جیتے بہتے رہتے ہو جب نماز عصر کی
پڑھتے ہو تو وہ تمکو نہلا دیتی ہے یعنی دوزخ کی آگ کو تمپر ٹھنڈا کر دیتی ہے پھر یہی لفظ اول سے آخر
تک نماز ظہر عصر مغرب عشا کے لئے فرمایا پھر کہا تم سو رہتے ہو تمپر کوئی چیز نکمی نہین جاتی یہانتک کہ

تم جاگو رواہ الطبرانی فیہما وفی الکبیر موقوفا علیہ وھو اشبہ انکا لفظ مرفوع یہہ ہے
اللہ تعالے کا ایک فرشتہ ہے وہ ہر نماز کے وقت پکارتا ہے اے لوگو اوٹھو جو آگ تمنے جلائی ہے
اوسکو بجھاؤ رواہ الطبرانی فیہما حدیث طویل ابی عثمان ہین سلمان سے مرفوعاً آیا ہے کہ جب
کوئی مسلمان اچھا وضو کرکے نماز پنجگانہ پڑہتا ہے تو اوسکی خطائین ایسی جھڑجاتی ہین جیسے یہہ
پتے آپکے ہاتھہ ہین ایک شاخ تھی اوسکو ہلایا پتے گرنے لگے اوسکے لئے یہہ مثال فرمائی اللہ تعالے
نے اپنے نبی سے یہہ ارشاد کیا ہے اقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات
یذھبن السیئات ذالک ذکری للذاکرین رواہ النسائی اس آیت شریف سے پانچون نماز
کا پڑہنا نکلا دن کی تین نمازین ہین صبح ظہر عصر رات کی دو نمازین ہین مغرب عشا صبح کے بعد دن
نکلتا ہے دنکے سر پر نماز صبح پڑہی جاتی ہے اسلئے وہ دن کی نمازین داخل رہی نماز مغرب
کے بعد رات آتی ہے رات کے سر پر یہہ نماز ادا کیجاتی ہے اسلئے نماز شب ہین شامل رکھی
گئی جندب بن عبد اللہ کی حدیث ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ جسنے صبح کی نماز
پڑہی وہ اللہ کے ذمے ہین ہے کہین ایسا نہو کہ اللہ اپنے ذمے کی بابت تمکو طلب کرے پھر اوندہے منہ
آگ جہنم مین ڈالدے رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ آتے جاتے ہین تمہارے درمیان
فرشتے رات دن کے پھرا کٹھے ہوتے ہین نماز صبح و نماز عصر ہین پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس
رہے تھے اوپر جاتے ہین یعنی نزدیک خدا کے تمہارا رب اون سے پوچھتا ہے حالانکہ اون سے
زیادہ خود جانتا ہے کہ تمنے میرے بندونکو کس حال پر چھوڑا ہے وہ کہتے ہین ہم اونکو نماز پڑہتے ہوئے
چھوڑ کر آئے ہین جب ہم اونکے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑہ رہے تھے رواہ البخاری و
مسلم معلوم ہوا کہ صبح و شام پہرہ فرشتون کا بدلا جاتا ہے پہرے والے جناب باریتعالے مین پیش
کیا کرتے ہین جسکو نماز مین مشغول کہا وہ اچھا رہا ابو الدرداء نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پانچ چیزین ہین جو کوئی اونکو ایمان کی راہ سے بجا لائیگا بہشت مین جائیگا
ایکیہ وہ شخص جسنے نماز پنجگانہ پر وضو رکوع سجود وقت کی نگاہبانی کی دوسرا وہ شخص جسنے رمضان

کا روزہ کہا تیسرا وہ آدمی جسنے حج کیا اگر طرف اوسکے راہ پا سکا چوتھا وہ شخص جسنے زکوۃ دی
خوشدل ہوکر بلا بیخواں وہ آدمی جسنے امانت ادا کی پوچھا امانت کا ادا کرنا کیا ہی فرمایا ناپاکی سے
نہانا اللہ نے کوئی امانت سوا اسکے کسی چیز کی بنی آدم پر نہین رکھی ہے رواہ الطبرانی یعنی
حقوق اللہ مین بڑی امانت یہی ہے کہ جب احتلام ہو یا صحبت کرے تو مرد عورت دونون غسل جنابت
کرین بے طہارت نرہین ورنہ خائن امانت الٰہی ہیرینگے ابو ہریرہ کہتے ہین دو آدمی قبیلۂ قضاعہ
کے اسلام لائے ایکا اونمین کا جہاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہوگیا دوسرا سال بھر
زندہ رہا طلحہ بن عبداللہ نے کہا مینے خواب مین دیکھا کہ وہ پچھلا شہید سے پہلے بہشت مین گیا
مجھے تعجب ہوا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا فرمایا کیا اوسنے بعد اوس شہید
کے روزہ رمضان کا نہین رکھا ہے چھ ہزار رکعتین سال بھر کی نماز کی نہین پڑہی ہین رواہ احمد
ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ دونون مین اتنا فرق ہے جتنا فرق درمیان آسمان و زمین
کے ہے معلوم ہوا کہ جسکی عبادت زیادہ ہوتی ہے اوسکا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے بڑی عمر ہونے کا
یہی فائدہ ہے کہ عبادت زیادہ ہوگی افسوس اوس شخص پر ہے جسکی عمر گھٹتی ہے گناہ بڑہتے ہین حاکم
کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا تین چیزین ہین تین قسم کھاتا ہون
اونپر کہ نہین ہے وہ شخص جسکا حصہ اسلام مین ہے برابر اوس شخص کے کہ جسکا کچھ حصہ ہی اسلام
مین نہین ہے اسلام کے تین حصے ہین نماز روزہ زکوۃ والی نہین ہوتا اللہ کسی بندے کا دنیا مین پھر
غیر کو دن قیامت کے اوسکا والی کرے دوست نہین رکھتا کوئی آدمی کسی قوم کو مگر اللہ اوس آدمی
کو اوسی قوم کے ہمراہ محشر کریگا چوتھی بات جسپر مگر مین قسم کہاؤن تو امید ہے کہ گنہگار نہون یہ ہے
کہ نہین چھپاتا اللہ عیب کسی بندہ کا دنیا مین مگر قیامت مین بھی اوسکے عیب کو چھپا دیگا رواہ
احمد یہ حدیث بڑی امید بخش ہے اللھم ارزقنا وامن روعاتنا حدیث جابر مین فرمایا
ہے کہ نماز کنجی ہے بہشت کی اسکو دارمی نے بھی روایت کیا ہے عبداللہ بن قرط کی حدیث مین مرفوعاً
آیا ہے سب سے پہلے جس چیز کا حساب بندے سے دن قیامت کے ہوگا نماز ہے اگر درست نکلی تو

سارے عمل درست ٹھیرینگے اگر خراب نکلی تو سارے عمل خراب ٹھیرینگے رواہ الطبرانی فی الاوسط

روز محشر کہ جان گداز بود	اولین پرسش نماز بود

درستی نماز کی یہی ہے کہ مطابق ہیئات سنت کے سارے ارکان باعتدال ادا ہون دل حاضر ہو حدیث صحیح مین آیا ہے کہ صلوا کما رایتمونی اصلی یعنی تم ویسی نماز پڑھو جیسے نماز مین پڑھتا ہون سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز مین رفع الیدین کرتے آمین پکارتے جلسہ استراحت فرماتے مقتدیون کو ارشاد کرتے کہ تم سوائے سورۂ فاتحہ کے اور کچھ پیچھے امام کے نہ پڑھو پس عمل اس حدیث پر جب ہی ہوگا کہ سارے سنن بجالائے جاوین ساری شکل قیام وقعود و قرارت وغیرہا کی مثل شکل نماز نبوی کے ہو ابن عمر کہتے ہین ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا افضل اعمال کیا چیز ہے فرمایا نماز تین مرتبہ یہی فرمایا پھر کہا جہاد راہ خدا اس الحدیث رواہ ابن حبان ثوبان کا لفظ یہ ہے تم سیدھی راہ چلے جاؤ عمل نہ گنو جانلو کہ بہتر اعمال نماز ہے وضو پر محافظت نہین کرتا مگر مومن رواہ الحاکم معلوم ہوا کہ بے وضو نماز پڑھنا خلاف ایمان کے ہے گو اس حرکت بے برکت سے کافر نہو ؛

بیان مطلق نماز کا رکوع وسجود کی فضیلت کا

ثوبان کی حدیث مین آیا ہے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ایسا عمل بتاؤ جسکے سبب سے خدا مجھکو جنت دے یا یہ کہا کہ ایسا عمل بتاؤ جو خدا کو سب سے زیادہ محبوب ہو فرمایا تو خدا کے لئے بہت سے سجدے کیا کر تو کوئی سجدہ نکریگا مگر اللہ ہر سجدہ پر ایک درجہ تیرا بڑھا دیگا ایک خطا تیری معاف کریگا رواہ مسلم اس حدیث مین زیادہ سجدہ کی فضیلت بیان فرمائی ہے اکثر اہل علم نے یہ سمجھا ہے کہ مراد سجدہ سے اسجگہ نماز نفل ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے گو کسی جگہ لفظ سجدہ سے حسب قرینہ سیاق رکعت مراد ہو کیونکہ فضیلت نماز کی علحدہ آئی ہے یہان بیان کرنا فضیلت زیادہ سجدہ کا مقصود ہے اس مقدمہ مین بہت حدیثین آئی ہین یہی قول مختار شوکانی کا ہے

کا ہے منزل الامرار مین ہے اسیکو ترجیح دیگئی ہے صریح لفظ حدیث کو تاویل کرنا کیا ضرور ہے تاویل کی حاجت وہان ہوتی ہے جہان معنی حقیقی نہ بن سکین یہان یہ معنی بے تکلف بنتے ہین عبادہ بن صامت کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کوئی بندہ ایسا نہین ہے کہ جو اللہ کے لیے سجدہ کرے مگر اللہ اوسکے لیے ایک حسنہ لکھتا ہے ایک سیئہ مٹاتا ہے ایک درجہ بڑہاتا ہے سو تم بہت سجدے کیا کرو رواہ ابن ماجۃ ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے سب سے زیادہ بندہ قریب اپنے رب سے جب ہوتا ہے کہ سجدے مین ہو سو تم سجدہ مین بہت دعا کیا کرو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ سجدہ مین دعا جلد قبول ہوتی ہے بسبب قرب رب کے اپنے بندے سے ربیعہ بن کعب سے فرمایا تم اعنی علی نفسک بکثرۃ السجود رواہ الطبرانی مسلم کا لفظ یہ ہے کہ مین رات کو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہتا تہا وضو حاجت کا پانی لاتا تہا مجھ سے کہا کچھ مانگ مین نے کہا مین آپکی رفاقت جنت مین مانگتا ہون فرمایا بھلا کچھ اور سوا اسکے مینے کہا بس یہی فرمایا مدد کر تو میری اپنی جان پر کثرت سجود سے یعنی اگر تو بہت سے سجدے کیا کریگا تو جنت مین میرے پاس ہوگا مراد تنہا سجدہ ہے نہ وہ سجدہ جو اندر نماز کے ہوتا ہے حذیفہ کی حدیث مین یون آیا ہے نہین کوئی حالت جسمین بندہ محبوب تر ہو خدا کے نزدیک خدا کے اس حالت سے کہ خدا اوسکو سجدے مین دیکھے وہ اپنے مونہہ کو خاک آلودہ کرتا ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط معلوم ہوا کہ مٹی پر سجدہ کرنا مٹی کا مونہہ پر لگ جانا خدا کو زیادہ تر محبوب ہوتا ہے کیونکہ اسمین اپنی تو عاجزی خواری ذلت ثابت ہوتی ہے خدا کی عظمت و رفعت نکلتی ہے ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر گزرے پوچھا یہ کسکی قبر ہے کہا فلان شخص کی فرمایا دو رکعت نماز اسکو تمہاری رہی سہی دنیا سے کہین زیادہ تر محبوب ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط ؛

بیان نماز پڑہنے کا اول وقت مین

ابن مسعود نے پوچھا کون عمل خدا کو زیادہ تر محبوب ہے فرمایا نماز پڑہنا وقت پر کہا پھر کون عمل کہا

نیکی کرنا ماں باپ سے کہا پھر کون عمل فرمایا جہاد راہ خدا مین رواہ الشیخان ام فروہ کا لفظ یون ہے کہ افضل اعمال نماز پڑہنا ہے اول وقت مین رواہ ابوداؤد عبادہ بن صامت کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پانچ نمازین ہین جنکو خدا نے فرض کیا ہے جس نے اچھی طرح وضو کیا نماز کو وقت پر پڑہا رکوع سجدہ تمام کیا خشوع کیا اوسکے لئے اللہ پر عہد ہے اس بات کا کہ اوسکو بخشدے جسنے اسطرح نہ کیا اوسکے لئے کوئی عہد نہین ہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے رواہ مالک ؒ

بیان نماز جماعت کا اور جسنے جماعت نہ پائی

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نماز آدمی کی جماعت مین گھر بازار کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ ہوتی ہے الحدیث یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے رواہ الشیخان ابن مسعود نے کہا ہے ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ہدی سکھائی اونمین ایک نماز پڑہنا ہے مسجد مین جہان اذان کہی جاتی ہے رواہ مسلم بطول عمر رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اللہ پسند کرتا ہے نماز جماعت کو رواہ احمد انس کا لفظ مرفوعاً یون آیا ہے کہ جسنے چالیس دن نماز جماعت کی اللہ کے لئے پڑہی تکبیر اولی کو پایا اوسکے لئے آگ دوزخ سے نفاق سے برات لکھی گئی رواہ الترمذی ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو اچھی طرح وضو کرکے نماز کو چلا لوگون کو پایا کہ وہ نماز پڑہ چکے تھے اللہ اوسکو اوتنا ہی اجر دیگا جتنا اونکو دیگا جنہون نے حاضر ہوکر وہان نماز پڑہی تھی اونکے اجر مین سے کچھہ کم نکریگا رواہ ابوداؤد اس قسم کی ایک حدیث بیان مساجد مین بھی اوپر گزر چکی ہے ؛

بیان کثرت جماعت کا

ابی بن کعب کہتے ہین ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتھہ نماز صبح کی

پڑہی کہا فلان شخص حاضر ہے کہا نہین پوچہا فلان آدمی آیا ہے کہا نہین فرمایا یہہ دونون نمازین منافقون پر سب سے زیادہ بہاری اور بوجہل ہین اگر وہ جانتے کہ انہین کیا ہے تو سینے کے بل گھسٹتون پر دوڑے چلے آتے پہلی صف نماز کی مثل صف ملائکہ کی ہوتی ہے تمکو اگر فضیلت اوسکی معلوم ہو تو تم جلدی کرو نماز آدمی کے ہمراہ ایک آدمی کے اوسکی تنہا نماز سے بہتر ہے دو آدمی کے ساتہہ ایک آدمی سے بہتر ہے پہر جتنے آدمی زیادہ ہون اوتنی ہی اللہ کو زیادہ محبوب ہے رواہ ابوداؤد یعنی من زاد زاد اللہ فی حسناتہ +

بیان جنگل مین نماز پڑہنے کا

ابوسعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز جماعت کی برابر پچیس نماز کے ہے پہر اگر کسی جنگل مین پڑہی ہے رکوع وسجدہ کو پورا ادا کیا ہے تو برابر پچاس نماز کے ہے رواہ ابوداؤد عبدالواحد بن زیاد نے اس حدیث کی شرح مین یون کہا ہے کہ جنگل کی نماز جماعت کی نماز سے دوچند ہوتی ہے حافظ منذری نے کہا ہے بعض علماء کا یہہ مذہب ہے کہ جنگل کی نماز جماعت کی نماز پر فضیلت رکہتی ہے سلمان فارسی کا یہہ لفظ ہے کہ آدمی جب جنگل مین ہوتا ہے پہر وقت نماز کا آیا اسنے وضو کیا پانی نہ ملا تو تیمم کیا پہر کہڑے ہو کر نماز پڑہی تو دو فرشتے اوسکے ساتہہ نماز پڑہتے ہین اور جو اذان واقامت بہی کہی تو اوسکے پیچہے خدا کا ایک لشکر نماز پڑہتا ہے جسکے دونون سرے نظر نہین آتے رواہ عبدالرزاق معلوم ہوا کہ نماز کے لئے گو اکیلا ہو مگر اذان واقامت کہے دیہاتی لوگ جو جنگل مین زراعت کے سبب سے رہتے ہین انکی نماز شہر والون کی نماز سے بہتر اجر مین زیادہ تر ہوتی ہے +

بیان صبح وعشا کی نماز پڑہنے کا جماعت سے

عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے رسول خدا کو سنا فرماتے تہے جسنے پڑہی نماز عشا کی جماعت

مین اوسنے گویا آدہی رات تک قیام کیا جسنے پڑہی نماز صبح کی جماعت مین اوسنے گویا ساری رات قیام کیا رواہ مسلم واللفظ لہ وابوداؤد ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے بہت بہاری نماز منافقون پر عشا وصبح کی نماز ہے اگر یہہ جانتے کہ انمین کیا ہے تو سینے کے بل آتے مینے ارادہ کیا تہا کہ حکم دون کہ نماز قائم ہو پہر کسی آدمی سے کہون کہ نماز پڑہاوے پہر کچہہ لوگ اپنے ہمراہ لیکر جاؤن اونکے ساتہہ لکڑی کے گٹہے ہون جو لوگ نماز مین حاضر نہین ہوتے ہین اونکے گہر آگ سے جلادون رواہ الشیخان اس حدیث سے تاکید جماعت کی نکلی جماعت کا سنت موکدہ ہونا ثابت ہوا یہی مضمون ایک دوسری روایت مسلم مین بہی بلفظ دیگر آیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے فرضیت جماعت کی سمجہی ہے مگر قول اول قوی ہے واللہ اعلم ماناکہ فرض نہین مگر سنت موکدہ کا ترک کرنا وہ بہی بلا عذر یہہ کیا کم گناہ ہے ابن عمر کہتے ہین ہم جب کسی شخص کو نماز فجر وعشا مین نہ پاتے تو اوسکے حق مین گمان بد کرتے تہے رواہ ابن خزیمۃ یعنی اوسکو منافق سمجہتے تہے مخلص نہ جانتے ؂

بیان نماز نفل گہر مین پڑہنے کا

ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تم کچہہ نماز اپنے گہرون مین بہی پڑہا کرو گہرونکو قبر مت ٹہیراؤ رواہ البخاری ومسلم مراد اس نماز سے نماز نفل ہے جابر بن عبداللہ کا لفظ یہہ ہے جب کوئی تم مین سے نماز اندر مسجد کے پڑہ چکے تو اپنے گہر کے لئے کچہہ حصہ نماز کا کرے اللہ اوسکے گہر مین نماز کے سبب سے خیر دیگا رواہ مسلم ابوموسیٰ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثال اوس گہر کی جسمین اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور اوس گہر کی جسمین نہین ہوتا ایسی ہے جیسے زندہ مردہ رواہ الشیخان ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کون نماز افضل ہے میرے گہر مین یا مسجد مین فرمایا تو نہین دیکہتا میرے گہر کو کسقدر مسجد سے قریب تر ہے مین اگر گہر مین نماز پڑہون تو مجہکو زیادہ تر محبوب ہے اس بات سے کہ مسجد مین پڑہون مگر یہہ کہ

فرض نماز ہو سو رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ نماز نفل کا علی الاطلاق بہ نسبت مسجد کے گھر
مین پڑہنا بہتر ہوتا ہے زید بن ثابت کی حدیث مین آیا ہی کہ اے لوگو تم اپنے گھرون مین نماز پڑہا کرو
افضل نماز آدمی کی اوسکے گھر مین ہے مگر نماز فرض سو رواہ ابن خزیمۃ دوسری روایت مین
ایک صحابی سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ فضیلت نماز کی گھر مین اوس نماز پر جسکو لوگ دیکھتے ہین ایسی
ہے جیسے فضیلت نماز فرض کی نماز قطوع یعنی نفل پر سو رواہ البیہقی انس کا لفظ مرفوع یہ ہے
تم بزرگی دو اپنے گھرون کو کچھ نماز پڑہکر سو رواہ ابن خزیمۃ ۔

بیان انتظار کرنے نماز کا بعد نماز کے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ہمیشہ تم نماز مین ہو جب تک کہ نماز تمکو روکے ہوئے ہے گھر
مین آنے سے نہین روکا تمکو مگر نماز نے سو رواہ البخاری وصلہ انس کہتے ہین دیر کی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات نماز عشا مین آدہی رات تک پھر نماز پڑہکر ہماری طرف
متوجہ کرکے کہا لوگ نماز پڑہکر سو رہے تم برابر نماز مین رہے جب تک کہ تم منتظر نماز تھے سو رواہ
البخاری معلوم ہوا کہ حکم انتظار نماز کا مثل نماز کے ہے تیہ بھی انس ہی نے کہا ہے کہ یہہ آیت
تتجافی جنوبھم عن المضاجع انتظار نماز عشا مین اوتری ہے سو رواہ الترمذی ابن
عمر کی حدیث مین آیا ہے کہ نہ پڑہی جسنے نماز مغرب کی ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پھر جس کسیکو جانا تہا وہ چلا گیا جس کسیکو ٹہیرنا تہا وہ ٹہیرا رہا اتنے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جلدی سے آئے سانس چڑہ گئی تہی دونون زانو برہنہ تھے فرمایا تمکو بشارت ہو تمہارے
رب نے ایک دروازہ آسمان کا کہولکر فرشتون سے فخر کیا فرمایا دیکھو میرے بندون کو ایک نماز
فرض پڑہ چکے ہین دوسری نماز کی راہ دیکھتے ہین سو رواہ ابن ماجۃ انس صہابہ نبوی سے
راوی ہین کہ تین چیز ہین کفارات ہین تین درجات ہین منجیات ہین مہلکات کفارات پورا
کرنا ہے وضو کا سردی مین انتظار ہے نماز کا بعد نماز کے چلنا ہے پاؤن سے طرف جماعت کے

درجات کہلاتا ہے کھانیکا پھیلانا ہے سلام کا پڑھنا ہے نماز کا رات کو جبکہ لوگ سوتے ہون متشابہات حل کرنا ہے غضب و رضا مین میانہ روی ہے فقر و غنا مین ڈرنا ہے خدا سے چھپے کھلے مین معاملات مین عمل کی اطاعت کرنا ہے ہوا کے تابع ہونا ہے اپنے اوپر اترانا ہے رواہ البزار واللفظ لہ والبیہقی حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ زمانہ رسول خدا مین کوئی رباط نہ تھی یعنی انتظار نماز کا بعد نماز کے تھا جسکے باب مین اصبروا و رابطوا اوترا ہے رواہ الحاکم

بیان محافظت کا نماز صبح و نماز عصر پر

ابو بصرہ غفاری کہتے ہین نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخمص مین یہہ نام ہے ایک جگہ کا پھر فرمایا عرض کی گئی یہہ نماز اونپر جو تم سے پہلے تھے اونہون نے اسکو ضائع کیا سو جو کوئی محافظت کریگا نماز کی اوسکو دوہرا اجر ملیگا رواہ مسلم ابو بکرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے پڑہی نماز صبح کی جماعت سے وہ اللہ کے ذمہ مین ہے جو کوئی اللہ کا ذمہ توڑیگا اللہ اوسکو اوندہے مونہہ آگ مین ڈالیگا رواہ الطبرانی فی الکبیر ٭

بیان بیٹھے رہنے کا مصلے پر بعد نماز صبح و نماز عصر کے

انس نے کہا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے پڑہی نماز صبح کی جماعت مین پھر بیٹھا خدا کا ذکر کیا سورج نکلنے تک پھر دو رکعت نماز پڑہی اوسکو برابر ایک پورے حج و عمرہ کے اجر ملیگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے دوسرا لفظ یہہ ہے کہ اگر بیٹھون مین ساتھ اوس قوم کے جو ذکر خدا کرتی ہے نماز صبح سے سورج نکلنے تک یہہ زیادہ محبوب ہے مجھکو اس بات سے کہ آزاد کرون مین چار نفر اولاد اسمعیل علیہ السلام سے اسیطرح حق مین نماز عصر کے سورج ڈوبنے تک فرمایا ہے رواہ ابوداؤد معاذ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو شخص بیٹھا اپنے مصلے پر صبح کی نماز پڑھکر پھر اوسنے دو رکعت ضحی یعنی اشراق کی پڑہین سوائے خیر کے کچھہ نہ کہا تو اوسکے گناہ بخشے

لئے گرویا کہ جہاد سے بھی زیادہ کیون نہون رواہ احمد جابر بن سمرہ نے کہا ہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز فجر پڑھ چکتے اپنی جگہہ مین مربع بیٹھتے یہانتک کہ سورج اچھی طرح حل آوے رواہ مسلم

بیان اون اذکار کا جو بعد نماز صبح و عصر و مغرب کے پڑھے جاتے ہین

حدیث ابی ذر مین مرفوعاً آیا ہے جسنے کہا بعد ہر نماز فجر کے اور وہ اپنے پاؤن پیرے ہوئے ہے بات کرنے سے پہلے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیئ قدیر دس بار تو لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے دس نیکیان لکھتا ہے دس برائیان بڑہاتا ہے دس درجے اوسکے بلند ہر مکروہ سے پناہ مین شیطان سے حفظ مین رہتا ہے سوا شرک کے کوئی گناہ اوسکو نہین پاسکتا رواہ الترمذی و اللفظ لہ نسائی کی روایت مین لفظ بیدہ الخیر زیادہ آیا ہے اتنا اور بڑہایا ہے کہ ہر بار کے کہنے پر ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے حارث بن مسلم تمیمی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا جب تو نماز صبح کی پڑہے تو بات کرنے سے پہلے سات بار یوں کہہ اللھم اجرنی من النار اگر تو اسدن مرجاویگا تو اللہ تیرے لئے آتش دوزخ سے پناہ لکھیگا اور جب تو نماز مغرب پڑہے تو بھی بات کرنے سے پہلے سات بار یہی کلمہ کہہ اگر تو اوس رات مرجاویگا تو اللہ آگ سے تیری نجات لکھیگا رواہ النسائی عمارہ بن شبیب کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا الی قولہ قدیر دس بار بعد مغرب کے مقرر کریگا اللہ اوسکے لئے سلحدار جو حفاظت کریگا اوسکو شیطان رجیم سے صبح تک پھر اوسکے لئے دس حسنات لکھے جاوینگے دس سیئات محو کیے جاوینگے اسکو برابر آزاد کرنے دس گردن مومن کے اجر ملیگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے واللہ الحمد

بیان امامت نماز کا نماز کے پورا کرنے اچھی طرح پڑہنے کا

عقبہ بن عامر نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین جسنے امامت کی کسی قوم کی پھر اگر پوری کی نماز تو اسکی نماز اور اونکی نماز پوری ہوئی اور جو پوری نہ کی تو اونکی نماز پوری ہوئی اسپر گناہ رہا رواہ احمد واللفظ لہ وابوداؤد معلوم ہوا کہ امام کی نماز مین اگر نقصان آتا ہے تو اوس سے مقتدیون کی نماز مین خلل نہین پڑتا ہے انکی نماز بہرحال ہوجاتی ہے امام جانے اور اوسکی نماز یہی مذہب ہے اہل حدیث کا ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جو کوئی امامت کرے کسی قوم کی وہ اللہ سے ڈرے اور جانلے کہ وہ ضامن ہے اوس سے اس نماز کی پوچھہ پاچھہ ہوگی جسکا وہ ضامن ہوا ہے اگر اچھی طرح نماز پڑھائی ہے تو برابر مقتدیون کے اجر ملیگا جنھون نے اسکے پیچھے نماز پڑھی ہے کچھہ اونکے اجر مین کمی نہوگی جو کچھہ نقصان ہوا اوسکا گناہ امام پر ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط بخاری کا لفظ مرفوع ابوہریرہ سے یہہ ہے کہ یہہ امام تمکو نماز پڑھاتے ہین اگر انھون نے خطا نکی تو تمہارا نفع ہے اگر خطا کی تو تمہاری نماز ہوگئی گناہ اوپر رہا ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے تین شخص ہین جنکو دن قیامت کے کچھہ ہول فزع اکبر کا نہوگا یعنی اونکا حساب نہ لیا جاویگا وہ مشک کے ٹیلون پر ہونگے جب تک کہ ساری خلائق حساب سے فارغ ہو ایک وہ آدمی جسنے خدا کے لئے قرآن پڑھا ہے کسی قوم کی امامت کی ہے قوم اوس سے خوش ہے الحدیث اس باب مین اور بھی بہت حدیثین آئی ہین اللھم ارزقنا ؛

بیان صفون کے برابر کرنیکا اور صف اول کا

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر صف مردون کی اول صف ہے بدتر صف پچھلی صف ہے بہتر صف عورتون کی پچھلی صف ہے بدتر پہلی صف ہے رواہ مسلم عرباض بن ساریہ نے کہا ہے کہ استغفار کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے صف اول کے تین بار دوسری صف کے لئے ایکبار رواہ النسائی ابوامامہ کی حدیث مین آیا ہے اللہ اور فرشتے درود بھیجتے ہین پہلی صف پر کہا دوسری صف پر تین بار یہی فرمایا کہ پہلی صف پر

پھر کہا دوسری صف پر تم برابر کرو صفین اپنی برابر رکھو مونڈھے اپنے نرمی کرو ہاتھوں مین
اپنے اخوان کے لئے بند کرو درار کو شیطان گھستا ہے درمیان تمہارے جیسے بکری کا بچہ مراد اہل
برآدین نماز بکثرت مین تشریف لاتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنارہ صف پر برابر کرتے
سینے مونڈھے قوم کے فرماتے عبادت ہو ورنہ جدا کردیگا اللہ دل تمہارے بیشک اللہ اور فرشتے
درود بھیجتے ہین پہلی صف پر رواہ ابن ماجہ عن البراء حدیث انس مین مرفوعاً فرمایا ہے کہ تم
برابر کرو اپنی صفون کو صفون کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے رواہ الشیخان ابن عمر کے
لفظ مین اتنا اور آیا ہے کہ مت چھوڑو درار شیطانون کے لئے جسنے ملایا صف کو ملاویگا اوسکو
اللہ جسنے کاٹا صف کو کاٹیگا اوسکو اللہ رواہ ابوداؤد جابر بن سمرہ کہتے ہین باہر آئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا تم کیون باندھتے ہو جیسی صف ملائکہ کی فرشتے باندھتے
ہین پاس اپنے رب کے ہمنے کہا وہ کیسے صف باندھتے ہین فرمایا پہلی صف پوری کرتے ہین صف
مین برابر جم جاتے ہین رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے بہتر تم مین وہ لوگ ہین
جنکے مونڈھے نماز مین نرم تر ہین رواہ ابوداؤد انس نے کہا ایکبار نماز قائم ہوئی ہماری
طرف مونہہ کرکے فرمایا سیدھا کرو صفون کو جم جاؤ مین دیکھتا ہون تمکو پس پشت اپنے سے اسکو
شیخین نے روایت کیا ہے بخاری کی روایت مین یون آیا ہے کہ ہر ایک ادنمین کا ملاتا اپنے
کندھے کو دوسرے کے کندھے سے اپنے قدم کو دوسرے کے قدم سے یعنی خوب ہی ملکر جم کر برابر
سیدھا کھڑے ہوتے درار نہ چھوڑتے عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ اور فرشتے درود بھیجتے
ہین صفون کے داہنی طرف رواہ ابوداؤد ؛

بیان ملانے صفون کا بند کرنے درار کا

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ اور فرشتے درود بھیجتے ہین
اون لوگون پر جو ملاتے ہین صفون کو رواہ ابن حبان اسکو ابن خزیمہ نے بھی برارے بطول

روایت کیا ہے حدیث ابی حمیدہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے بند کیا فرجہ کو اوسکی مغفرت ہوگی رواہ ابوداؤد ابن عباس کی حدیث مین ہے جسنے بھرا بائین جانب مسجد کو بسبب کمی لوگون کے اوسکو دو اجر ملینگے رواہ الطبرانی فی الکبیر ۔

بیان آمین کہنے کا پیچھے امام کے اور دعا و اعتدال و استفتاح کا

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو جسکی بات فرشتونکی بات سے ملگئی اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم سمرہ بن جندب کا لفظ یہ ہے تم آمین کہو اللہ قبول کریگا رواہ الطبرانی فی الکبیر یہی لفظ مسلم مین بھی آیا ہے فقولوا امین یجبکم اللہ حدیث ابی مصبح مین مرفوعاً ختم کرنا دعا کا آمین پر آیا ہے فرمایا ہے کہ دعا قبول ہوتی ہے رواہ ابوداؤد ابن عمر کہتے ہین ہم نماز پڑھتے تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ایک آدمی نے قوم مین سے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا آپنے فرمایا یہ کلمہ کسنے کہا ہے اوسنے کہا مینے فرمایا مجھکو تعجب آیا اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھولدیے گئے ابن عمر نے کہا جب سے مینے یہ بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی کبھی اوسکو ترک نہ کیا رواہ مسلم رفاعہ بن رافع نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جب رکوع سے سر اوٹھایا کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک آدمی نے پیچھے سے کہا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب نماز پڑھ چکے فرمایا یہ کلمہ کسنے کہا ہے اوسنے کہا مینے فرمایا مینے کچھ اوپر تیس فرشتون کو دیکھا کہ وہ جلدی کرتے ہین کہ کون اونمین سے اس کلمے کو پہلے لکھے رواہ مالک والبخاری حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جسکا کہنا موافق کہنے ملائکہ کے پڑیگا اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے رواہ البخاری ومالک ۔

کتاب النوافل

بیان محافظت کرنیکا بارہ رکعات سنت پر اتدکین

رملہ دختر سفیان نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کوئی بندہ مسلمان ہر روز بارہ رکعت نفل سوائے فرض کے نہین پڑہتا مگر بناتا ہے اللہ اوسکے لئے ایک گھر جنت مین رواہ مسلم ترمذی کی روایت مین آسا اور زیادہ کیا ہے کہ چار پہلے ظہر سے دو بعد اوسکے دو بعد مغرب کے دو بعد عشا کے دو صبح سے پہلے اسکو ابن خزیمہ نے بہی روایت کیا ہے مگر دو رکعت کو پہلے عصر سے ذکر کیا ہے ہان پہلے عشا کے دو رکعت کا ذکر نہین کیا ؛

بیان محافظت کا دو رکعت پہ صبح سے پہلے

عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے دو رکعت فجر بہتر ہین دنیا و مافیہا سے رواہ مسلم شیخین کی ایک روایت اس لفظ سے ہے کہ یہ دونون رکعت محبوب تر ہین مجھکو ساری دنیا سے ورزین کی روایت مین یون آیا ہے کہ خبر داری نہین کرتے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کی نوافل سے زیادہ تر ان دو رکعت فجر سے رواہ الشیخان ابو الدرداء نے کہا ہے وصیت کی مجھکو میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزون کی ایک روزہ رکھنا تین دن ہر ماہ مین دوسرے سونے سے پہلے وتر کا پڑہنا تیسرے دو رکعت فجر کا ادا کرنا رواہ الطبرانی باسناد جید ابو داؤد نے اس حدیث مین بجاے دو رکعت فجر کے دو رکعت چاشت کو ذکر کیا ہے ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قل ھو اللہ احد برابر تہائی قرآن کے ہے قل یا ایہا الکافرون برابر چوتہائی قرآن کے رسول خدا ان دونون سورتون کو دو رکعت فجر مین پڑہا کرتے تہے فرماتے ان دو رکعت مین سارے جہان کی رغبت ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نہ چہوڑو تم دو رکعت فجر کو اگرچہ پٹائین تم کو

سوار گھوڑ دنکے رواہ ابوداؤد یعنی گو کوئی لشکر تمکو وہان سے بھگائے ؛

بیان نماز کا پہلے پیچھے ظہر کے

ام حبیبہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جو کوئی محافظت کرتا ہے چار رکعت پر پہلے ظہر سے اور بعد ظہر کے تو حرام کر دیتا ہے اوسکو اللہ آتش دوزخ پر اسکو ابوداؤد و ترمذی نے روایت کیا ہے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ نہ چھوئے گی اوسکے مونہہ کو آگ کبھی ابوایوب کا لفظ مرفوعاً یون ہے چار رکعت ظہر سے پہلے جنمین سلام نہو اونکے لیے دروازے آسمان کے کھولدیے جاتے ہین رواہ ابوداؤد حدیث عبداللہ بن سائب مین اتنا اور آیا ہے کہ یہہ وہ ساعت ہے جسمین دروازے آسمان کے کھولے جاتے ہین مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ اس ساعت مین میرا عمل صالح چڑھے رواہ الترمذی حمید کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نماز دوپہر یعنی ظہر کی مثل نماز شب کے ہے ؛

بیان نماز کا پہلے عصر کے

ابن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا رحم کرے اللہ اوس شخص پر جو پڑہتا ہے پہلے عصر سے چار رکعت رواہ ابوداؤد والترمذی کچھہ شک نہین کہ جو کوئی یہہ نماز پڑہیگا وہ دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین داخل ہوگا اللہ اوسپر مہربانی کریگا ام حبیبہ کی حدیث مین یون آیا ہے کہ جسنے حفاظت کی چار رکعت پر پہلے عصر سے بنا دیگا اللہ اوسکے لیے گھر جنت مین رواہ ابویعلی ؛

بیان نماز کا درمیان مغرب و عشا کے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے پڑہین چھہ رکعتین بعد مغرب کے برا کلام نہ کیا اونکے

ہیں تو یہ برابر بارہ سال کی عبادت کے ہوگا رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ عائشہ کی حدیث میں بیس رکعتیں آئی ہیں جنت میں گھر بننے کا ذکر فرمایا ہے ترمذی نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے ؛

بیان نماز کا بعد عشا کے

عائشہ کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی نماز عشا پڑھکر میرے گھر میں نہ آئے مگر چار یا چھ رکعتیں پڑھیں رواہ ابوداؤد اس باب میں مستدرک نے جتنی حدیثیں لکھی ہیں انکو ضعیف کہا ہے کسی حدیث میں بجز اس حدیث کے ذکر فعل نبوی کا نہیں آیا ہے اسلئے ہمنے بھی لکھنا ان احادیث کا چھوڑ دیا ؛

بیان نماز وتر کا

علی علیہ السلام کہتے ہیں وتر کچھ واجب نہیں ہے مثل نماز فرض کے لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو جاری رکھا ہے یہ فرمایا ہے کہ اللہ وتر ہے سو تم وتر پڑھو اے قرآن والو رواہ الترمذی جابر کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جو شخص ڈرے کہ آخر شب کو نہ اوٹھیگا وہ اول شب میں وتر پڑھ لے اور جسکو یہ لالچ ہو کہ آخر شب میں اوٹھیگا تو وہ آخر شب میں پڑھے کیونکہ نماز آخر شب کی مشہود محضور ہوتی ہے اور یہ افضل ہے رواہ مسلم یعنی اوسوقت کی نماز میں فرشتے موجود و حاضر ہوتے ہیں خارجہ بن حذافہ کہتے ہیں ایکبار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے فرمایا اللہ نے تمکو ایک نماز کا جو بہتر ہے تمہارے لئے لال اونٹوں سے وہ نماز وتر ہے اسکو عشا کے بعد سے صبح تک مقرر کیا ہے رواہ ابوداؤد اس حدیث سے واجب ہونا وتر کا نکلتا ہے لیکن امر کا یہاں کوئی قرینہ موجود نہیں ہے بلکہ لفظ بریدہ کا مرفوعاً یہ ہے کہ وتر حق ہے جو کوئی وتر نہیں پڑھتا ہم

وہ ہم مین سے نہین ہے اسکو بھی ابو داؤد نے روایت کیا ہے لفظ حق کا بجاے واجب و ثابت کے مستعمل ہوتا ہے پس وتر واجب ٹھیرا ؛

بیان باوضو سونے کا اور اسکو اوٹھنے کی نیت سے

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سویا باوضو تو سوتا ہے اوسکے کپڑے مین فرشتہ پھر جب وہ جاگتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اللھم اغفر لعبدک فلان یعنی یون کہتا ہے کہ اے اللہ تو بخشدے اپنے بندے صدیق حسن کو کہ وہ پاک ہو کر سویا ہے رواہ ابن حبان معاذ بن جبل کی حدیث مین یون آیا ہے نہین سوتا کوئی مسلمان طاہر ہو کہ پھر چونکتا ہے رات کو پھر مانگتا ہے اللہ سے خیریت دنیا و آخرت کی مگر اللہ اوسکو دیتا ہے رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ رات کو باوضو سونے مین جسکی آنکھ کھلی اوسکو چاہیئے کہ خدا سے خیر دارین کی طلب کرے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو شخص آیا اپنے بستر پر پاک ہو کر یعنی باوضو ذکر کرتا رہا اللہ کا یہانتک کہ سوگیا پس وہ رات مین کسی وقت بھی کروٹ نہین بدلتا اور اللہ سے سوال خیر امر دنیا و آخرت کا نہین کرتا ہے مگر اللہ اوسکو دیتا ہے رواہ الترمذی ابو ذر کی حدیث مین آیا ہے کوئی بندہ اپنے جی مین ایک ساعت کا اوٹھنا رات کو نہین کہتا پھر سو جاتا ہے مگر وہ سونا اوسکا صدقہ ہے اوسپر طرف سے خدا کے اوسکے لیے اجر اوسکی نیت کا لکھا جاتا ہے رواہ ابن حبان ؛

بیان اون کلمات کا جنکو سوتے وقت بستر پر کہے

حدیث طویل علی علیہ السلام مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو عوض طلب خادم کے یہہ فرمایا تھا کہ جب تو اپنے بستر پر جاوے تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ چونتیس بار اللہ اکبر کہہ یہہ سو بار ہوا یہہ تیرے لئے خادم سے بہتر ہے اونہون نے کہا

مین اللہ و رسول سے راضی ہوئی رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و اللفظ لہ ابن عمر نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ زبان پر یہہ کلمے سو بین میزان مین ہزار ہین ہینے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا ان کلمون کو انگلیون پر گنتے تھے رواہ ابو داؤد و نونل کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونسے کہا تل یا ایسا الکافرون پڑہکر سویا کر کہ اسمین شرک سے بیزاری ہے رواہ ابو داؤد ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے کہا وقت آنے کے اپنے بستر پر لا الہ الا اللہ وحدہ الی قولہ قدیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اوسکے گناہ یا اوسکی خطائین بخشی گئین اگرچہ برابر جھاگ دریا کے ہون اسکو نسائی و ابن حبان نے روایت کیا ہے شداد بن اوس سے نزدیک ترمذی کے مرفوعاً یون آیا ہے جسنے بستر پر سوتے وقت کوئی سورۃ کتاب اللہ کی پڑہی اللہ ایک فرشتے کو اوسپر مقرر کر دیتا ہے کوئی چیز ایذا کی اوسکے آس پاس نہین جاتی یہانتک کہ اپنی نیند سے جاگے جبکہ جاگے انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے جب تو بستر پر لیٹا اور تو نے فاتحۃ الکتاب قل ہو اللہ احد پڑہی تو اب ہر چیز سے سوا موت کے امن مین ہو گیا اسکو بزار نے روایت کیا ہے ابو سعید خدری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا ہے جسنے سوتے وقت بستر پر یہہ کہا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ اوسکے گناہ بخشے گئے اگرچہ برابر جھاگ دریا ہی کے کیون نہون یا برابر درخت کے پتون کے یا برابر ریگ بیابان کے یا برابر ایام دنیا کے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے شیطان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سکھا گیا تھا کہ تو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑہا کر تجھپر اللہ کیطرف سے ایک نگہبان رہیگا شیطان صبح تک تیرے پاس نہ آویگا جب انہون نے یہہ سارا قصہ رسول خدا سے کہا فرمایا وہ تجھسے سچ بول گیا اگرچہ جھوٹا ہے رواہ البخاری و ابن خزیمۃ ؛

حدیث عبادہ بن صامت مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسکی نیند رات کو اوچٹ جاوے تو وہ لا الہ الا اللہ وحدہ قدیر تک سبحان اللہ علی عظیم تک پڑہکر اللھما غفرلی کہے اوسکی دعا قبول ہوگی پہر اگر وضو کرکے کچھہ نماز پڑہیگا تو نماز مقبول ٹہیریگی رواہ البخاری ۔

بیان رات کو نماز پڑہنے کا

ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین شیطان آدمی کی گدی پر جبکہ وہ سوتا ہے تو تین گرہ لگا دیتا ہے ہر گرہ پر یہہ ضرب لگاتا ہے کہ ابہی تو سونا رہ رات لمبی ہے پہر اگر وہ جاگ کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کہل جاتی ہے اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کہلتی ہے اگر نماز پڑہتا ہے تو سارے گرہین کہل جاتی ہین صبح کو خوش خوش دلشاد اوٹہتا ہے ورنہ خبیث النفس سست صورت رواہ الشیخان اس حدیث مین ترغیب ہے نماز شب پر مگر کون پڑہتا ہے ہزارون مین دو چار شاید پڑہتے ہون ورنہ شیطان کی گرہ لگی رہتی ہے اس مردود نے سبکو ہزار کہا ہے ؎

تری ہر ایک گرہ اور ہماری ساری رات	تو بر بہی نکرا ے زلف یار ہاری رات

دوسری روایت مین ابوہریرہ سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے صوم محرم ہے افضل نماز بعد فرض کے رات کی نماز ہے یعنی تہجد رواہ مسلم حدیث عبداللہ بن سلام مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو پہیلاؤ تم سلام کو کہلاؤ تم کہانا صلہ کرو تم رحم کا نماز پڑہو تم رات کو جبکہ لوگ سوتے ہون داخل ہو تم جنت مین سلامتی سے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے ابو مالک اشعری کا لفظ یہہ ہے جنت مین کہڑکیان ہین جنکا ظاہر باطن سے باطن ظاہر سے نظر آتا ہے اللہ نے انکو اونکے لئے تیار کیا ہے جو لوگ کہانا کہلاتے سلام پہیلاتے رات کو نماز پڑہتے ہین جبکہ لوگ سوتے ہوتے ہین رواہ ابن حبان مغیرہ بن شعبہ کی حدیث مین آیا ہے کہ قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ دونون پاؤن آپکے سوج گئے کہا گیا آپکے تو سارے اگلے پچہلے گناہ بخشدئے گئے ہین

فرمایا کیا میں بندہ شکر گزار نہ بنوں رواہ الشیخان ؎

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم	کہ تلخ کرد برائے تو خواب شیرین را

ابن عمرو کا لفظ یہ ہے کہ محبوب تر نماز خدا کو داؤد کی نماز ہے محبوب تر روزہ خدا کو داؤد کا روزہ ہے یہ آدھی رات کو سوتے تہائی رات کو اوٹھتے چوتھا حصہ شب کا سوتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے رواہ الشیخان جابر کی حدیث میں نزدیک مسلم کے آیا ہے رات کو ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ اگر کسی مسلمان کو ملجائے وہ اللہ سے سوال خیریت دنیا و آخرت کا کرے تو اللہ اوسکے سوال کو پورا کرے یہ ساعت ہر رات ہوا کرتی ہے رواہ مسلم وقت اس ساعت کا آخر شب ہوتا ہے اوسوقت اللہ پاک آسمان دنیا پر نزول فرمایا کرتا ہے سبکی داد فریاد سنتا ہے سبکی دعا استغفار قبول کرتا ہے ابو امامہ باہلی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم رات کو اوٹھا کرو یہ عادت ہے اون صالحین کی جو تم سے پہلے تھے تمہارا قرب ہے رب سے کفارہ ہے سیئات کا مانع ہے گناہ سے رواہ الترمذی مراد نماز تہجد ہے جو بعد نصف شب کے پڑھی جاتی ہے اوسوقت بندہ کا تخلیہ اپنے خالق سے ہوتا ہے جو مانگے گا وہ اوسکو ملیگا حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے رحم کرے اللہ اوس مرد پر جو اوٹھا رات کو پھر نماز پڑھی جگا یا اپنی بی بی کو اگر اوسنے نہ مانا تو اوسکے مونہہ پر پانی چھڑکا رحم کرے اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹھی نماز پڑھی میاں کو جگا یا اگر نہ مانا تو اوسکے مونہہ پر پانی چھڑکا رواہ ابو داؤد بڑی بدنصیبی ہے کہ اکثر مرد و عورت اس دعائے رحمت سے محروم رہتے ہیں ابو ہریرہ و ابی سعید کی حدیث میں مرفوعاً یہ بھی آیا ہے کہ جب جگا یا آدمی نے اپنی بی بی کو رات کو پھر دونوں نے نماز پڑھی الگ یا اکٹھے تو دونوں ذاکرین ذاکرات میں لکھے گئے رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان ایاس بن معاویہ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رات کو نماز پڑھنا ضرور ہے اگرچہ برابر دوہنی بکری کے ہو جو کچھ بعد عشا کے ہے وہ رات میں داخل ہے رواہ الطبرانی

سہل بن سعد نے کہا آئے جبریل پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا اے محمد جیو تم جتنا چاہو ایک دن مروگے جو چاہو سو کروگے کی جزا پاؤگے جسے چاہو تم دوست رکھو ایک دن اوسکو چھوڑوگے ۔

ز حادثات جہانم ہمین پسند آمد	کہ زشت و خوب و بد و نیک و رنگ و رویم

تم جانا کہ شرف مومن کا قیام لیل سے ہے عزت اوسکی لوگون سے بے پروا رہنے مین ہے اسکو طبرانی نے اوسط مین روایت کیا ہے مراد قیام لیل سے نماز تہجد ہے عمرو بن عبسہ کہتے ہین رسول خدا نے فرمایا ہے اللہ اپنے بندے سے بہت قریب ہوتا ہے آخر لیل مین ہوتا ہے اگر تجھ سے ہوسکے کہ تو اوس گھڑی خدا کے ذکر کرنے والون مین ہو تو ہو جا رواہ الترمذی یعنی کن للہ ولا فلا تکن عائشہ نے کہا تو قیام لیل کو مت چھوڑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی اوسکو نہ چھوڑتے اگر بیمار یا کسلمند ہوتے بیٹھکر پڑہتے رواہ ابوداؤد ابن عمرو سے مرفوعاً ہے جسنے دس آیتین پڑہین وہ غافلون نہین لکہا جاتا جسنے سو آیتین پڑہین وہ قانتین مین ہوا جسنے ہزار آیتین پڑہین وہ مقنطرین مین ہے رواہ ابوداؤد یعنی اوسکو ایک قنطار اجر ملیگا حافظ منذری نے کہا سورہ تبارک سے آخر قرآن تک ہزار آیتین ہوتی ہین ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ قنطار بارہ ہزار اوقیہ ہوتا ہے ہر اوقیہ بہتر ہے اوس چیز سے جو درمیان آسمان و زمین کے ہے اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے ۔

بیان اون آیات و ذکر کا جو صبح شام پڑہا جاتا ہے

حدیث عبداللہ بن حبیب مین مرفوعاً آیا ہے کہ پڑہنا قل ہو اللہ احد و معوذتین کا شام و صبح کو ہر چیز سے کفایت کرتا ہے رواہ ابوداؤد شداد بن اوس کی حدیث مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ سید الاستغفار یہہ ہے اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی و انا عبدک و انا علی عہدک و وعدک ما استطعت اعوذ بک من

شرما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لایغفر الذنوب
الا انت جسنے یقین کرکے اسکو وقت شام کے پڑہا پھر اوسی رات مرگیا تو بہشت مین جاویگا اور
جسنے وقت صبح کے پڑہا پھر اوسیدن مرگیا تو بہی داخل بہشت ہوگا رواہ البخاری ابوہریرہ
کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آجکی رات بچھو سے مین نے
سخت تکلیف پائی فرمایا کیا شام کو تو نے یہہ دعا نہین پڑہی اعوذ بکلمات اللہ التامات
من شر ما خلق تجھکو کچھہ ضرر نہو پہنچا رواہ مسلم والترمذی وحسنہ ترمذی کا لفظ
یہہ ہے جسنے شام کو یہہ دعا تین بار پڑہی اوسکو کوئی ڈنک اوس رات ضرر نکریگا سہیل نے
کہا ہمارے گھر والون نے اسکو سیکھہ لیا تہا وہ ہر رات پڑہا کرتے تہے ایک لڑکے کو کاٹا مگر اور
کچھہ دکھہ نپایا ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے صبح شام
سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہا اوس سے بڑہکر دن قیامت کے کوئی نہ آویگا مگر وہ شخص جسنے
اوسکی برابر یا اوس سے زیادہ کہا ہوگا اسکو مسلم نے روایت کیا ہے حاکم نے شرط مسلم پر صحیح بتایا
ہے لفظ حاکم کا یہہ ہے کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اگرچہ برابر جھاگ دریا کے کیون نہ ہون
دوسری حدیث کا لفظ یہہ ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الخ سو بار اوسکو
دس گردن آزاد کرنے کی برابر ثواب ہوگا اوسکے لیے سو حسنہ لکھے جاوینگے سو سیئہ مٹائے جاوینگے
اوس دن شام تک شیطان سے پناہ مین رہیگا اوس سے زیادہ کسیکا عمل نہوگا مگر جسنے کہا اسکو
زیادہ کہا ہے رواہ الشیخان ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ مرفوعاً راوی ہین کہ نہین ہے
کوئی بندہ جو ہر صبح ہر شام بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء
وھو السمیع العلیم تین بار کہے پھر کوئی چیز اوسکو ضرر پہونچاوے عثمان کے بیٹے ابان کو کچھہ فالج
ہو گیا تہا ایک آدمی اونکی طرف دیکھنے لگا ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے حدیث اسطرح پر ہی جیسے
مینے بیان کی ہے لیکن مینے اوسدن یہہ دعا نہین پڑہی تہی جسسے مجھکو فالج لگا تاکہ اللہ کی قضا
جاری ہووے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ابوالدرداء کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے

کہا صبح شام حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم سات بار کفایت کریگا اللہ اوسکے رنج کو سچا ہو یا جھوٹا اسکو ابو داؤد نے موقوفاً ابن سنی وغیرہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے منذری نے کہا ایسی بات کوئی اپنے جی سے نہین کہہ سکتا ہے اسلئے یہہ حدیث حکم مرفوع مین ہے ایک خادم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ آپنے فرمایا ہے جس نے صبح شام یہہ کہا رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولا تو اللہ پر حق ہے کہ اوسکو راضی کردے رواہ ابو داؤد ترمذی مین لفظ نبیا کا آیا ہے منذری نے کہا بہتر یہہ ہے کہ دونون کو جمع کرے یون کہے و بمحمد نبیا و رسولا انس کی روایت مین یون آیا ہے کہ فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا تجھکو کسنے منع کیا ہے کہ تو میری وصیت کو سنے صبح شام یون کہا کر یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اصلح لی شانی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین رواہ النسائی اذکار صبح و شام کی حدیث مین بہت آئی ہین اسجگہہ مختصر ذکر کیا گیا اس سے زیادہ رسالہ **زیادۃ الایمان** مین لکھے گئے ہین اوس سے زیادہ کتاب نزل الابرار مین تحریر ہوئے ہین اوس سے زیادہ کتاب اذکار نووی وغیرہ مین مرقوم ہین ٭

بیان ناغہ ہوجانے وظیفہ شام کا

عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سو گیا اپنے وظیفے سے یا اور چیز سے پھر اوسکو درمیان فجر و ظہر کے پڑہ لیا تو گویا اوسنے رات ہی کو پڑہا اوسکے لئے یہی لکھا گیا رواہ مسلم ٭

بیان نماز ضحی کا

حدیث ابو ذر مین مرفوعاً آیا ہے تم مین ہر کسی شخص کے بدن کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہوتا ہے

ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے امر بمعروف صدقہ ہے
نہی عن المنکر صدقہ ہے اس سب سے دو رکعت ضحی کفایت کرتی ہین رواہ مسلم بریدہ کا لفظ
مرفوع یہ ہے کہ انسان مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین اور یہ لازم ہے کہ ہر جوڑ پہ صدقہ دے
لوگون نے کہا بھلا یہ کسکی طاقت ہے فرمایا آب بینی کا مسجد سے کھکار دفن کرنا صدقہ ہے راہ سے
کسی ایذا کی چیز کا الگ کر دینا صدقہ ہے اگر نہو سکے تو دو رکعت ضحی تجھکو کافی ہین رواہ احمد
واللفظ لہ وابو داؤد مراد ضحی سے نماز اشراق ہے حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے
اللہ تعالے فرماتا ہے اے ابن آدم کفایت کر تو مجھکو اول دن مین چار رکعت پڑھکر مین کفایت
کرونگا تجھکو آخر روز تک رواہ احمد وابو یعلی ابو الدرداء کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑھین دو رکعتین ضحی کی نہین لکھا گیا وہ غافلون
مین جسنے پڑھین چار رکعتین لکھا گیا وہ عابدون مین جسنے پڑھین چھ رکعتین وہ کافی ہین اور
دن کے لئے جسنے پڑھین آٹھ رکعتین لکھتا ہے اوسکو اللہ قانتین مین جسنے پڑھین بارہ رکعتیں
بناتا ہے اللہ اوسکے لئے ایک گھر جنت مین کوئی دن رات نہین ہے مگر اللہ اپنے بندون پر منت
رکھتا ہے صدقہ کرتا ہے نہین کوئی سنت خدا کی کسی بندے پر افضل تر اس بات سے کہ اوسکو اپنے
ذکر کا الہام کرے رواہ الطبرانی فی الکبیر کسی نے کہا ہے کہ مراد اس نماز سے نماز چاشت
ہے جو زوال سے پہلے پڑھی جاتی ہے یہ بارہ رکعت سے زیادہ نہین ہوتی اشراق وہ نماز ہے
جو بعد طلوع آفتاب کے وقت صبح پڑھی جاتی ہے وہ شخص بہت اچھا کرتا ہے جسنے نماز اشراق چاشت
دونون کی پڑھین ؛

بیان صلوٰۃ التسبیح کا

اس نماز کے بیان مین حدیث ابن عباس نزدیک ابو داؤد وابن ماجہ وابن خزیمہ کے آئی ہے
لیکن علماء کا اس نماز کے ثبوت مین بڑا اختلاف ہے یہانتک کہ بعض محققین نے اوسکو موضوع

کہا ہے وہ نمازین جو بسند صحیح ثابت ہین کیا کم ہین جو ایسی مختلف فیہ نماز کے پیچھے پڑے اسلئے اسجگہ ترجمہ حدیث مذکور کا نہین لکھا گیا عمل صالح کے لئے اصح الصحیح کا اختیار کرنا عمدہ بات ہے سب سے بعد نماز پنجگانہ کے نماز تسبیح ہوتی ہے کوئی نماز اوسکو نہین پہونچتی اوسکے بعد نماز اشراق ہے پھر چاشت پھر اوابین ؛

بیان نماز توبہ کا

ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے رسول خدا کو سنا فرماتے تھے جب کوئی آدمی کوئی گناہ کرتا ہے پھر اوٹھکر وضو کرکے نماز پڑہتا ہے اللہ سے مغفرت چاہتا ہے تو اللہ اوسکو بخشدیتا ہے پھر یہہ آیت پڑہی والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ پھر یہہ کہا کہ دو رکعت نماز پڑہتا ہے معلوم ہوا کہ نماز توبہ کی دو ہی رکعت ہوتی ہے ؛

بیان نماز حاجت کا

عثمان بن حنیف نے کہا ایک اندہا آیا اوسنے کہا اے رسول خدا اللہ سے دعا کرو کہ میری آنکھین کھل جاوین فرمایا بہلا اگر دعا نکرون کہا پھر جانا میری بینائی کا بہت شاق ہے پھر وہ شخص چلا گیا اور اوسنے وضو کیا دو رکعت نماز پڑہی پھر کہا اللھم انی اسالک واتوجہ الیک بنبیی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ الی ربی بک ان یکشف لی عن بصری اللھم شفعہ فی وشفعنی فی نفسی جب نماز پڑہکر پھرا تو آنکھین کھل گئی تھین رواہ النسائی اس سے توسل کرنا ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثابت ہوا اگر نزدیک محققین کے یہہ حدیث اپنے مورد پر مقصور ہے اسپر ہر جگہہ ہر کام کے لئے قیاس نہین ہو سکتا ہے علاوہ اسکے اس حدیث کی سند بھی ضعیف ہے واللہ اعلم عبید اللہ بن ابی اوفی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس کسی کو

کوئی کام اللہ سے یا کسی آدمی سے ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ ہی اللہ پیغمبر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا کرے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لنا ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی ابن ماجہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر جس امر دنیا و آخرت کو چاہے مانگے کہ وہ مقدر ہوتا ہے ؛

بیان نماز استخارہ کا

حدیث سعد بن ابی وقاص میں مرفوعاً آیا ہے کہ ابن آدم کی سعادت ہے استخارہ کرنا اللہ عزوجل سے رواہ احمد وابو یعلی حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ بدبختی ہے ابن آدم کی ترک کرنا استخارہ کا یہی مطلب حدیث ترمذی میں بھی آیا ہے جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو سب کاموں میں استخارہ کرنا سکھاتے تھے جسطرح قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے کہتے تھے جب کوئی تم میں ارادہ کسی کام کا کرے تو دو رکعت سوائے نماز فرض کے پڑھے یہ دعا کرے اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ پھر فرمایا اپنی حاجت کا نام لے رواہ البخاری وابو داؤد یعنی بجائے ہذا کہے ھذا النکاح ھذا السفر ھذا الطلاق ھذا العتاق وعلی ھذا القیاس جو استخارہ سنت سے ثابت ہوا ہے وہ یہی استخارہ ہے باقی استخارے جو

یا دون نے ایجاد کیے ہین خلاف سنت ہین بدعت ہین مسلمان اس استعارے کو کبھی ترک نکرے ہ

کتاب الجمعۃ

بیان نماز جمعہ ساعت جمعہ سعی الی الجمعہ کا

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی اچھی طرح وضو کرکے جمعہ کو آیا خطبہ سنا چپکا رہا اوسکے گناہ جمعہ تک کے بخشے گئے بلکہ تین دن زیادہ تک کے رواہ مسلم دوسرا لفظ یہہ ہے کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ سے جمعہ تک رمضان سے رمضان تک کفارہ ہین اون گناہون کے جو انکے درمیان ہوئے ہین جبکہ کبائر سے بچا رہا ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جو کوئی کبائر سے نہین بچتا ہے اوسکے لیے یہہ کام کفارہ نہین ہوتے ابوعبس نے مرفوعا کہا ہے گرد آلودہ ہوئے جسکے پاؤن راہ خدا مین وہ آگ پر حرام ہے رواہ البخاری والترمذی اگرچہ لفظ راہ خدا سے غالبا جہاد مراد ہوتا ہے مگر ظاہر لفظ عام ہے یزید بن ابی مریم نے کہا ہے کہ ملے مجھکو عبایہ بن رفاعہ اور مین جمعہ کو جاتا تھا مجھ سے کہا خوش ہوجاؤ یہہ چلنا تمہارا راہ خدا مین ہے پھر حدیث مذکور سنائی مسلمان کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا نہین نہاتا کوئی آدمی دن جمعہ کے پھر جتنا ہوسکتا ہے اوتنی طہارت کرتا ہے تیل ڈالتا ہے خوشبو ملتا ہے نماز کو باہر نکلتا ہے دو آدمیون کے بیچ مین جدائی نہین ڈالتا پھر جتنی نماز اللہ نے اوسکے لیے لکھی ہے پڑہتا ہے پھر وقت تکلم امام کے چپکا رہتا ہے اوسکے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک معاف ہوجاتے ہین رواہ البخاری اوس بن اوس کا لفظ یہہ ہے کہ جو کوئی نہایا نہلایا سویرے سے جمعہ کو آیا پاؤن چلا سوار نہوا امام کے پاس بیٹھا خطبہ سنا کوئی لغو کام نہ کیا اوسکو ہر قدم پر اجر ایک سال کے صیام وقیام کا ملیگا رواہ ابوداؤد والترمذی نہانا نہلانا یا تو بطور تاکید کے فرمایا ہے یا کنایہ ہے صحبت سے دوسرا لفظ یہہ ہے افضل سب دنون مین جمعہ کا دن ہے اسی دن مین آدم پیدا ہوئے اسی مین مرے اسی مین نفخہ صور ہوگا اسی مین صعقہ ہوگا تم اس دن مین مجھپر بہت درود بھیجا کرو

تمہاری درود مجھ پر عرض کیجاتی ہے کہا کیونکر آپ تو مٹی ہو جاوینگے فرمایا اللہ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ ہمارے جسم کو کھاوے رواہ ابوداؤد وابن حبان یعنی اجسام انبیاء علیہم السلام قبر میں بوسیدہ نہیں ہوتے ہیں ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ نہیں نکلا سورج اور نہ ڈوبا بہتر دن جمعہ سے کوئی جاندار نہیں جو اس دن سے گھبراتا نہو مگر جن وانس رواہ ابن حبان ودر لفظ یہہ ہے گمراہ کردیا اللہ نے جمعہ سے اون لوگون کو جو ہم سے پہلے تھے یہود کا دن سنیچر تھا نصاریٰ کا دن اتوار ہے سو یہہ ہمارے پیچھے ہیں قیامت کے ہم دنیا میں پیچھے آئے مگر قیامت کو ہم پہلے ہونگے فیصلہ میں ساری خلق سے رواہ ابن ماجۃ حدیث ابوموسیٰ اشعری میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ساعت جمعہ کی امام کے بیٹھنے سے یعنی منبر پر نماز کے ہو چکنے تک ہوتی ہے رواہ مسلم وابوداؤد ایک جماعت اہل علم کا یہی مذہب ہے روایت عبداللہ بن سلام میں یون آیا ہے کہ یہہ پچھلی ساعت ہوتی ہے دن کی رواہ ابن ماجۃ ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے اس ساعت میں جو دعا کیجاویگی وہ مقبول ہے رواہ احمد جابر کی روایت مرفوعاً یہہ ہے کہ یہہ آخر ساعت ہے بعد عصر کے رواہ ابوداؤد والنسائی اس ساعت کی تعیین میں بہت قول ہیں مگر عمدہ اونمیں یہی دو قول ہیں جنکا ذکر ہوا۔

بیان نہانے کا دن جمعہ کے

ابوایوب کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ نہانا دن جمعہ کا خطاؤنکو بالوں کی جڑ سے کھینچ لیتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر حدیث عمار میں مرفوعاً آیا ہے جس نے غسل کیا دن جمعہ کو کفارہ ہوا اوسکے گناہ وخطا کا عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہا میں نہاتا تھا میرے باپ آئے کہا یہہ غسل جنابت کا ہے یا جمعہ کا میں نے کہا جنابت کا کہا پھر دوبارہ نہا جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جسنے غسل کیا دن جمعہ کو وہ طہارت میں رہا دوسرے جمعہ تک رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان حدیث ابوسعید خدری میں آیا ہے کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہانا دن جمعہ کا واجب ہے ہر محتلم پر یعنی بالغ پر پھر مسواک کرے جو خوشبو پاوے ملے رواہ مسلم ایک جماعت محققین کا یہی مذہب ہے کہ یہ غسل واجب ہے نہ جائز ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے ان دن کو خدا نے مسلمانوں کی عید ٹھہرایا ہے سو جو کوئی نماز جمعہ کو آوے وہ نہاوے اگر خوشبو ہو تو لگاوے اور مسواک کرے رواہ ابن ماجۃ

بیان سویرے جانے کا طرف جمعہ کے

حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے غسل کیا دن جمعہ کے جنابت کا پھر گیا ساعت اول میں اونے گویا ایک اونٹنی قربان کی جو دوسری ساعت میں گیا اونے گویا ایک گاؤ ذبح کی جو تیسری ساعت میں گیا اونے گویا ایک بکری قربان کی جو چوتھی ساعت میں گیا اونے گویا ایک مرغی ذبح کی جو پانچویں ساعت میں گیا اونے گویا ایک انڈا قربان کیا جب امام باہر آتا ہے تو فرشتے حاضر ہو کر ذکر سنتے ہیں رواہ الشیخان دوسری روایت یوں ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر جو اول فاول آیا ہے اوسکو لکھتے جاتے ہیں علت انڈے کی اسی حدیث سے نکلتی ہے اسکے سوا کہیں حکم علت بیضہ کا صراحۃً آنا معلوم نہیں ہوتا واللہ اعلم ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہیں لوگ دن قیامت کے نزدیک خدا کے بقدر جلدی یا دیر جانے کے طرف جمعہ کے بیٹھیں گے اول دوم سوم چہارم چوتھا شخص بھی اللہ سے کچھ دور نہ ہوگا رواہ ابن ماجۃ ؛

بیان پڑھنے سورہ کہف کا دن جمعہ شب جمعہ کو

حدیث مرفوع ابی سعید خدری میں آیا ہے کہ جو کوئی پڑھیگا سورہ کہف کو دن جمعہ کے تو اوسکے لئے مابین ہر دو جمعہ کے نور چمکے گا رواہ النسائی ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ قدم سے لیکر عنان آسمان تک دن قیامت کے نور چمکیگا دونوں جمعہ کے بیچ میں جو کچھ ہوگا وہ بخشا جاوے گا

رواہ ابن مردویہ ؛

کتاب الصدقات

بیان زکوٰۃ دینے کا تاکید و وجوب زکوٰۃ کی

حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزوں پر ہے الحدیث منجملہ اونکے ایک زکوٰۃ بھی ہے رواہ الشیخان اس حدیث سے فرضیت زکوٰۃ کی مثل فرضیت نماز روزہ حج کے ثابت ہوئی ابو ہریرہ و ابو سعید کا یہ لفظ ہے نہیں ہے کوئی بندہ جو نماز پڑھیگا نہ پڑھتا ہے رمضان کا روزہ رکھتا ہے زکوٰۃ نکالتا ہے کبائر سے بچتا ہے مگر اوسکے لئے دروازے جنت کے کھولدیئے جاتے ہیں اوس سے کہا جاتا ہے تو سلامتی سے داخل ہو رواہ النسائی اور سراللفظ مرفوعاً ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت سے جو کچھ گروہ تھا فرمایا تم لوگ اطاعت میری کرو میں چھ چیزوں کے بیچ ذمہ دار ہوتا ہوں تمہارے لئے جنت کا میں کہا رہا ہے کہا نماز زکوٰۃ امانت شرمگاہ شکم زبان رواہ الطبرانی فی الاوسط تیسرا لفظ یہ ہے کہ ایک گنوار آیا کہا مجھکو ایسا کام بتاؤ کہ جب میں وہ کام کروں تو جنت میں جاؤں فرمایا بیچ اللہ کو شریک کر ساتھ اوسکے کسی چیز کو نماز فرض پڑھا کر زکوٰۃ فرض دیا کر روزہ رمضان کا رکھا کر اوس نے کہا میں نہ اسپر کچھ بڑھاؤں نہ اس سے کچھ کم کروں جب وہ یہ کہکر چلدیا فرمایا جسکو دیکھنا ایسا مرد کا اہل جنت سے خوش آوے تو وہ اس شخص کو دیکھے رواہ الشیخان اور وقت شاید حج فرض نہیں ہوا تھا نہ جہاد وغیرہ ؛

بیان عامل صدقات کا

رافع بن خدیج نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عامل صدقے پر اللہ کے لئے مثل غازی کے ہے راہ خدا میں جبتک کہ پھر کر اپنے گھر آوے رواہ احمد واللفظ لہ

ابوداؤد عامل کہتے ہین تحصیلدار کو جو رعیت سے پیسا ملک کا حاصل کرتا ہے خراج شرعی لیکر
بیت المال مین بھیجتا ہے ابوموسیٰ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ خازن مسلمان جو حکم مالک بجالاتا ہے
پورا پورا دل سے خوش ہوکر اوس شخص کو دیتا ہے جسکے دینے کا حکم ہے ایک متصدق ہے دو متصدقون
مین سے رواہ الشیخان یعنی خزانچی کو بھی اوتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا اوس صدقہ دینے
والے کو ملتا ہے ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ بہتر کسب ہے عامل کا جبکہ وہ خیر خواہی کرے
رواہ احمد مرفوعاً بریدہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو
ہمنے عامل بنایا پھر اوسکے عمل پر رزق مقرر کیا اب جو کچھ وہ بعد اسکے لیگا خیانت ہوگی رواہ
ابوداؤد معلوم ہوا کہ تحصیل ملک پر کسی کو نوکر رکھنا تنخواہ مقرر کرنا درست ہے یہہ نوکری
رزق حلال ہے اگر رشوت نلے ظلم نکرے لین المال مین خیانت نکرے ابوسعید و ابوہریرہ
نے مرفوعاً کہا ہے آوینگے تمپر ایسے امراء جو بد لوگون کو اپنا مقرب بناوینگے نماز کو وقت سے
دیر لگاکر پڑہین گے تم مین جو کوئی اونکو پاوے تو نہ اونکا عریف بنے نہ شرطی نہ جابی خازن
رواہ ابن حبان عریف کہتے ہین چودہری کو شرطی کہتے ہین سپاہی کو جابی کہتے ہین تحصیلدار
کو خازن کہتے ہین خزانچی کو مطلب یہہ ٹہیرا کہ کسیطرح کی نوکری اونکی نکرے نہ دیوانی نہ فوجداری
نہ مالی بلکہ ایسے سلاطین شیاطین سے علحدہ رہے ۔

بیان تعفف و قناعت کا

اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین سوال کرنے بھیک مانگنے کو حرام و ذلت ٹہیرایا ہے ثوبان کا
لفظ مرفوع یہہ ہے کون ذمہ دار ہوتا ہے میرے لئے اسبات کا کہ لوگون سے کچھہ نہ مانگے مین
ذمہ دار ہوتا ہون اوسکے لئے جنت کا اسحدیث رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ ثوبان
کا اگر چابک گر جاتا تو اوتر کر اوٹھا لیتے مگر کسی شخص سے یہہ نہ کہتے کہ تم اوٹھاو شاید کہ یہہ بھی
کہین داخل سوال مذکور رہو اسی بات پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت کی تھی حدیث حکیم

ں حرام مین مرفوعاً آیا ہے کہ اوسکا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے تو شروع کر عیال سے بہتر صدقہ وہ ہے جو تونگری سے ہو جو کوئی پارسائی کرنا چاہتا ہے اللہ تعالےٰ اوسکو پارسا کر دیتا ہے جو کوئی مستغنی ہونا چاہتا ہے اللہ اوسکو غنی کر دیتا ہے رواہ البخاری حدیث ابی ہریرہ مین فرمایا ہے کہ تونگری کچھ زیادہ ساماں پر نہین ہوتی کہ اوسکی ہو رواہ البخاری یعنی تونگری بدل ست نہ بمال بزرگی بعقل ست۔ پس ظاہر کہ تونگر سے زیادہ حاجتمند ہوتے ہین ع آنکہ می زاید محتاج تر آمد پیدا ہے رہا یہ کہ صدقہ دینا ہے بہتر سوال کرکے لینے سے تو گرانی کی حالت مین سوال کرنے کی اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا کہ اوسکو خوشی ہو جسنے راہ پائی طرف اسلام کے بیشتر اوسکا کفاف ہے وہ قانع ہو رواہ الترمذی ؎

	کہ قناعت تونگرم گرداں		کہ در دے تو ہیچ نعمت نیست

مقدام بن معدیکرب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ نہ کھایا کسی ایک نے تم مین سے کوئی کھانا بہتر اس سے کہ اپنے ہاتھ کے کام سے کھاوے اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنی ہی دستکاری سے کھاتے تھے رواہ البخاری بہتر کسبہ زراعت ہے پھر تجارت پھر کتابت سے بدتر نوکری چاکری کرنا ہے مندوں کا بندہ بنا ہے ؎

بیان حاجت مانگنے کا اللہ تعالےٰ سے

ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے جسکو فاقہ ہوا پھر اوسنے لوگون سے مانگا تو اوسکا فاقہ کبھی بند نہ ہوگا جسنے خدا سے مانگا اوسکو اللہ رزق دیگا جلدی یا دیر مین رواہ ابوداؤد ؎

	از خدا خواہم و زغیر نہ خواہم خدا		کہ نیم بندۂ غیر و خدائے دگرست

بیان بے مانگے ملنے کا

ابن عمر کہتے ہین مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دیا کرتے تھے مین کسیکو جسمہ سے زیادہ محتاج ہے اوسکو دو فرماتے جب یہ مال تیرے پاس بے تانگے آوے تو تو اوسکو

لیکر متمول بن پھر اوسکو کہا یا کسی پر صدقہ کر اور جو بے تاکے مانگے نہ آوے تو تو اوسکی تاک جھانک نہ کر سالم نے کہا اسی لئے عبداللہ کسی سے کچھ نہ مانگتے اگر کوئی کچھ دیتا تو نہ پھیرتے رواہ الشیخان عائذ بن عمر کا لفظ یہ ہے جسکو اس رزق مین سے کچھ بے مانگے تانگے تاکے ملے وہ اپنے رزق مین کشادگی کرے اگر غنی ہو تو کسی ایسے محتاج کو دیدے جو کہ اس سے زیادہ حاجتمند ہے رواہ احمد عبداللہ نے کہا مینے اپنے باپ احمد بن حنبل سے پوچھا تاکنا کیا چیز ہے کہا یہ ہے کہ تو اپنے جی مین کہے کہ اب فلان شخص مجھکو کچھ بھیجیگا مجھے کچھ دیگا ۔

بیان صدقہ دینے کا باوجود کم مقدور ہونے کے

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے صدقہ دیا برابر ایک کھجور کے پاک کمائی سے اور اللہ قبول نہین کرتا ہے مگر پاک چیز کو تو لیتا ہے اوسکو اللہ داہنے ہاتھ مین پھر بڑہاتا ہے اوسکو واسطے صدقہ دینے والے کے جسطرح کوئی تم مین اپنے بچھیرے کو پالتا ہے یہانتک کہ وہ صدقہ برابر ایک پہاڑ کے ہوجاتا ہے رواہ الشیخان عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اللہ پالتا ہے تمہاری ایک کھجور یا ایک لقمہ کو جسطرح کوئی تم مین بچا گھوڑی یا اونٹنی کا پالتا ہے یہانتک کہ وہ برابر کوہ اُحد کے ہوجاتا ہے رواہ ابن حبان حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ داخل کرتا ہے ایک لقمہ روٹی ایک مٹھی کھجور وغیرہ پر جس سے مسکین کو فائدہ پہونچے تین آدمیون کو جنت مین گھر والے کو جسنے حکم دیا بی بی کو جسنے کہا نادرست کیا خادم کو جسنے حوالہ مسکین کیا پھر فرمایا الحمد للہ الذی لم ینس خادمنا اللہ کا شکر ہے کہ اوسنے ہمارے خادم کو بھی فراموش نہ کیا رواہ الحاکم والطبرانی فی الاوسط دوسرا لفظ مرفوع ابوہریرہ کا یہ ہے کہ کم نہین کرتا کوئی صدقہ مال کو نہین بڑہاتا اللہ کسی بندے کو عفو کرنے پر مگر عزت تو اضع نہ کی کسی نے اللہ کے لئے مگر بلند کرتا ہے اللہ اوسکو رواہ مسلم عدی بن حاتم کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے بچو تم آگ دوزخ سے اگرچہ آدہی کھجور ہو دوسری روایت یون ہے جو شخص چھپ سکے آگ سے گو آدہی کھجور ہی دیکر تو وہ یہ کام کرے رواہ الشیخان

انس بن مالک مرفوعاً کہتے ہین صدقہ بجھاتا ہے اللہ کے غضب کو دور کرتا ہے بری موت کو رواہ
الترمذی ابن مبارک کا لفظ یہ ہے کہ دور کرتا ہے اللہ صدقہ سے ستر اب بری موت کے عقبہ
بن عامر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین سایہ ہر آدمی کا نیچے اوسکے صدقے کے
ہوگا یہانتک کہ لوگون کا فیصلہ ہو یعنی اوس دن ہر آدمی نیچے سایۂ اپنے صدقے کے ہوگا ابو مرثد
کوئی دن نہوتا کہ صدقہ نہ دیتے گو ایک ٹکڑا سوکھی روٹی کا یا ایک گرہ پیاز ہی کی ہوتی رواہ
احمد وابن خزیمۃ دوسرا لفظ مرفوع عقبہ کا یہ ہے کہ صدقہ بجھاتا ہے اہل صدقہ سے قبر
کی آگ کو رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی حدیث مرفوع ابو ذر سے معلوم ہوا کہ اور کچھ
نہ بن سکے تو اچھی بات ہی کہے یہ بھی نہو سکے تو لوگون کو اپنی شر سے باز رکھے رواہ البزار
وابن حبان عمرو بن عوف نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے صدقہ مسلمان
کا عمر کو بڑھاتا ہے بری موت سے روکتا ہے صدقے دینے سے کبر وفخر دور ہوتا ہے رواہ
الطبرانی عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمنے سنا ہے کہ اعمال باہم فخر کرتے ہین صدقہ کہتا ہے مین
سب سے زیادہ افضل ہون رواہ ابن خزیمۃ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جسنے جمع کیا مال
حرام پھر صدقہ دیا تو اوسکو کچھ اجر نہین ہوتا ہے اوسپر اوس صدقے کا وبال پڑتا ہے رواہ
ابن خزیمۃ وابن حبان دوسرا لفظ یون ہے کہ بہتر صدقہ وہ ہے جو تونگری کو باقی رکھے
اوپنجا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے تو خرچ کر اعیال سے شروع کر تیری جورو کہتی ہے مجھپر
خرچ کر یا مجھکو طلاق دے تیرا غلام کہتا ہے مجھکو کھلا یا مجھسے تیرا بچا کہتا ہے تو مجھکو کسے
سونپتا ہے ف ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بڑھ گیا
ایک درہم لاکھ درہم پر ایک آدمی نے کہا کیونکر فرمایا ایک شخص کے پاس بہت مال ہے اوسنے
اپنے سامان مین سے لاکھ درہم لیکر صدقہ دیا ایک شخص کے پاس فقط دو درہم ہین اوسنے
ایک درہم صدقہ کیا رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ امیر کا لاکھ روپے دینا فقیر کا ایک پیسا
دینا اجر مین برابر ہوتا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے بخشے کسی کا اسمین اجارہ نہین ہے

امیر کو اپنی سخاوت کا گھمنڈ ہوتا ہے مگر فقیر بھی کچھ اونسے کم نہین ہوتے ہین بلکہ امرا کا مال تو اکثر کسب حرام کا ہوتا ہے فقیر کا مال غالبًا حلال کا ہوتا ہے سو حرام مال کا خرچ کرنا آخر کو وبال ہوگا حلال کا ایک درہم انشاء اللہ تعالے موجب رضامندی ذوالجلال ہوگا آمر سعید نے کہا اے رسول خدا مسکین میرے در پر کھڑا ہوتا ہے مین کچھ نہین پاتی جو اوسکو دون فرمایا اگر تو کچھ نہ پاوے مگر جلا ہوا کھر تو وہی اوسکے ہاتھ مین رکھدے رواہ الترمذی وابن خزیمۃ

صدائیا خجلت سائل بزمینم در کرد	بے زری کرد بمن انچہ بقارون زر کرد

بیان چھپا کر صدقہ دینے کا

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین منجملہ اون سات شخصون کے جنکو اللہ اپنے سایہ مین دن قیامت کے رکھیگا ایک وہ شخص بھی ہے جسنے چھپا کر صدقہ دیا بائین ہاتھ نے سنا کہ دائین ہاتھ نے کیا خرچ کیا یہہ حدیث صحیحین مین ہے اوپر گزر چکی ہے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نیکی کرنا بری موت سے بچاتا ہے چھپا صدقہ غضب رب کو بجھاتا ہے صلہ رحم عمر کو بڑھاتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر دوسرا لفظ یہہ ہے کہ ابا ذر نے کہا صدقہ کیا ہے فرمایا اضعاف مضاعف ہے اللہ کے پاس اس سے بھی زیادہ تر ہے پھر یہہ آیت پڑھی من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ کہا کون صدقہ افضل ہے فرمایا جو چھپا کر فقیر کو دیا جاوے یا جہد مقل ہو پھر یہہ آیت پڑھی ان تبدوا الصدقات فنعما ھی وان تخفوھا وتوتوھا الفقراء فھو خیر لکم رواہ احمد مطولا والطبرانی واللفظ لہ۔

بیان صدقہ دینے کا زوج واقارب کو

حدیث زینب زن ابن مسعود مین آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے گروہ عورتون کے تم صدقہ دو گو اپنے زیور ہی سے کیون نہ دو تو اونھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

پوچھا یا کہ بیلاہم اپنے شوہر اور یتیمون کو صدقہ دین فرمایا تمکو دو اجر ہین ایک قرابت کا ایک صدقہ کا رواہ الشیخان بطولہ اکثر علمار کے نزدیک مراد صدقہ نافلہ ہے بعض محققین نے کہا ہر بلکہ عام ہے نفل ہو یا فرض سلمان بن عامر کا لفظ مرفوع یہ ہے صدقہ مسکین پر ایک ہی صدقہ ہوتا ہے ذی رحم پر صدقہ وصلہ دونون ہوتا ہے رواہ النسائی والترمذی ام کلثوم دختر عقبہ کا لفظ مرفوعاً یون ہے کہ افضل صدقہ وہ ہے جو ذی رحم دشمن پر ہو رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ اول خویش بعدہ درویش گو وہ خویش اپنا دشمن ہی کیون نہو

بیان قرض دینے کا

براء بن عازب مرفوعاً راوی ہین کہ جسنے دودہ کی بکری قرض دی یا روپیہ پیسا یا کسی کو رستہ بتا دیا تو اوسکو برابر آزاد کرنے ایک گردن کے اجر ہوگا رواہ الترمذی ابن مسعود کی حدیث مرفوع مین آیا ہے ہر قرض صدقہ ہے رواہ الترمذی باسناد حسن والبیہقی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ایک آدمی جنت مین گیا دیکھا کہ اوسکے دروازے پر لکھا ہے صدقہ دس گنا ہوتا ہے قرض اٹھارہ گنا رواہ الطبرانی والبیہقی ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان کسی مسلمان کو ایکبار قرض نہین دیتا مگر وہ برابر دو بار صدقہ کرنے کے ہوتا ہے یعنی اجر مین رواہ ابن حبان

بیان آسانی کرنیکا مفلس پر

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے آسانی کی تنگدست پر آسانی کریگا اللہ اوسپر دنیا و آخرت مین رواہ ابن حبان قتادہ کا لفظ یہ ہے جسکو خوش آوے یہ بات کہ نجات دے اوسکو خدا سختی سے دن قیامت کے تو وہ دور کرے کوئی سختی کسی تنگدست کی یا معاف کرے اوسکو قرض رواہ مسلم حذیفہ نے مرفوعاً کہا ہے ملاقات کی فرشتون نے ایک آدمی کی روح سے

جو تم سے پہلے تھا کہا تو نے کوئی بھلائی کی ہے اوسنے کہا نہین کہا تو یاد تو کر کہا مین لوگون سے لین دین کرتا تھا اپنے آدمیون سے کہتا تھا مہلت دو تنگدست کو تجاوز کرو آسودہ سے اللہ نے فرمایا تم بھی اس سے تجاوز کرو رواہ الشیخان واللفظ لمسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے جس نے مہلت دی کسی تنگدست کو یا چھوڑ دیا اوسکو قرض اپنا اللہ اوسکو دن قیامت کے اپنے عرش کے سایہ مین رکھیگا رواہ الترمذی یہی مضمون حدیث ابی الیسر مین مرفوعاً نزدیک ابن ماجہ کے آیا ہے بلکہ طبرانی کا لفظ یون ہے کہ سب سے پہلے یہی شخص سایۂ خدا مین جاویگا واللہ الحمد اللھم ارزقنا

بیان خرچ کرنیکا نیک کامون مین

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی دن بندے صبح نہین کرتے مگر دو فرشتے آسمان سے اوترتے ہین کہتے ہین کہ اے اللہ عوض دے خرچ کرنیوالے کو دوسرا یہ کہتا ہے کہ اے اللہ تلف کر کنجوس کو رواہ الشیخان دوسرا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اللہ کہتا ہے اے میرے بندے تو خرچ کر تجھکو ملیگا رواہ الشیخان بلال سے فرمایا تو خرچ کر صاحب عرش سے کمی کا ڈر مت رکھہ رواہ الطبرانی طلحہ کے پاس بہت مال تھا سعدی کے کہنے سے سارا مال اپنی قوم مین بانٹ دیا یہ چار لاکھہ تھا رواہ الطبرانی ابن مسعود کی حدیث مین آیا ہے ایک آدمی جل صفہ مین سے مرگیا اوسکے خلہ مین دو دینار نکلے فرمایا یہ دو داغ ہین رواہ ابن حبان منذری نے کہا یہ اسلئے کہ وہ ظاہر مین فقیر تھا فقرا کے لئے جو صدقہ آتا وہ اوسکو بھی لیتا ؛

بیان جورو کے صدقہ دینے کا شوہر کے مال سے اون لیکر

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب عورت کھانا اپنے گھر کا بدون مفسدہ کے صرف کرتی ہے تو اوسکو اجر صرف کرنیکا شوہر کو کمانے کا خازن کو اوٹھانے کا ملتا ہے کوئی کسی کے اجر کو کم نہین کرتا رواہ الشیخان ابو امامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ خرچ کرے

کوئی عورت کوئی چیز شوہر کے گھر کی گھر اوسکی اجازت سے پوچھا بلا طعام فرمایا یہہ تو افضل اموال ہے رواہ الترمذی اسیطرح یہہ بھی آیا ہے کہ عورت اپنا مال بھی بے اطلاع و اجازت شوہر صرف کرے ؛

بیان کھانا کھلانے پانی پلانے کا

ابن عمر نے کہا ہے ایکیا آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون سا اسلام بہتر ہے فرمایا یہہ کہ تو کھیکو کھانا کھلاوے سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانتا ہے اور جسکو نہین پہچانتا رواہ الشیخان جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ کھلانا کسی مسکین مسلمان کو موجبات رحمت سے ہے رواہ الحاکم و صحیح ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے جسنے کھلایا اپنے بھائی کو پیٹ بھر کے پھر پانی پلایا اوسکو دل بھر کر تو دور رکھیگا اوسکو اللہ تا سے سات خندق تک ہر خندق کا فاصلہ پانسو برس کی راہ کا ہوگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے حدیث ابی سعید مین مرفوعاً یون آیا ہے جو کوئی مومن کسی مومن کو بھوک پر کھانا کھلاتا ہے تو اللہ اوسکو جنت کے پھل کھلاویگا جو مومن کسی مومن کو پیاس مین پانی پلاتا ہے تو اللہ اوسکو قیامت کے دن شراب سربمہر پلاویگا جو مومن کسی مومن کو برہنگی پر کپڑا پہناتا ہے تو اللہ اوسکو حلہ جنت پہناویگا رواہ الترمذی ابن عمرو کہتے ہین ایکیا آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مین اپنے حوض پانی سے بھرا ہون تاکہ میرے اونٹ پانی پیئین غیر کے اونٹ بھی آجاتے ہین اونکو بھی پلا دیتا ہون اسکا کچھ اجر ہے فرمایا فی کل کبد حری اجر رواہ احمد ہر جگر سوختہ مین اجر ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً قصہ ایک شخص کا آیا ہے کہ اوسنے ایک کتے پیاسے کو اپنے موزے سے پانی بھر کر پلایا اللہ نے اوسکا شکریہ ادا کر اوسکو بخشدیا پوچھا کیا بہائم مین بھی اجر ہے فرمایا فی کل کبد رطبۃ اجر ہر جگر تر مین ثواب ملتا ہے رواہ الشیخان لطولہ ف انس نے مرفوعاً کہا ہے سات چیزین ہین جو بعد موت کے واسطے بندے کے جاری رہتے ہین اور بندہ قبر مین ہوتا ہے ایک

علم کا سکھانا دوسرے نہر کا جاری کرنا تیسرے کنوان کھدوانا چوتھے درخت لگانا پانچوین مسجد
بنانا یا قرآن شریف چھوڑ جانا ساتوین بیٹا جو اوسکے لیے مغفرت مانگے رواہ البزار وابو نعیم
فی الحلیۃ سعد نے کہا اے رسول خدا میری ماں مرگئی اوسنے کچھ وصیت نہ کی بھلا اگر مین اوسکی طرف سے
کچھ صدقہ کرون تو اوسے کچھ نفع ہوگا فرمایا ہان پانی پلا رواہ الطبرانی فی الاوسط عن
انس دوسری روایت مین خود سعد سے یون آیا ہے کہ مینے کہا میری ماں مرگئی کون صدقہ
افضل ہے فرمایا پانی انہون نے ایک کنوان کھدوا کر کہا ھذہ لام سعد رواہ ابوداؤد
وابن حبان لوگ اپنے مردون کو بعد اونکے مرنے کے ثواب پہونچانا چاہتے ہین ہر شخص ایک نئی
راہ رسم بدعت نکال لیتا ہے جو صدقات جاریات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بتائے ہین وہ کوئی نہین کرتا اگر اونپر قناعت کرین تو موتی کو اجر بھی ملے نہ بھی بدعت سے
بچ جاوین جابر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے کنوان کھودا کوئی جگر گرم جن ہو یا انس چرندہ
یا پرندہ اوس سے پانی نہ پیے گا مگر اللہ اوسکا اجر دن قیامت کے دیگا رواہ البخاری
فی تاریخہ وابن خزیمۃ **حکایت** ابن مبارک سے ایک آدمی نے کہا میرے ایک پھوڑا
نکلا ہے سات برس سے علاج کرتا ہون کچھ فائدہ نہین ہوتا کہا جسجگہ لوگون کو حاجت پانی کی ہو
وہان ایک کنوان کھدوا دے اوسنے ایسا ہی کیا اچھا ہوگیا زخم کا خون بند ہوکر سوکھ گیا اسکو
بیہقی نے روایت کیا ہے پھر کہا اسیطرح کا ماجرا ہمارے شیخ حاکم ابی عبد اللہ پر گزرا کہ اون کے
چہرے پر پھوڑے ہوگئے کسیطرح اچھے نہوتے تھے ابو عثمان صابونی سے کہا جمعہ کے دن دعا کرو
سبنے آمین کہی دوسرے جمعہ کو ایک عورت آئی اوسنے کہا مینے اونکے لیے بہت دعا کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرمایا کہ حاکم سے کہدے کہ اپنے گھر کے دروازے پر سقایہ بنادے
جب بنکر اوسمین پانی بھرا گیا لوگ پینے لگے تو ایک ہفتہ نگزرا کہ سارے پھوڑے دور ہوگئے چہرہ پہلے
سے بھی اچھا ہوگیا کئی سال تک زندہ رہی ۔

بیان شکر احسان کا مکافات کرنیکا احسان پر

حدیث ابن عمر مین آیا ہے جو کوئی تمہارے ساتھ احسان کرے تم اوسکا بدلا کرو اگر کچھ نہ پاؤ تو اتنی دعا کرو کہ سمجھ لو بدلا ہوگیا رواہ النسائی بطولہ طبرانی کا لفظ یہ ہے یہانتک کہ تم جان لو کہ شکر ادا کیا اللہ شکر کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے جابر نے مرفوعاً یون کہا ہے اگر کسیکو بناوے تو شکر کرے جسنے شکر کیا اوسنے چھپایا اوسنے کفران کیا رواہ الترمذی اسامہ بن زید کی حدیث مرفوع یون ہے جسنے کہا جزاک اللہ خیرا اوسنے خوب ثنا کی رواہ الترمذی حدیث اشعث بن قیس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بڑا شکر گزار لوگون مین خدا کا وہ شخص ہے جو بڑا شکر گزار ہے لوگونکا ایک روایت مین یون آیا ہے شکر نہ کیا اللہ کا جسنے شکر نہ کیا لوگون کا۔ رواہ احمد نعمان بن بشیر مرفوعاً کہتے ہین جسنے شکر نہ کیا تھوڑے کا اوسنے شکر نہ کیا بہت کا جسنے شکر نہ کیا لوگون کا اوسنے شکر نہ کیا خدا کا اللہ کی نعمت کا ذکر کرنا اللہ کا شکر کرنا ہے ترک کرنا اوسکا کفر ہے جماعت رحمت ہے تفرقہ عذاب ہے رواہ ابن احمد فی زوائدہ انس نے کہا ہے مہاجرین نے کہا اے رسول خدا انصار سارا اجر لیگئے ہمنے کسی قوم کو بہتر انسے زیادہ خرچ کرنے مین اچھا سلوک کرنے مین باوجود مکت کے نہین دیکھا تمکو انہون نے محنت مین کفایت کی فرمایا کیا تم انپر ثنا نہین کرتے ہو انکے لئے دعا نہین کرتے ہو کہا ان فرمایا فذاک بذاک یعنی پس یہ بدلا اونکے احسان کا ہوگیا رواہ النسائی ۱۲

از دست گدائے بینوا مایہ مسیچ		جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند	

کتاب الصوم

بیان روزہ کا اور روزے کی فضیلت کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ عزوجل نے کہا ہے کہ ہر عمل ابن آدم کا اوسکے لئے ہے مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے مین ہی اسکی جزا دونگا روزہ سپر ہے نار سے جب تم مین کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش کی باتین نکرے چیخے چلاوے مین اوسکو

اگر کوئی گالی دے یا اوس سے لڑے تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون قسم اللہ کی بدبو روزہ دار کے مونہہ کی نزدیک اللہ کے مشک کی خوشبو سے زیادہ تر طیب ہے روزہ دار کو دو طرح کی خوشی ہوتی ہے ایک وقت افطار کے دوسرے جب ربّ سے ملیگا رواہ البخاری واللفظ لہ و مسلم ایک روایت بخاری مین یون آیا ہے کہ ترک کرتا ہے روزہ دار کھانا پینا اپنا شہوت اپنی میرے لئے روزہ میرے لئے ہے مین ہی اوسکا بدلا دونگا نیکی دس گنی ہوتی ہے مسلم کا لفظ یہہ ہے ہر عمل ابن آدم کا دس گنا ہوتا ہے سات سو گنے تک مگر اللہ نے کہا کہ یہہ روزہ کہ وہ خاص میرے ہی لئے ہے مین ہی اوسکی جزا دونگا الحدیث ایک بزرگ نے کہا ہے الدنیا یوم ولنا فیہ صوم دنیا ایک دن ہے یعنی دوسرا دن آخرت ہے ہمکو اس دن مین روزہ رکھنا چاہئے سہل بن سعد کی حدیث مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آیا ہے کہ جنت مین ایک دروازہ ہے اوسکو باب الریان کہتے ہین اوس دروازے سے دن قیامت کے بھی روزہ دار لوگ داخل ہونگے کوئی اور غیر انکا نہ جاویگا جب یہہ جا چکین گے دروازہ بند کر دیا جاویگا پھر کوئی اندر نہ جا سکیگا رواہ الشیخان ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے جو کوئی اوس مین گیا وہ پھر کبھی پیاسا نہوگا ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین تم جہاد کرو غنیمت لوگے روزہ رکھو تندرست رہوگے سفر کرو تونگر ہو جاؤگے رواہ الطبرانی فی الاوسط دوسرا لفظ یہہ ہے کہ روزہ ایک سپر ہے مضبوط قلعہ ہے آگ دوزخ سے رواہ احمد ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً یہہ بھی آیا ہے کہ روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے دن قیامت کے روزہ کہیگا مینے اسکو طعام شراب شہوت سے روکا میری شفاعت قبول ہونا چاہئے قرآن کہیگا مینے رات کے سونے سے منع کیا میری شفاعت مقبول ہو فرمایا دونون کی شفاعت قبول کیجاویگی رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر ابو امامہ نے کہا مجھے رسول خدا کوئی عمل بتاؤ ہر بار یہی فرمایا روزہ رکھا کر کہ اسکی برابر کوئی عمل نہین ہے رواہ ابن حبان دوسری روایت یون ہے کہ ایسا عمل بتاؤ جس سے جنت مین جاؤن فرمایا روزہ رکھہ کر کوئی عمل مثل اسکے نہین ہے اوس دن سے ابو امامہ کے گھر مین کبھی دھوان نظر نہین آتا

مگر جبکہ کوئی مہمان آجاتا مدینہ ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تین آدمیونکی دعا رد نہین ہوتی ہے
ایک دعا روزہ دار کی وقت افطار کے دوسرے دعا امام عادل کی تیسرے دعا مظلوم کی اسکی دعا
اللہ ابر کے اوپر اوٹھا لیتا ہے آسمان کے دروازے کھولدیے جاتے ہین رب فرماتا ہے قسم ہے
مجھکو اپنی عزت کی مین تیری مدد کرونگا اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو رواہ الترمذی واللفظ
لہ وابن حبان والبزار ملخصاً ۱۲

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن	اجابت از در حق بہر استقبال می آید

بیان روزۂ رمضان کا شب قدر کے قیام کا

حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے قیام کیا
شب قدر کا ایمان واحتساب کی راہ سے بخشے گئے اگلے گناہ اوسکے جسنے روزہ رکھا رمضان
کا ایمان واجر کے لیے بخشے گئے اگلے گناہ اوسکے رواہ الشیخان خطابی نے کہا اسکے یہ معنی
ہین کہ روزہ رکھا واسطے تصدیق ورغبت وثواب کے دلسے خوش ہوکر بغیر کراہت کے نہ روزے
کو بھاری سمجھا نہ دنون کو لمبا بلکہ طول ایام کو بسبب عظمت ثواب کے غنیمت سمجھا بغوی نے کہا
احتساب کے یہ معنی ہین کہ امید اجر کی رکھی ذات الٰہی کا قصد کیا ابوسعید خدری کا لفظ
یہ ہے جسنے روزہ رکھا رمضان کا بچایا اوسکے حدود کو بچایا اوس کام سے جس سے بچانا چاہئے
تو کفارہ ہوا ماقبل کا رواہ ابن حبان سلمان کہتے ہین خطبہ پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے آخر شب شعبان کو فرمایا اے لوگو آیا مہینا رمضان کا اس مہینے مین ایک رات
ہے بہتر ہزار راتون سے اللہ نے اسکے روزے کو فرض کیا ہے قیام لیل کو تطوع یعنی نفل
ٹھیرایا ہے جسنے تقرب کیا کسی خصلت خیر سے اس ماہ مین وہ مثل اوسکے ہے جسنے ادا کیا کوئی
فرض غیر رمضان مین جسنے ادا کیا کوئی فرض اس ماہ مین وہ مثل اوسکے ہے جسنے ادا کیے ستر
فرض اوسکے ماسوا مین یہ مہینا ہے صبر کا صبر کا ثواب جنت ہے یہ مہینا ہے مواسات یعنی

سلوک کرنیکا اس ماہ مین مومن کا رزق بڑہتا ہے جسنے کسی کا روزہ کہلوایا اوسکے گناہ بخشے گئے اوسکی گردن آگ دوزخ سے آزاد ہوئی اوسکو برابر اوسکے اجر ملا اوسکا اجر کچہہ کم نہوا کہا اے رسول خدا ہم سب افطار نہین کرا سکتے ہین فرمایا اللہ دیتا ہے ثواب اوسکو جو ایک کہجور یا ایک گھونٹ پانی یا دودہ پر کسی کا روزہ کہلواتا ہے یہہ وہ مہینا ہے جسکا اول رحمت ہے اوسط مغفرت ہے آخر آزادگی ہے نار سے جسنے تخفیف کی اپنے مملوک سے اوسکو خدا بخشدیتا ہے آگ دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے تم اسمین چار کام بہت کیا کرو دو کام سے خدا راضی ہوگا دو کام سے تمکو چارہ نہین ہے جنسے تمہارا رب راضی ہوتا ہے وہ ایک شہادت ہے لا الہ الا اللہ کی دوسرے استغفار کرنا دو کام جنسے تمکو چارہ نہین ہے ایک مانگنا ہے اللہ سے جنت کا دوسرے پناہ چاہنا ہے آگ سے جسنے پانی پلایا کسی روزہ دار کو اوسکو اللہ میرے حوض سے پلاویگا پھر وہ پیاسا نہوگا جب تک کہ جنت مین جاوے رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ یہہ حدیث نہایت پر بشارت ہے اہل دین کہان ہین ذرا اسکو یاد رکہکر اخلاص سے کام کرین حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کہولدئے جاتے ہین نار کے دروازے بند کردئے جاتے ہین شیطان جکڑ دئے جاتے ہین رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ ابواب رحمت مفتوح ہوجاتے ہین ابواب جہنم بند کردئے جاتے ہین شیطانون کو زنجیرین باندہ دیتے ہین معلوم ہوا کہ جو مرد و عورت رمضان مین برے کامون بری باتون سے باز نہے وہ رحمت سے محروم ہے شیاطین الجن تو جکڑ دئے جاوین شیاطین الانس اپنے افعال بد سے کسیطرح باز نہ آوین یہہ جگہہ بڑی عبرت کی ہے انس بن مالک کا مرفوعاً یہہ لفظ ہے کہ یہہ مہینا آیا اسمین ایک رات ہے جو بہتر ہے ہزار رات سے جو کوئی اوس سے محروم رہا وہ ساری خیر سے محروم رہا نہین محروم رہتا اوسکی خیر سے مگر محروم رواہ ابن ماجۃ حسن نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے ہر رات رمضان مین چہہ لاکہہ آدمی آتش دوزخ

سے آزاد کرتا ہے جب پہلی رات ہوتی ہے تو اوس رات بعد درگزشتہ کے آزاد فرماتا ہے رواہ
البیہقی وقال ھکذا لجاء مرسلا اگر تیس دن کا مہینا ہوا تو نو شب چہ لاکھ کے حساب سے
آدمی ہوئے پھر اسیقدر آخر شب مین یکبارگی آزاد کردئے گئے یہہ سب تیس کروڑ نالیس لاکھ ہوے
مگر حدیث انس مین مروی آیا ہے کہ منافق لوگ کافرون مین کافرون کا اسمین کچھ حصہ نہین ہے رواہ
ابی حزیمۃ اگرچہ بظاہر مراد نفاق سے اسجگہ یہہ ہے کہ ظاہر مین مسلمان باطن مین کافر ہو
لکن لفظ حدیث کا عام ہے منافق کی چار علامتین بیان فرمائی ہین جب وعدہ کرے خلاف کرے
امانت مین خیانت کرے جھگڑے مین گالی گفتہ دے جب بات کہے جھوٹ بولے یہہ نفاق عملی ہوا
مگر نام اسکا بھی نفاق ہی ہے اللھم احفظنا عمرو بن مرہ نے کہا ہے ایک آدمی آیا اوس نے
کہا اے رسول خدا بھلا اگر مین گواہی دون اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ
پانچون نماز پڑھون زکوٰۃ دون روزہ رمضان کا رکھون قیام رمضان کا کرون تو مین
کون ہوا فرمایا تو صدیقین وشہدا مین سے ہوا رواہ ابن حبان مگر یہہ حدیث مقید ہوگی
ساتھہ اجتناب کبائر کے اسلئے کہ مرتکب کبائر صدیق ہوتا ہے نہ شہید ٹھیرتا ہے ۔

بیان چھہ روزون شوال کا

ابو ایوب نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے روزے رکھے رمضان
کے پھر چھہ روزے شوال کے بھی رکھے تو اوسنے گویا سارے زمانہ کے روزے رکھے رواہ
مسلم والطبرانی تو بان کا لفظ یہہ ہے کہ یہہ چھہ روزے برابر ایک سال کے ہوتے ہین ہر
نیکی دس گنی ہوتی ہے رواہ ابن ماجۃ والنسائی یعنی مہینا تو برابر دس مہینے کے ٹھیرا
یہہ چھہ دن برابر دو ماہ کے ہوئے حاصل دہر ہوگیا واللہ اعلم ۔

بیان صوم عرفہ کا

ابو قتادہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ صوم یوم عرفہ کیا ہے فرمایا ایک سال گزشتہ ایک سال آئندہ کا کفارہ ہوتا ہے رواہ مسلم سہل بن سعد کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جسنے روزہ رکھا دن عرفہ کے اوسکے دو سال کے گناہ لگاتار بخشے گئے رواہ ابو یعلی +

بیان صوم محرم کا

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے روزہ اللہ کے مہینے محرم کا ہے افضل نماز بعد فرض کے نماز شب کی ہے رواہ مسلم +

بیان روزہ عاشورہ کا

ابو قتادہ کی حدیث مرفوع میں آیا ہے کہ صوم یوم عاشورا ایک سال گذشتہ کا کفارہ ہوتا ہے رواہ مسلم وغیرہ ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال ما بعد کا بھی کفارہ ہو صحیحین میں ابن عباس سے آیا ہے کہ روزہ رکھا اس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حکم فرمایا کہ روزہ رکھو ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے کشادگی و فراخی کی اپنے اہل و عیال پر دن عاشورا کے کشادگی کریگا اللہ اوسپر سارے برس اسکو بیہقی وغیرہ نے کئی طریق سے ایک جماعت صحابہ سے روایت کیا ہے پھر کہا کہ یہ اسانید اگرچہ ضعیف ہیں مگر جبکہ بعض کو بعض سے ملاؤ تو قوت حاصل ہوتی ہے انتہے لفظ توسیع عام ہے چاہے سب کو کھانا کھلا دے یا کپڑا پہنا دے یا نقد یا جنس دیوے واللہ اعلم +

بیان روزہ شعبان کا

اسامہ بن زید نے کہا اے رسول خدا میں دیکھتا ہوں کہ کسی مہینے میں آپ اتنے روزے نہیں رکھتے جتنے شعبان میں رکھتے ہیں فرمایا یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں درمیان

رجب و رمضان کے اس مہینے مین اعمال عرض رب العالمین کے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ جب میرا عمل جاوے تو مین روزہ دار ہون رواہ النسائی بعضون مین ہی عائشہ سے آیا ہے کہ سب سے زیادہ آپ اسی مہینے مین روزہ رکھتے تھے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ بلکہ سارے مہینے رکھتے تھے معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہین جہانکہا ہے اللہ ساری خلق پر شب نصف شعبان مین جھانکتا ہے پھر سب کو بخش دیتا ہے مگر مشرک و کینہ ور کو رواہ ابن حبان ؛

بیان ہر مہینے کے تین روزون کا

ابو ہریرہ کہتے ہین وصیت کی مجھکو میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین روزون کی ہر مہینے مین اور دو رکعت ضحی کی اور اس بات کی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لون رواہ الشیخان وصیت کرنے سے اہتمام اس کام کا پایا گیا ابو قتادہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ تین روزے ہر مہینے مین اور رمضان سے رمضان تک صیام دہر ہوتا ہے رواہ مسلم من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ابن عمرو سے فرمایا مجھسے سنا ہے کہ تو دن بھر روزہ رکھتا ہے رات بھر قیام کرتا ہے یہ مت کر تجھپر تیرے بدن کا حق ہے تیری آنکھ کا حق تیری جورو کا حق ہے روزہ بھی رکھ افطار بھی کر ہر مہینے مین تین روزے رکھ یہ صوم دہر ہوا الحدیث رواہ الشیخان حدیث قتادہ مین ایام بیض تیرہون چودہون پندرہون تاریخ کو فرمایا ہے پھر کہا کہ ھن کہیئۃ الدھر یعنی انکی شکل مثل صوم دہر کے ہے رواہ ابو داؤد یہی مضمون حدیث جریر مین نزدیک نسائی کے بھی آیا ہے ؛

بیان اتوار و جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عرض کئے جاتے ہین اعمال دن اتوار و جمعرات کے مین دوست رکھتا ہون کہ عرض کیا جاوے عمل میرا اور مین روزہ دار

ہون رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ انوار وجمعرات کو اللہ ہر مسلمان کو بخشتا ہے مگر دو آدمیون کو جو جدا ہین فرماتا ہے انکو چھوڑ دو یہانتک کہ باہم صلح کرلین رواہ ابن ماجۃ یہی مضمون روایت مسلم مین بھی آیا ہے جابر کی حدیث مین یون ہے کہ انوار جمعرات کو ہر مستغفر و تائب کی بخشش ہوتی ہے توبہ قبول کیجاتی ہے مگر اہل کینہ کی یہانتک کہ توبہ کرین رواہ الطبرانی ؛

بیان صوم داؤد علیہ السلام کا

حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے جب دشمن سے ملتے تو نہ بھاگتے دوسری روایت یہہ ہے کہ نہین کوئی روزہ بڑھکر روزۂ داؤد علیہ السلام سے رواہ الشیخان تیسری روایت یون ہے کہ احب صیام طرف خدا کے صیام داؤد ہے احب صلوۃ نزدیک خدا کے نماز داؤد ہے آدہی رات کو سوتے ثلث شب قیام کرتے سدس شب آرام کرتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے رواہ الشیخان ؛

بیان سحری کا

انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تم سحر کیا کرو سحور مین برکت ہوتی ہے رواہ الشیخان ریاض بن سماریہ نے کہا بلایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سحور پر رمضان مین فرمایا غذاء مبارک کیطرف آ رواہ ابوداؤد ابن عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا مدد لو طعام سحر سے صیام نہار پر قیلولہ سے قیام شب پر رواہ ابن ماجۃ ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہہ ہے سحور بالکل برکت ہے تم اوسکو نہ چھوڑو اگرچہ کوئی تم مین ایک گھونٹ پانی ہی کیون نہ پی لے کیونکہ اللہ و فرشتے درود بھیجتے ہین سحور

کرنے والون پر رواہ احمد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اچھا سحور مومن کا کھجور ہے رواہ ابوداؤد ؛

بیان جلد افطار کرنیکا تاخیر سحور کا

سہل بن سعد نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ ہمیشہ خیر سے رہین گے جب تک کہ افطار جلد کیا کرینگے رواہ الشیخان دوسری روایت یون ہے ہمیشہ امت میری سنت پر رہیگی جب تک کہ افطار کے لئے انتظار تارون کا نکریگی رواہ ابن حبان اتنی دیر افطار مین کرنا کہ تارے نظر آنے لگین طریقہ روافض کا ہے حدیث مرفوع ابوہریرہ مین آیا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے بہت دوست بندون مین مجھکو وہ شخص ہے جو جلد افطار کرتا ہے رواہ الترمذی انس کہتے ہین نہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی کہ پڑھی ہو نماز مغرب کی جب تک کہ افطار نکر لیا ہو گو ایک گھونٹ پانی پر ہو رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان ؛

بیان افطار کرنے روزہ کا کھجور یا پانی پر

حدیث سلمان بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے جب افطار کرے کوئی تم مین تو کھجور پر کرے کہ اسمین برکت ہے اگر کھجور نپاوے تو پانی پر کرے پانی طہور ہے رواہ ابوداؤد انس کہتے ہین افطار کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نماز سے چند کھجور تازہ پر اگر کھجور نہوتی تو چند گھونٹ پانی پی لیتے رواہ ابوداؤد ؛

بیان کھانا کھلانے کا روزہ دار کو

حدیث زید بن خالد جہنی مین مرفوعاً آیا ہے جسنے افطار کرایا کسی روزہ دار کو اوسکو اجر ہے

برابر اوس صائم کے صائم کا اجر کم نہین ہوتا رواہ الترمذی والنسائی افطار سے اسجگہ اطعام مراد ہے اس مقدمہ کی حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے ۔

بیان روزہ کھولنے کا پاس کسی شخص کے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ام عمارہ انصاریہ کے آئے انھون نے آپکے سامنے کھانا لاکر رکھا فرمایا تو بھی کھا کہا مین روزے سے ہون فرمایا صائم پر فرشتے درود بھیجتے ہین جبکہ اوسکے پاس کھانا کھایا جاوے یہانتک کہ فارغ ہون یا سیر شکم رواہ الترمذی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ صائم کے پاس جب کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین ۔

بیان اعتکاف کا

حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی بھلا کام مین کسی اپنے بھائی کے اور پہونچا اوسمین یہ بہتر ہے اوسکے لئے دس برس کے اعتکاف سے جسنے اعتکاف کیا ایک دن اللہ کے لئے کریگا اللہ درمیان اوسکے اور نار جہنم کے تین خندق دور تر خافقین سے رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی واللفظ لہ منذری نے کہا حدیثین اعتکاف نبوی کی صحاح وغیرہا مین مشہور ہین ہماری کتاب کی شرط سے نہین ہین واللہ اعلم ۔

بیان صدقہ فطر کا تاکید صدقہ مذکور کی

ابن عباس کہتے ہین فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر کو واسطے پاک ہونے صائم کے لغو ورفث سے مساکین کے کھانیکو سو جسنے ادا کیا اوسکو پہلے نماز سے تو یہہ زکوۃ مقبولہ ہے جسنے دیا بعد نماز کے تو یہہ ایک صدقہ ہے منجملہ صدقات کے رواہ ابوداؤد خطابی نے کہا یہہ صدقہ فرض ہے مثل فرضیت زکوۃ کے اموال مین معلوم ہوا کہ جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرض کیا ہے وہ بھی مثل فرض خدا کے ہے اسلئے کہ اسکی طاعت خدا کی طاعت سے صادر ہوتی ہے جاتا
اہل علم کا یہی قول ہے کہ زکوۃ فطر فرض و واجب ہے جب اسمین طہارت صائم شیری تو ہر مقدور پر
اور ہر فقیر پر جو ایک دن کا قوت پاتا ہے یہ زکوۃ واجب ہوگی کیونکہ یہ وجوب بعلت تطہیر ہے
ہر صائم اسکا محتاج ہے سو جب ملت مین سب شریک ہوئے تو وجوب مین بھی سب شریک ہونگے زیر
کو لفظ یہ ہے صیام رمضان کا معلق رہتا ہے درمیان آسمان و زمین کے نہین اوپر جاتا ہے جبکہ
زکوۃ فطر کے اسکو ابن شاہین نے روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب جیدالاسناد ہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی
فرمایا یہ آیت مقدمہ زکوۃ فطر مین نازل ہوئی ہے رواہ ابی حریصۃ عن عبید اللہ
المزنی عن ابیہ عن جدہ اور بہ مسائل زکوۃ کے موقع المغیث روضہ ندیہ مع مقبول بنیاں
مرصوص وغیرہ کتب فقہ سنت مین لکھے ہوئے ہیں ۱۲

کتاب العیدین والاضحیۃ

بیان جاگنے کا ہر دو شب عیدین مین

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسنے قیام کیا دونوں شب عیدین بامید ثواب نہ مرے گا دل اوسکا جس
دن سبکے دل مرینگے رواہ ابن ماجۃ و روایۃ نفقات خوبی قیام کی یہ ہے کہ دل بھی حاضر ہو
نہ فقط آنکھین ہی کھلی رہین ۵

ہم سے دل مردہ اگر رات کو جاگے تو کیا ۔ چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہین

بیان سویرے سے جانا عیدین مین

سعد بن اوس انصاری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب دن عید

فطر کا ہوتا ہے فرشتے راہون کے سرے پر کھڑے ہوکر پکارتے ہین جاؤ اے گروہ مسلمانون کے سوبرے طرف رب کریم کے جو خیر کی منت کرتا ہے پھر دوسرا ثواب جزیل دیتا ہے تم حکم کئے گئے تھے قیام لیل کا سو تمنے قیام کیا تمکو حکم ہوا تھا صیام نہار کا سو تمنے روزہ رکھا تمنے اپنے رب کو کہلایا اب اپنا جائزہ لو جب یہ شخص نماز پڑھتا ہے منادی ندا کرتا ہے سنلو تمہارے رب نے تمکو بخشدیا اب تم اپنے گھر درکو راشد ہوکر جاؤ کہ یہہ دن جائزہ کا ہے اس دن کا نام آسمان پر یوم الجائزہ ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر

بیان قربانی کرنے کا

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین نہین کیا کسی آدمی نے کوئی عمل دن نحر کے محبوب تر نزدیک خدا کے خون بہانے سے یہہ قربانی دن قیامت کے مع اپنے سینگون بالون کھرون کے آویگی یہہ خون پاس خدا کے پہلے گرتا ہے زمین پر قبول پیچھے اب تم جی سے خوش ہوجاؤ رواہ الترمذی ایک روایت مین ہے کہ ہر بال پر ایک حسنہ ملتا ہے ابوسعید نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے فاطمہ تو اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جو قطرہ خون کا گریگا تیرے اگلے گناہ بخشے جاوینگے کہا یہہ خاص میرے لئے ہے یا سبکے لئے فرمایا ہمارے لئے اور سارے مسلمانون کے لئے ہے رواہ البزار وابو الشیخ فی کتاب الضحایا وغیرہ ابوامامہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے بہتر قربانی بکری ہے بہتر کفن حلہ ہے رواہ ابوداؤد ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے جسنے بیچا قربانی کی کہال کو اور سکی قربانی نہوئی رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد مسائل قربانی کی کتب فقہ سنت مین لکھے ہوئے ہین یہان اونکے بیان کی کچھہ حاجت نہین ہے ؛

کتاب الحج

بیان حج وعمرہ کا

ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان اللہ
اللہ و رسول پر کہا پھر کون عمل فرمایا جہاد کہا راہ خدا میں کہا پھر کیا فرمایا حج مبرور رواہ الشیخان
مبرور اوس حج کو کہتے ہیں جسمیں کوئی معصیت واقع نہو جابر کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے نیکی حج
کی یہ ہے کہ کھانا کھلاوے اچھی بات کہے بعض کے نزدیک افشار سلام بھی آیا ہے کسی نے کہا مبرور وہ
حج ہے کہ بعد اوسکے پچھلا حال اگلے حال سے اچھا ہو جاوے یہ علامت ہے قبول ہونے کی جسکا حال
بعد حج کے بد ہو جاوے یہ علامت ہے مردود ہونے کی دوسرا لفظ مرفوع ابو ہریرہ کا یوں ہے
جسنے حج کیا پھر فحش نہ کیا فسق نہ کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پھرا جیسے آج اوسکی ماں نے اوسکو جنا
ہو رواہ الشیخان ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ عمرہ عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہوں کا جو بیچ
اون دونوں کے ہوئے ہیں حج مبرور کی جزا سوا جنت کے کچھ نہیں ہے رواہ الشیخان حدیث
عمرو بن العاص میں مرفوعاً آیا ہے اسلام ڈھا دیتا ہے اوسکو جو پہلے ہوا ہجرت ڈھا دیتی ہے اوسکو
جو پہلے ہوا حج ڈھا دیتا ہے اوسکو جو پہلے ہوا رواہ ابن خزیمۃ ورواہ مسلم الا ان منہ
مراد گناہ صغیرہ و کبیرہ ہیں مگر حقوق عباد میں اختلاف ہے اگر یہ حقوق بھی معاف ہو جاتے ہوں
تو کچھ دور نہیں ہے اللہ کا فضل عام ہے حسین بن علی علیہما السلام کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا میں بزدل
ضعیف ہوں فرمایا تو وہ جہاد کر حسین کا ثنا نہ لگے یعنی حج کر رواہ الطبرانی فیہما معلوم ہوا
کہ ضعیف و بزدل کا جہاد یہی حج کرنا ہے اسکو حج و جہاد دونوں کا اجر ملیگا حدیث عمرو بن عبسہ میں
بعد بیان فضیلت اسلام و ایمان و ہجرت و جہاد کے یہ فرمایا ہے کہ یہ وہ عمل ایسے ہیں کہ وہ افضل
اعمال ہیں مگر جو کوئی کہ مثل اونکے کرے ایک حج مبرور دوسرے عمرہ مبرورہ رواہ احمد ابن مسعود
مرفوعاً کہتے ہیں تم ملا کر حج و عمرہ کو یہ دونوں دور کرتے ہیں فقر و ذنوب کو جسطرح بھٹی لوہے چاندی
سونے کا میل کچیل دور کرتی ہے نہیں ثواب حج مبرور کا مگر بہشت رواہ الترمذی جسنے تمتع کیا
تھا یعنی پہلے احرام عمرہ کا باندھا تھا پھر حج کیا پھر مدینہ منورہ سے احرام عمرہ کا باندھا جب حج کو گیا تھا
فقیر تھا جب پھر کر آیا امیر ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہوا اسمیں کہ گناہ

بھی بخشے گئے ہونگے وما ذلک علی اللہ بعزیز ابن عمر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے حاجی کا اونٹ کوئی قدم اوٹھاتا نہین ہے مگر اللہ اسکی حسنہ لکھتا ایک سیئہ مٹاتا ایک درجہ بڑھاتا ہے رواہ ابن حبان ابن عباس سخت بیمار ہوئے اپنی اولاد کو جمع کرکے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جسنے حج کیا مکہ سے پیادہ پا یہانتک کہ مکہ کو پھر کر آئے لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے ہر قدم پر سات سو حسنہ ہر حسنہ برابر حسنات حرم کے ہوتا ہے کہا حسنات حرم کیا ہین فرمایا ہر حسنہ برابر لاکھ حسنہ کے ہے رواہ ابن خزیمۃ وطن سے حج کو سوار ہوکر جانا افضل ہے مگر مکہ سے عرفات تک پیادہ جانا آنا زیادہ اجر رکھتا ہے نہان حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے کہ آدم علیہ السلام ہزار بار مکہ آئے پیادہ پا کبھی سوار نہوئے یہہ آنا انکا ہند سے تھا رواہ ابن خزیمۃ آدم جب جنت سے باہر نکلے تھے زمین ہند مین بمقام سراندیپ اوترے تھے یہان سے حج کو جایا کرتے تھے اوسوقت غالباً سواری بھی نہوگی ہند سارے بنی آدم کا وطن ہے اولاد آدم بہین سے پھیل کر ہفت اقلیم مین آباد ہوئے اسلئے اس ملک کو شرف ہے سب ملکون پر یہہ جب ہند مین آئے تھے تو نور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی پیشانی مین موجود تھا ؎

کانت لآدم ارض الھند مھبطاً		وفیہ نور رسول اللہ مشغول	
من ھاھنا مستبین ان سیدنا		مھمندمن سیوف اللہ مسلول	

جابر بن عبد اللہ نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حج وعمرہ کرنیوالے اللہ کے مہمان ہین اللہ نے اونکو بلایا تھا سو وہ آئے ہین اونہون نے جو مانگا تھا وہ اونکو دیا ہے رواہ البزار ورواتہ ثقات ابوہریرہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اگر استغفار کرینگے تو بخشے جاوینگے رواہ النسائی دوسرا لفظ یہہ ہے کہ مغفرت ہوتی ہے حاجی کی اور جسکے لئے حاجی استغفار کرے رواہ البزار ابن خزیمہ کا لفظ یہہ ہے اللھم اغفر للحاج ولمن استغفر لہ الحاج ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے تم فائدہ اوٹھاؤ اس گھر سے کہ یہہ دوبار ڈھایا گیا ہے

ابد تیسری بار و شمار لیا جاویگا رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو نکلا حج کو پھر مر گیا لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے اجر حاجی کا قیامت کے دن تک جو نکلا عمرہ کو پھر مر گیا تو لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے اجر معتمر کا یوم القیامۃ تک جو نکلا جہاد کو پھر مر گیا تو لکھا جاتا ہے اوسکے لئے اجر غازی کا قیامت کے دن تک رواہ ابو یعلی ابن عباس کہتے ہین ایک آدمی عرفہ مین ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑا تھا کہ سواری پر سے گر پڑا گردن ٹوٹ گئی فرمایا اسکو پانی و بیری سے نہلاؤ انہین دو کپڑون مین کفن کرو اسکا سر نہ چھپاؤ حنوط نہ ملو یہ قیامت کو اسطرح لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا رواہ الشیخان

بیان خرچ کرنیکا حج و عمرہ مین

عائشہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھکو تیرے عمرے مین اجر بقدر مشقت و نفقے کے ہوگا رواہ الحاکم بریدہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نفقہ حج مین مثل نفقہ کے راہ خدا مین ہے سات سو گنا رواہ احمد جابر بن عبد اللہ مرفوعاً کہتے ہین حاجی کبھی محتاج نہین ہوتا ہے رواہ الطبرانی والبزار

بیان عمرہ کا رمضان مین

حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے عمرہ رمضان مین برابر حج کرنے کے ہے ہمراہ میرے رواہ ابوداؤد بخاری کا لفظ یہ ہے عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ یہ مطلق محمول ہے مقید پر واللہ اعلم

بیان خاکساری و خواری کا حج مین

ثمامہ نے کہا حج کیا انس نے ایک پالان پر وہ کچھ خچیل نہ تھے پھر کہا کہ حج کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

پالان پر بیٹھ اونکی باربرداری تھی رواہ البخاری ابن عمار نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا دن نحر کے کنکری مارتے تھے اکیناقہ صہبار نام پہ نہ کچھ مار دہاڑ تھی نہ ہٹانا تھا نہ دور باش تھی رواہ ابن خزیمۃ ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز پڑہی ہے مسجد خیف مین ستر پیغمبرون نے اونمین سے ایک موسیٰ ہین ہین دیکھتا ہون انکو دو کملی پہنے ہوئے ایک اونٹ پر احرام باندہے ہوئے چھال کی رسی کی لگام لگائے ہوئے دو گیسو چوڑے ہوئے رواہ الطبرانی فی الاوسط دوسری روایت مین یون ہے کہ جب گزرے رسول خدا وادی عسفان پہ حج مین فرمایا اے ابوبکر یہ کون وادی ہے کہا عسفان فرمایا گزر ہوا ہیان ہود و صالح کا لال اونٹنیون پر جنکی نکیل چھال کی تھی ازار کملی کے تھے چادر پوستین کی تھی یہہ حج کرتے تھے اس قدیم گھر کا رواہ احمد مین جب حج کو گیا تھا اتفاق سے عسفان مین آٹھ دن رہنا ہوا تھا یہانکا کنوان نہایت شیرین و سرد ہے کہتے ہین امین آب دہن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑا ہے یہہ اتنا سرد و شیرین اور اسکے گرد کے پہاڑ آتش فشان ہائے ابن عمر نے کہا ایک آدمی نے پوچھا حاجی کون ہے فرمایا پریشان بال میلا کچیلا پوچھا کون حج افضل ہے فرمایا حج دشج یعنی لبیک پکارنا جانور ذبح کرنا کہا راہ کیا ہے فرمایا توشہ و سواری ہے رواہ ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ حج مین کسیطرح کا تکلف لباس و سواری کا نکرے جسقدر خاکساری فقیری کی صورت بنا دیگا اوتنا ہی اچھا ہے انبیاء کی یہی سنت تھی ۔

بیان احرام ولبیک پکارنے کا

حدیث سہل بن سعد مین مرفوعاً آیا ہے کوئی ملبی لبیک نہین کہتا لکن جو کچھ اوسکے دائین بائین ہے وہ یہی لبیک کہتا ہے رواہ الترمذی خلاد بن سائب مرفوعاً کہتے ہین میرے پاس جبریل آئے کہا اپنے یارونکو حکم دو کہ اہلال و تلبیہ کو پکار کر کہین رواہ مالک ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اہلال نہین کرتا کوئی مہل نہ تکبیر کہتا ہے کوئی مکبر کبھی مگر بشارت دیا جاتا ہے کہا جنت کی فرمایا ہان رواہ الطبرانی

فی الاوسط

بیان احرام باندھنے کا مسجد اقصیٰ سے

ام سلمہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اہلال کیا عمرہ کا بیت المقدس سے وہ بخشا گیا رواہ ابن ماجۃ ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے کہ بخشے گئے گناہ اوسکے اگلے پچھلے یا اوسکے لئے جنت واجب ہوگئی جب عمرہ کا ابلیا ہے یہ اجر ہے تو حج کا کیا کچھ اجر ہوگا ؛

بیان طواف و استلام حجر اسود و رکن یمانی و مقام و دخول بیت کا

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ استلام حجر اسود و رکن یمانی کا خطاؤن کو گرا دیتا ہے جیسے ایک ہفتہ گن کر طواف کیا و دو رکعت نماز پڑہی گویا ایک گردن آزاد کی ہر قدم کے اوٹھانے رکھنے پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین دس برائیان دور ہوتی ہین دس درجے بڑہتے ہین رواہ احمد ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ جیونا ان دونون رکن کا کفارہ ہے خطاؤن کا ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین نازل کرتا ہے اللہ ہر دن اپنے گھر کے حج کرنیوالون پر ایک سو بیس رحمتین ساٹھ واسطے طائفین کے چالیس واسطے مصلین کے بیس واسطے ناظرین کے رواہ البیہقی معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ سب کام کرتا ہے اوسکو ایک سو بیس رحمتین ملتی ہین اللھم ارفقا دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ طواف گرد کعبہ کے نماز ہے مگر تم اوسمین بولتے ہو سو سوائے خیر کے اور کچھ بات نکرو رواہ الترمذی تیسری روایت یہ ہے جسنے طواف کیا اس گھر کا پچاس بار وہ اپنے گناہون سے ایسا نکلا جیسے کہ آج اوسکو اوسکی ماں نے جنا ہو رواہ الترمذی چوتھی روایت یہ ہے کہ اوٹھاویگا اللہ حجر کو دن قیامت کے اوسکی دو آنکھین ہونگی جنسے دیکھیگا جسنے اوسکو حق سے چھوا ہے اوسکے لئے گواہی دیگا رواہ الترمذی طبرانی کا لفظ کبیر مین یون ہے اوٹھاویگا اللہ حجر اسود و رکن یمانی کو دن قیامت

انکی دو آنکھین دو زبانین دو ہونٹ ہونگے جسنے اونکو ساتھہ وفا کے چھوا ہے اوسکے لئے گواہی دینگے
پانچوین روایت یون ہے کہ اوترا ہے حجر اسود جنت سے دودہ سے بھی زیادہ سفید تھا بنی آدم
کی خطاؤن نے اوسکو کالا کردیا رواہ الترمذی طبرانی کا لفظ کبیر و اوسط مین یون ہے کہ
حجر اسود ایک پتھر ہے جنت کا زمین مین سوا اسکے کوئی چیز جنت کی نہین ہے تھا بلور کیطرح سفید
تھا اگر ناپاکی جاہلیت کی اسکو نہ چھوتی کسی دیکھنے والے نے اسکو چھوا اگر اچھا ہوگیا ابن عمر کا یہ لفظ
ہے کہ رکن و مقام دو یاقوت ہین جنت کے اگر اونکا نور مٹایا نہ جاتا تو مابین مشرق و مغرب کا چمک
اوٹھتا رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ مونہہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے طرف حجر کے پھر رکھدیا اپنے لب کو اوسپر دیر تک روتے رہے پھر جو دیکھا تو عمر بن خطاب بھی روتے
تھے فرمایا اے عمر ھاھنا تسکب العبرات رواہ ابن خزیمۃ یعنی یہ جگہہ رونے کی ہے ؎

بکعبہ رفتم و شوق درت فرود آنجا		بگریہ آمدم و جاے گریہ بود آنجا

ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین جو اس گھر مین داخل ہوا وہ جنت مین داخل ہوا اسیسے مغفور ہوکر
باہر نکلا رواہ ابن خزیمۃ ؎

بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند		کہ برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

بیان عمل صالح کا عشر ذی حجہ مین

ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کوئی دن ایسے نہین ہین جنمین عمل صالح خدا کو زیادہ تر محبوب
ہو ان دنون سے یعنی ایام عشر سے کہا جہاد بھی نہین فرمایا جہاد بھی نہین مگر کوئی آدمی اپنا
مال یا جان لیکر نکلے پھر کچھہ لیکر نہ پھرے رواہ البخاری والطبرانی فی الکبیر باسناد جید
مگر طبرانی کا لفظ یہ ہے کوئی ایام نہین جنمین عمل صالح نزدیک اللہ کے اعظم و احبّ ہو ایام عشر سے
تم انمین بہت تسبیح تحمید تہلیل تکبیر کرو ابو ہریرہ کا لفظ یون ہے کوئی ایام نہین ہین جنمین عبادت
خدا کو زیادہ محبوب ہو عشر ذی الحجہ سے ہر دن کا روزہ برابر ایک سال کے روزے کے ہے ہر

رات کا قیام برابر قیام شب قدر کے ہے رواہ الترمذی انس بن مالک کہتے ہین یون کہا جاتا تھا کہ ہر دن ایام عشر کا برابر ہزار دن کے ہے عرفہ کا دن برابر دس ہزار دن کے ہو یعنی فضیلت مین رواہ البیہقی ۔

بیان وقوف کا عرفہ و مزدلفہ مین

حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے کوئی دن نزدیک اللہ کے عرفہ سے افضل تر نہین ہے اور تر اتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اوسدن آسمان دنیا پر فخر کرتا ہے زمین والون سے آسمان والون پر فرماتا ہے دیکھو میرے بندون کو آئے ہین پاس میرے پریشان بال گرد آلودہ دھوپ مین دور دور رستے سے میری رحمت کی امید کرتے ہین میرے عذاب کو انھون نے نہین دیکھا ہے سو نہین دیکھا جاتا کوئی دن جسمین اتنے لوگ آزاد ہوتے ہین جتنے کہ عرفہ کے دن آگ دوزخ سے آزاد کیے جاتے ہین رواہ ابن حبان طلحہ بن عبیداللہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے نہین نظر آیا شیطان کسی دن زیادہ حقیر چھوٹا و دور تر نہ زیادہ غصے مین دن عرفہ سے یہ اسلئے کہ وہ اوسدن نزول رحمت کو دیکھتا ہے بڑے بڑے گناہون سے عفو تجاوز فرماتا ہے مگر دن بدر کے کہ اوسنے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ فرشتون کو ہنکا رہے تھے رواہ مالک یعنی دیکھا تو اوس دن یہ مردود بہت ذلیل و خوار ہوا تھا یا پھر دن عرفہ کے جوش رحمت عفو گناہ دیکھکر خوار و ذلیل ہوتا ہے و مسند احمد طبرانی کا لفظ مرفوعاً عبادہ بن صامت سے یہ ہے کہ جب اوس دن رحمت اترتی ہے تو شیطان اور اوسکا لشکر ویل و ثبور پکارتا ہے یعنی ہائے ہائے وائے وائے کرتا ہے کہتا ہے مینے ایک مدت دراز تک اکو دھوکا دیا اب مغفرت آئی اوسنے ان کو ڈانپ لیا یعنی سارا کیا دھرا اتھی ہو گیا یہ بخشدئے گئے ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے جسنے دیکھا ہو اپنی زبان رکھان و آنکھ کو دن عرفہ کے اوسکے گناہ ایک عرفہ سے دوسرے عرفہ تک بخشے گئے رواہ ابو الشیخ ابن حبان فی الثواب ۔

بیان کنکری پھینکنے کا

حدیث ابن عباس میں مرفوعاً آیا ہے کہ جب ابراہیم خلیل اللہ منا سک یعنی حج کو آئے شیطان پاس جمرہ عقبہ کے انکے سامنے آیا اوسکو سات کنکریاں ماریں وہ زمین میں دھس گیا پھر جمرۂ ثانیہ پر سامنے آیا پھر سات کنکریاں ماریں زمین میں دھس گیا پھر جمرۂ ثالثہ پر روبرو آیا سات کنکریاں ماریں یہانتک کہ زمین میں دھس گیا ابن عباس نے کہا مسلمان لوگ شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرتے ہیں رواہ ابن خزیمۃ ابو سعید خدری نے کہا ہمنے کہا کہ اے رسول اللہ یہ کنکریاں جو ہم ہر سال مارتے ہیں کم ہو جاتے ہیں فرمایا جو مقبول ہوتی ہیں وہ اوٹھا لیجاتی ہیں اگر یہ بات نہوتی تو تم انکا ڈھیر مثل پہاڑ کے دیکھتے رواہ الحاکم فی المستدرک ؛

بیان سر منڈانے کا معنی میں

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے اللہ بخشدے سر منڈانے والوں کو کہا اور بال کم کرنیوالوں کو دو بار یہی کہا اللھم اغفر للمحلقین تیسری بار فرمایا والمقصرین رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ حلق تقصیر سے افضل ہے اسلیئے حدیث صحیح ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے کہ ایک انصاری سے فرمایا تجھکو سر منڈانے میں ہر بال پر ایک حسنہ ملیگا ایک سیئہ دور ہوگا وباللہ التوفیق ؛

بیان زمزم پینے کا

حدیث مرفوع ابن عباس میں آیا ہے بہتر پانی روئے زمین پر زمزم کا پانی ہے اسمیں طعام الطعم شفاء سقم ہے بدتر پانی روئے زمین پر وادی برہوت کا پانی ہے قبہ حضرت موتمین جیسے پاؤں

ٹیری کا صبح کو جوش مارتا ہے شام کو دب جاتا ہے اوسمین کچھ بھی تری نہین ہے رواہ ابن حبان دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ پانی زمزم کا اوسی کام کے لئے ہے جس کام کے لئے پیا جاوے اگر تو شفا کے لئے پیئے گا اللہ تجھکو شفا دیگا اگر پیٹ بھرنے کو تو پیئے گا تو اللہ تیرا پیٹ بھر دیگا اگر پیاس کھونے کو پیئے گا تو پیاس کو قطع کر دیگا یہ ٹھوکر ہے جبرئیل علیہ السلام کی سقایہ ہی اسمٰعیل کا رواہ الدارقطنی ۵

دیکھتی جا ہے کسی فربہ و لاغر کو نہ غرض		یہ حرام بت بدمست ہے ٹھوکر کو غرض ہا	

حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اگر نیاہ کے لئے پیئے گا تو اللہ تجھکو پناہ دیگا راوی نے کہا ابن عباس جب یہ پانی پیتے کہتے اللھم انی اسألک علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من کل داء حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے سائب کہا کرتے تھے تم سقایہ عباس سے پیو یہ سنت ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ۵

بیان نماز کا تینون مسجدون مین

جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز میری مسجد مین بہتر ہے ہزار نماز سے اوسکے سوا مین مگر مسجد حرام نماز مسجد حرام مین بہتر ہے لاکھ نماز سے اوس کے سوا مین رواہ احمد وابن ماجۃ باسناد صحیح ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نماز اس میری مسجد مین بہتر ہے ہزار نماز سے جو اور مسجد مین ہو مگر مسجد الحرام رواہ البخاری واللفظ لہ و مسلم انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے پڑھین اس میری مسجد مین چالیس نمازین پھر کوئی نماز اوس سے فوت نہوئی تو لکھی جاتی ہے اوسکے لئے برات آگ دوزخ سے عذاب سے نفاق سے رواہ احمد دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ نماز مسجد اقصےٰ مین اور میری مسجد مین برابر پچاس ہزار نماز کے ہے مسجد حرام مین برابر لاکھ نماز کے رواہ ابن ماجۃ حدیث ابوسعید مین اسی مسجد کو مسجد اسس علی التقوی فرمایا ہے یعنی مسجد مدینہ کو رواہ مسلم اسید بن ظہیر کا لفظ مرفوع یہ ہے

کہ نماز مسجد قبا مین مثل عمرہ کے ہے رواہ الترمذی سہیل بن حنیف نے مرفوعاً کہا ہے جسنے وضو کیا اپنے گھر مین پھر آیا مسجد قبا کو پھر نماز پڑہی اوسمین اوسکو برابر عمرہ کے اجر ملیگا رواہ النسائی وابن ماجۃ واللفظ لہ ابن عمر کہتے ہین رسول خدا قبا کو سوار و پیادہ آتے دوسری روایت مین آیا ہے کہ وہان دو رکعت نماز پڑہتے رواہ الشیخان عامر بن سعد نے کہا ہے ہمارے باپ کہتے تھے مین نماز پڑہنے کو قبا مین نماز پڑہنے سے بیت المقدس مین زیادہ دوست رکھتا ہون رواہ الحاکم ؛

بیان ہونے کا مدینہ مین فضل احد و وادی عقیق کا

سعد کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین حرام کرتا ہون ما بین دونون پہاڑ مدینہ کو یہہ کہ کاٹا جاوے کوئی درخت خاردار اوسکا یا مارا جاوے کوئی شکار وہان کا یہہ کہا کہ مدینہ بہتر ہے اونکے لئے اگر وہ جانتے ہوتے نہین چھوڑتا ہے کوئی مدینہ کو بے رغبت ہوکر اوسسے مگر بدل دیتا ہے اللہ اوسمین بہتر شخص کو اوس سے نہین تھمتا ہے کوئی تنگی و محنت مدینہ پر مگر مین اوسکا شفیع یا شہید ہونگا دن قیامت کے ایک روایت مین اتنا اور بڑہایا ہے کہ نہین ارادہ کرتا ہے کوئی شخص برائی کا ساتھ اہل مدینہ کے مگر گھلا دیگا اوسکو اللہ آگ مین مثل گھلنے سیسے کے یا گھل جانے نمک کے پانی مین رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو کوئی مرسکے مدینہ مین تو وہین مرے مین شفاعت کرونگا اوسکی جو وہان مریگا رواہ الترمذی و ابن حبان حاطب کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے جسنے زیارت کی میری بعد میری موت کے اوسنے گویا زیارت کی میری حیات مین اور جو کوئی مرا کسی ایک حرم مین وہ اوٹھیگا امن والون مین دن قیامت کے رواہ البیہقی اس حدیث مین ذکر زیارت قبر منور مطہر نبوی کا آیا ہے نہ ذکر سفر کرنے کا واسطے زیارت کے جو شخص مدینے مین رہتا ہے یا مدینہ کو گیا ہے مسجد نبوی کے لئے یا تجارت یا طلب علم وغیرہ کے لئے اوسکو زیارت کرنا مرقد مقدس مصطفوی کا ضرور ہے منذری نے

کہا کئی طریق سے مرفوعاً ثابت ہوا ہے کہ دجال داخل مدینہ نہیں ہوگا میں نے اوسکو بسبب
شہرت کے مختصر کر دیا انتہے یعنی احادیث مذکور کو اسجگہ نہیں لکھا ابوہریرہ کہتے ہیں لوگ جب
پہلا پھل لاتے تو آپ فرماتے اے اللہ برکت دے ہمارے پھل میں ہمارے شہر میں ہمارے صاع
و مد میں اے اللہ ابراہیم تیرے بندے و خلیل تھے میں بھی تیرا بندہ و نبی ہوں اونہوں نے
تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی میں اوسیطرح کی مدینے کے لئے دعا کرتا ہوں اور مثل اوس دعا
کے اور دعا بھی اوسکے ساتھ ہے یعنی دو چند اوس سے جیسے زیادہ کم سن چھوٹے بچے
کو بلا کر وہ پھل دیتے رواہ مسلم و دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعاً یہ ہے کہ مدینہ طیبہ
اسلام کا گھر ہے ایمان کا زمین ہے ہجرت کی جگہ ہے حلال حرام کی رواہ الطبرانی
فی الاوسط منذری نے کہا کئی طریق سے ثابت ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے باندھے ہیں جانور مگر طرف تین مسجدوں کے میری مسجد مسجد الحرام مسجد
اقصےٰ انتہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہ نیت عبادت و فضیلت سفر کرنا طرف انہیں تین
مسجدوں کے درست ہے فقط جسکو اختلاف علماء سے بچنا ہو وہ مسجد نبوی کی نیت کرکے
داخل مدینہ ہو پھر زیارت نبوی خود نقد وقت ہے ورنہ مرتکب نہی لا تتخذوا قبری عیداً
ٹھہریگا اس سے زیادہ اور کیا بدبختی ہوگی کہ آدمی مدینہ میں موجود ہو اور سعادت زیارت
مرقد مقدس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم رہے اللھم لا تحرمنا حدیث سعد
میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا ہے غبار مدینہ کا شفا ہے
ہر بیماری سے نووی نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ اپنے ذکر جذام و برص کا فرمایا رواہ
منذری نے کہا کئی طریق سے ثابت ہوا ہے کہ احد کے حق میں ارشاد کیا ہے کہ یہ
پہاڑ ہمکو چاہتا ہے ہم اسکو چاہتے ہیں عمر بن خطاب نے مرفوعاً کہا ہے آیا پاس میرے آج فرشتہ
طرف سے میرے رب کے اور میں عقیق میں تھا کہا نماز پڑھ اس وادی مبارک میں رواہ

فرائے خاصیت وادی حقیق بشوم	کہ کردریگ روانش علاج تشنہ لبی

کتاب الجہاد

بیان رباط کا راہ خدا مین

سہل بن سعد کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رباط راہ خدا مین بہتر ہے دنیا وما علیہا سے جگہہ ایک کوڑے تمہارے کی جنت سے بہتر ہے دنیا وما علیہا سے ایک بار کا آنا جانا بندہ کا راہ خدا مین بہتر ہے دنیا وما علیہا سے رواہ الشیخان حدیث مسلمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے رباط ایک رات دن کا بہتر ہے ایک ماہ کے صیام وقیام سے اگر مر گیا تو جو کام کرتا تہا وہ جاری رہتا ہے رزق اوسکا اوسکو ملا کرتا ہے فتان سے امن مین ہو جاتا ہے رواہ مسلم طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ مرابط قیامت مین شہید اوٹھیگا فضالہ نے مرفوعاً کہا ہے ہر میت کا خاتمہ اوسکے عمل پہ ہوتا ہے مگر مرابط فی سبیل اللہ کا کہ اوسکا عمل قیامت تک بڑہتا رہتا ہے فتنۂ قبر سے وہ امن پاتا ہے رواہ ابوداؤد وابن حبان ابوالدرداء کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے رباط ایک مہینے کا بہتر ہے صیام دہر سے جو مرا اور وہ مرابط تہا راہ خدا مین بڑے ہول سے وہ امن مین ہوا اوسکو صبح شام جنت سے رزق ملا کرتا ہے اجر رباط کا بعث تک جاری رہتا ہے رواہ الطبرانی دوسرا لفظ مرفوع انس کا یہہ ہے جسنے رباط کیا ایک رات مسلمانون کی حراست کے لئے اوسکو اجر ہے اونکا جنہون نے روزہ رکہا نماز پڑہی ہے پیچہے اوسکے رواہ الطبرانی عثمان رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا ہے ایک دن کا رباط راہ خدا مین بہتر ہے ہزار دن سے اور جگہہ رواہ الترمذی ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہلاک ہو بندہ دینار کا بندہ درہم کا بندہ لباس کا اگر دیا گیا خوش ہوا اگر نہ دیا گیا ناخوش ہوا ہلاک ہو سرنگون ہو جب کانٹا لگے تو نکالا نہ جاوے خوشی ہو اوس بندے کو جو بال اپنے گھوڑے کی راہ خدا مین پکڑے ہوئے ہے پریشان ہے سر اوسکا

گرد آلودہ ہین قدم اوسکے اگر حراست مین ہے تو راست کرتا ہے اگر پچھلے لشکر مین ہے تو وہین ہے اگر اذن مانگتا ہے تو اذن نہین ہوتا اگر شفاعت کرتا ہے تو قبول نہین ہوتی۔ رواہ البخاری اس حدیث مین بد دعا دی ہے طالب مال و منال کو خوشخبری سنائی ہے مجاہد غازی کو دوسرا لفظ یہہ ہے اچھا معاش والا لوگون مین وہ شخص ہے جو پکڑے ہوئے ہے باگ اپنے گھوڑے کی راہ خدا مین اوڑتا پھرتا ہے پشت اسپ پر جہان کسیطرح کا کھٹکا یا اندیشہ سنا وہین گھوڑے کی چیٹھہ پر بیٹھکر اوڑا قتل یا موت کا طالب ہے اوسکی جاے مین اور وہ شخص ہے جو بکریون مین کسی پہاڑ کے سر پہ یا کسی جنگل مین ان جنگلون مین سے نماز پڑہتا ہے زکوۃ دیتا ہے اللہ کی عبادت کرتا ہے یہانتک کہ اوسکو موت آوے نہین ہے لوگون سے مگر بھلائی مین رواہ مسلم ۔

بیان حراست کرنیکا راہ خدا مین

ابن عباس کہتے ہین مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے دو آنکھین ہین جنکو آگ دوزخ کی نہ چھوئے گی ایک وہ جو خوف خدا سے روئی دوسری وہ جسنے رات بھر راہ خدا مین حراست کی رواہ الترمذی حدیث معاویہ بن حیدہ مین مرفوعاً تیسری آنکھہ وہ بتائی ہے جو محارم خدا سے بچے رواہ الطبرانی ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کیا خبر تم دون مین تمکو ایسی رات کی جو شب قدر سے بھی زیادہ بہتر ہے جسنے حراست کی زمین خوف مین شاید وہ اپنے گھر پھر کر نہ آوے رواہ الحاکم عثمان رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا ہے حراست ایک رات کی راہ خدا مین بہتر ہے اوس رات سے جسمین قیام کیا دن بھر روزہ رکھا رواہ الحاکم ۔

بیان نفقہ کا راہ خدا مین غازی کے سامان درست کرنے کا

خریم بن فاتک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے کچھہ خرچ کیا راہ خدا مین

وہ سات سو چند کیا گیا رواہ الترمذی ابن عمر نے کہا جب یہ آیت اوتری مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے رب زیادہ دے میری امت کو تب یہ آیت اوتری انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب رواہ ابن حبان زید بن خالد کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جس نے درست کر دیا سامان کسی غازی کا راہ خدا میں اوسنے گویا خود جہاد کیا جسنے کاروبار کیا کسی غازی کے گھر کا اچھی طرح پیچھے اوسکے اوسنے غزا کی رواہ الشیخان ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے تجہیز کی غازی کی راہ خدا میں یا خلافت کی اوسکے گھر والوں میں لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے احیا اوسکا کم نہیں ہوتی کوئی چیز اجر غازی سے ابو امامہ نے مرفوعاً کہا ہے افضل صدقہ سایہ ہے خیمہ کا راہ خدا میں یا دینا خادم کا راہ خدا میں یا جفنی کرانا نرکا راہ خدا میں رواہ الترمذی غرضکہ جو اچھا کام یا جو احسان یا سلوک راہ خدا میں کیا جاتا ہے وہ بہتر سے بہتر اجر رکھتا ہے ؛

بیان گھوڑے پالنے کا راہ خدا میں

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے جسنے پالا کوئی گھوڑا راہ خدا میں ایمان لاکر خدا پر تصدیق کرکے اوسکے وعدہ کی تو اوسکا جارہ پانی موت لید سب ترازو میں ہوگی دن قیامت کے یعنی یہ سب حسنات ہو جاوینگے رواہ البخاری اسمار بنت یزید کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ خیر بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کے ماتھے سے ہمیشہ کے لئے قیامت کے دن تک جسنے باندھا کوئی گھوڑا راہ خدا میں اور خرچ کیا اوسپر امید اجر تو کھانا پینا ہوگا پیاسا رہنا لید پیشاب کرنا اوسکا دن قیامت کے میزان میں فلاح ہوگا الحدیث رواہ احمد جو ریا سمعہ کے لئے باندھا ہے اوسکی سب چیزیں خسران ہیں میزان میں ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک

رحمن کا ایک شیطان کا ایک انسان کا رحمن کا گھوڑا وہ ہے جو راہ خدا مین باندھا گیا ہے اور
چارہ بقول روزش سب میزان مین ہوگا شیطان کا گھوڑا وہ ہے جسپر قمار بازی کیجاتی ہے
گھوڑ دوڑ شرط باندھکر ہوتی ہے انسان کا گھوڑا وہ ہے جسکو واسطے چھپانے فقر کے باندھا
رواہ احمد حدیث ابی کبشہ مین مرفوعاً آیا ہے گھوڑے والے سے مدعا کے گدھے مین خرچ کرنیوالا
گھوڑے پر ایسا ہے جیسے اللہ کھولنے والا صدقہ پر رواہ ابن حبان عقبہ بن عامر و ابو
قتادہ مرفوعاً کہتے ہین بہترسب وہ ہے جو ادہم اقرح ارثم محجل طلق الیمنی ہو یزید ابن حبیب
نے کہا ہے اگر ادہم نہو تو کمیت اسی رنگ و روپ کا ہو رواہ ابن حبان اقرح وہ ہے جسکے
ماتھے مین سفیدی ہو ارثم وہ ہے جسکا ہونٹ اوپر کا سفید ہو طلق الیمنی وہ ہے جسکے ہاتھ
سفید نہون کمیت وہ ہے جو سرخ سیاہ ہو واللہ اعلم ؛

بیان غازی و مرابط کے عمل صالح کرنیکا

ابو الدرداء نے مرفوعاً کہا ہے جسنے روزہ رکھا ایک دن راہ خدا مین کریگا اللہ درمیان
اوسکے اور نار جہنم کے ایک خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے رواہ الطبرانی
فیہا مراد راہ خدا سے اسجگہ جہاد ہے سہل بن معاذ کا لفظ مرفوع یہ ہے نماز روزہ رکھ
اللہ مضاعف ہوتا ہے نفقہ راہ خدا پر سات سو گنا رواہ ابو داؤد دوسرا لفظ انکا
یہ ہے کہ جسنے پڑہین ہزار آیتین راہ خدا مین لکھتا ہے اوسکو اللہ ہمراہ نبیین صدیقین شہدا
صالحین کے رواہ الحاکم احمد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ کیا اچھا ہے یہ ساتھ سندی
نے کہا ظاہر یہ ہے کہ مرابط راہ خدا کا بھی عمل صالح مثل عمل مجاہد کے چند در چند ہوتا ہے ؛

بیان صبح شام چلنے کا راہ خدا مین

انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک بار کا چلنا صبح یا

شام راہ خدا مین بہتر ہے دنیا و مافیہا سے البتہ ایک جگہ برابر تمہارے کمان کی جنت مین سے
یا برابر ایک کوڑے کے بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اگر ایک عورت جنت کی زمین والون کو جھانکے
تو سارا جہان چمک اوٹھے خوشبو سے بھر جاوے اوسکے سر کی اوڑھنی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے
رواہ الشیخان ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے اللہ ضامن ہوا ہے اوس شخص کے لیے
جو اوسکی راہ مین نکلا ہے نہین نکالا اوس شخص کو مگر جہاد نے میری راہ مین ایمان نے مجھپر تصدیق
نے میرے رسولون کی سو وہ شخص مضمون ہے کہ داخل کرون مین اوسکو جنت مین یا پھیرون
اوسکو گھر اوسکے جس سے وہ باہر نکلا ہے اجر یا غنیمت لیکر قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان
میری کوئی زخم راہ خدا مین نہین لگتا مگر آویگا وہ دن قیامت کے اپنی ہیئت پر جسدن کہ وہ
زخم لگا تھا رنگ اوسکا خون کا رنگ ہوگا خوشبو اوسکی مشک کی خوشبو ہوگی قسم ہے اللہ
کی اگر شاق نہوتا مسلمانون پر تو نہ بیٹھتا مین کسی لشکر کو چھوڑکر جو راہ خدا مین غزا کرتا ہے لیکن
مین گنجایش نہین پاتا کہ اونکو سواری دون اور نہ وہ گنجایش اوسکی رکھتے ہین آونپر میرا چھوڑنا
شاق ہوتا ہے قسم ہے خدا کی مین چاہتا ہون کہ جہاد کرون راہ خدا مین پھر مارا جاؤن پھر زندہ
پھر مارا جاؤن پھر غزا کرون پھر مارا جاؤن رواہ مسلم ابومالک اشعری کی حدیث مین مرفوعاً
آیا ہے جو جدا ہوا راہ خدا مین پھر مرگیا یا مارا گیا تو وہ شہید ہے جسکو اوسکے گھوڑے یا اونٹ
نے گرادیا یا کسی کیڑے نے کاٹا یا اپنے بستر پر جسطرح خدا نے چاہا مرا تو وہ بھی شہید ہے اوسکے لیے
جنت ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہ گھسے گا نار مین وہ
آدمی جو رویا ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ پھرے دودھ تھن مین جمع نہین ہوتا غبار راہ خدا کا
اور دھوان جہنم کا رواہ الترمذی عبدالرحمن بن جبیر کا لفظ یہ ہے گرد آلودہ ہوئے
پاؤن کسی بندے کے راہ خدا مین پھر چھوئے اوسکو آگ رواہ البخاری نسائی و ترمذی کا
لفظ یہ ہے جسکے پاؤن راہ خدا مین گرد آلودہ ہوئے وہ حرام ہے آگ پر ۹

اے تب جبر دیکھہ مومن ہین		ہے حرام آگ کا عذاب ہمین		

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین نہ ملا کسی کے دل سے خوف راہ خدا مین مگر حرام کیا اللہ نے اوسپر نار کو رواہ احمد ؛

بیان شہادت چاہنے کا راہ خدا مین

حدیث ابن حنیف مین مرفوعاً آیا ہے جسنے مانگی شہادت سچے دل سے پہونچاویگا اوسکو اللہ منازل شہدا مین اگرچہ مرجاوے اپنے بستر پر رواہ مسلم اے اللہ تو مجھکو شہادت نصیب کر اپنی راہ مین اور صید دے معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو زخمی راہ خدا مین برابر دو ہنی ناقہ کی واجب ہوگئی اوسکے لیے جنت اور جسنے مانگا قتل ہونا اپنا سچے جی سے پھر مرگیا یا مارا گیا اوسکو اجر ہے شہید کا جو کوئی زخمی ہوا راہ خدا مین یا کچھ تکلیف پہونچی اوسکو آویگا وہ روز قیامت کے خوب بھرپور رنگ زعفران کا رنگ ہوگا بو مشک کی بو ہوگی احمد رواہ ابوداؤد ؛

بیان تیراندازی کا راہ خدا مین

عقبہ بن عامر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر فرمایا واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ سنلو یہہ تیر لگانا ہے تین بار یہی فرمایا رواہ مسلم یعنی مراد لفظ قوۃ سے اس آیت شریف مین تیراندازی ہے یہہ تفسیر مرفوع لفظ عام ہین ہر دل اوسکے داخل ہے پھر جسطرح کی قوت جس کسیکو ہاتھ لگے وہ سب جائز ہے جیسے توپ چلانا گولہ باری کرنا تیغ رانی نیزہ بازی کرنا دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ داخل کرتا ہے اللہ ایک تیر پر تین شخصون کو جنت مین ایک تیر بنانے والا جسنے باامید اجر تیر بنایا ہے دوسرا تیر چلانیوالا تیسرا تیر اوٹھا کر دینے والا سو تم تیر چلایا کرو سوار ہوا کرو اگر تیر چلاوگے تو سوار ہونے سے زیادہ مجھکو دوست ہوگے جسنے تیراندازی سیکھکر چھوڑ دی اوسنے کفران کیا اوس نعمت کا رواہ ابوداؤد جابر نے کہا ہے رسول خدا نے فرمایا ہے جو چیز ذکر خدا نہین ہے وہ سب لہو یا سہو ہے مگر چار

خصلتین ایک چلتا آدمی کا بیچ مین دو نشانون کے دوسرے سکھانا گھوڑے کا تیسرے کو پانی
اپنی بی بی سے چوتھے سیکھنا سباحت کا یعنی پانی مین تیرنا رواہ الطبرانی فی الکبیر فضیلت
مین تیر اندازی کی بہت سی حدیثین آئی ہین ایک تیر اگر کسی دشمن کے لگتا ہے تو ایک درجہ
جنت مین بڑہتا ہے برابر آزاد کرنے ایک گردن کے اوسکو اجر ملتا ہے یہہ اللہ کا فضل و
کرم ہے وللہ الحمد۔

بیان جہاد گزینکار راہ خدا مین

ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون عمل افضل ہے فرمایا
ایمان لانا اللہ و رسول پہ کہا پھر کون فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین کہا پھر کیا فرمایا حج مبرور
رواہ الشیخان ابوسعید خدری کا لفظ یہہ ہے ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا کون
آدمی افضل ہے فرمایا وہ مومن جو اپنی جان و مال سے راہ خدا مین جہاد کرتا ہے کہا پھر کون
فرمایا وہ مومن جو کسی گھاٹی مین خدا کی عبادت کرتا ہے لوگون کو اوسنے اپنی شر سے چھوڑ کر دیا
ہے رواہ الشیخان ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے
جسنے ارادہ عزلت کا کیا تہا فرمایا تو کنارہ کش نہو کہڑا ہونا ایک تمہارے کا راہ خدا مین بہتر ہے
اوسکی نماز سے اندر گہر کے ستر برس تک کیا تم اسبات کو دوست نہین رکھتے کہ اللہ تمکو بخشدے
یا بہشت مین داخل کرے تم جہاد کرو راہ خدا مین جو شخص لڑتا ہے راہ خدا مین برابر ناقہ
کے واجب ہو جاتی ہے اوسکے لئے جنت رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہہ ہے
جنت مین سو درجے ہین اللہ نے مجاہدون کے لئے تیار کر رکھے ہین ہر دو درجون کے
بیچ مین اتنا فاصلہ ہے جتنا درمیان آسمان و زمین کے رواہ البخاری تیسرا لفظ یہہ ہے
تین شخص ہین حق ہے اللہ پر مدد کرنا اونکا ایک مجاہد فی سبیل اللہ دوسرا مکاتب جو ارادہ
ادا کرنے کا رکھتا ہے تیسرا ناکح جو ارادہ پارسائی کا کرتا ہے رواہ الترمذی حدیث ابی موسے

استعری میں مرفوعاً آیا ہے دروازے جنت کے بیچ سایہ تلواروں کے ہیں ایک میلا کچیلا
آدمی تھا اوسنے کہا اے ابوموسیٰ تجھنے یہ بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے
کہا ہاں تو وہ اپنے اصحاب کے پاس آیا کہا میرا سلام لو پھر میان اپنی تلوار کا توڑ کر طرف
دشمن کے بڑھا یہانتک لڑا کہ مارا گیا رواہ مسلم سبحان اللہ یہ شخص کیا قوی الایمان
تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات پر ہر مسلمان مومن کو ہر امر میں ایسا ہی یقین
لانا چاہیئے جب کوئی حدیث درجۂ صحت کو پہونچ جاوے پھر عمل کرنے میں کیا تامل ہے کسی
باب کی حدیث کیوں نہو اگر باوجود قدرت کے عمل نہیں کرتا ہے تو پھر ایماں کو سلام رخصت
کرنا چاہئے ناحق دعوی مسلمانی کا ہے حدیث براء بن عازب میں آیا ہے کہ ایک شخص مسلمان
بہادر دسیوقت لڑا مارا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمل قلیلا واجر
کثیرا رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم یعنی عمل تو تھوڑا کیا اجر بہت پایا عمیر بن الحمام
نے جب سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تم اوٹھو طرف جنت کے جسکا عرض
برابر آسمانوں اور زمین کے ہے تو کہا اے رسول خدا جنت کا یہ عرض ہے فرمایا ہاں کہا
بخ بخ یوں چہا یہ تو نے کیوں کہا اوسنے کہا میں امید رکھتا ہوں کہ اہل جنت سے ہو جاؤں فرمایا
تو اہل جنت سے ہے اوسنے اپنے ترکش سے کچھ کھجوریں نکالکر کھانا شروع کیا پھر کہا اگر میں
اتنا جیا کہ ان کھجوروں کو کھاؤں تو یہ بہت جینا ہوا کھجوریں پھینکدیں لڑا یہانتک کہ مارا گیا
رضی اللہ عنہ رواہ مسلم ابوامامہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ کوئی چیز زیادہ دوست
نہیں ہے خدا کو دو قطروں دو اثروں سے ایک قطرہ آنسو کا جو ڈرسے اللہ کے بہا دوسرا
قطرہ خون کا جو راہ خدا میں نکلا ایک اثر راہ خدا کا دوسرا اثر کسی فرض کا فرائض خدا سے رواہ
الترمذی اس حدیث سے جواز نماز کے گیتے کا ملتے یا چ کا پاؤں پر ثابت ہوتا ہے
اگر یہ کریمہ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود سے گٹا مراد نہیں ہے بلکہ نور ایمان و
نور نماز مراد ہے واللہ اعلم سعد سے مرفوعاً آیا ہے دو ساعتیں ہیں جنمیں دروازے آسمان کے

کھولدئے جاتے ہین دعا واعی کی رد نہین ہوتی ایک وقت حضور نماز کے یعنی اذان کیوقت دوسرے صف راہ خدا مین رواہ ابوداؤد ؛

بیان اخلاص نیت کا جہاد مین

ابو موسیٰ اشعری نے کہا ایک گنوار نے آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کوئی آدمی غنیمت کے لئے لڑتا ہے کوئی ناموری کے لئے کوئی بہادری جتلانے کے لئے انمین سے کسکا لڑنا راہ خدا مین ہے فرمایا جو کوئی اسلئے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول بالا رہے وہ شخص راہ خدا مین ہے رواہ الشیخان یہہ حدیث اصل عظیم ہے اخلاص نیت مین معلوم ہوا کہ ملک گیری کے لئے لڑنا خصوصاً مسلمان حاکم سے درست نہین ہے جہاد کا اجر جب ہی ملتا ہے کہ دین اسلام کا غالب کرنا منظور ہو اسلئے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ ایک آدمی نے تین بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی جہاد کا ارادہ کرتا ہے مطلب اوسکا یہی حاصل کرنا ہے سامان دنیا کا فرمایا اوسکو کچھ اجر نہین ہے رواہ ابوداؤد محنت برباد گناہ لازم اسیکو کہتے ہین ابن عمر سے کہا تو جس حال پر مریگا یا مارا جاویگا اوسی حال پر اللہ تجھکو اوٹھاویگا رواہ ابوداؤد یعنی اگر صابر محتسب ہے تو ویسا اور جو مرائے ریا کار ہے تو ویسا ہی مبعوث ہوگا ع چو میرد بتلا میرد چو خیزد بتلا خیزد ؛ ابی بن کعب کا لفظ یہہ ہے آپنے فرمایا بشارت دے اس امت کو آسانی و ثنا و رفعت بالدین و تمکین بلاد و نصر کی جسنے عمل کیا اونمین سے آخرت کا واسطے دنیا کے اوسکو آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے رواہ البیہقی معاذ بن جبل سے مرفوعاً مروی ہے کہ جہاد دو طرح کے ہوتے ہین جسنے جہاد کیا اللہ کے لئے پھر امام کی اطاعت کی مال خرچ کیا شریک سے معاملہ آسانی کا کیا فساد سے بچا اوسکا سونا جاگنا سب اجر ہے جسنے جہاد کیا فخر ریا سمعہ کے لئے امام کی نافرمانی کی زمین مین فساد ڈالا وہ کفاف لیکر نہین پھرتا رواہ ابوداؤد ؛

بیان جہاد کرنیکا دریا مین اجر خشکی کے جہاد سے دس گنا ہے

انس کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر مین ام حرام بنت ملحان ن عبادہ بن صامت کی سو گئے تھے جاگے تو ہنسنے لگے ام حرام نے پوچھا آپ کیون ہنستے ہین فرمایا کچھ لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے وہ غازی تھے راہ خدا کے اس دریا کے اندر وہ سوار ہونگے بادشاہ ہین تختون پر یا مثل بادشاہون کے ہین بالائے تخت انھون نے کہا دعا کیجئے کہ اللہ مجھکو بھی انھین مین سے کرے آپنے دعا کی پھر سو گئے پھر دوبارہ یہی خواب دیکھا یہی بات پیت ہوئی چنانچہ ام حرام زمانہ معاویہ رضی اللہ عنہ مین سوار ہوئین جب دریا سے اوترین سواری پر سے گر کر مر گئین رضی اللہ عنہا رواہ المستغفر سمذری نے کہا معاویہ نے عبادہ بن صامت کو جہاد کے لئے بھیجا تھا وہ دریا پر سوار ہوئے اونکے ہمراہ ام حرام بھی سوار ہوئی تھین ام حرام کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مائد دریا مین وہ شخص ہے جسکو قے آتی ہے اوسکو اجر شہید کا ہے عربیتہ کو بھی اجر شہید کا ہوتا ہے رواہ ابوداؤد مائد وہ ہے جسکا سر پھرے ہوئے دریا سے جی متلا

بیان فضیلت شہادت و شہدا کا

انس کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کوئی جنت مین جا کر دنیا مین آنیکو نچاہیگا گو ساری چیز زمین کی اوسکو ملے مگر شہید کہ وہ دنیا مین پھر آنے کی تمنا کریگا دس بار قتل ہونا اپنا چاہیگا وہان کی کرامت یا فضل شہادت دیکھکر رواہ الشیخان یہی مضمون انسے دوسرے لفظ مرفوع مین نزدیک نسائی کے بھی آیا ہے گو لفظ جدا ہین ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین شہید کا ہر گناہ بخشا جاتا ہے مگر قرض رواہ مسلم معلوم ہوا کہ مواخذہ حق العباد کا حق اللہ سے زیادہ ہے مگر لوگ اسی مین زیادہ کوتاہی کرتے ہین ابو قتادہ کا لفظ یہ ہے کہ ایک

آدمی سے فرمایا تو اگر ایسا ہوا دیگا صبر کرنیوالا اجر کی امید رکھنے والا سامنے آنیوالا پشت نہ پھیرنے والا ہوگی تو تیری خطاؤن کا کفارہ ہوجاویگا مگر قرض یہہ بات مجھہ سے جبرئیل نے کہی ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ حقوق عبادمین بالخصوص قرض بڑا حق ہے کسی کا قرض لیکر نہ دینا یا نہ دینے کی نیت سے لینا بڑا گناہ ہے جابر کہتے ہین جب میرے باپ عبداللہ بن احد کے مارے گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر کیا مین تجھکو خبر دون اوس بات کی جو اللہ نے تیرے باپ سے کی ہے بیٹے نے کہا ہان فرمایا بات نہین کرتا اللہ کسی سے مگر پردہ کی اوٹ سے مگر تیرے باپ سے دوبدو بات کی کہا اے عبداللہ تو کچھہ تمنا کرمین تجھکو دونگا کہا اے رب مجھکو زندہ کردے کہ مین پھر دوبارہ مارا جاؤن فرمایا یہہ بات پہلے سے ٹھیر چکی ہے کہ پھر دنیا مین پھر کر نجاوینگے کہا اے رب جو لوگ میرے پیچھے ہین اونکو یہہ بات پہونچادے اوسپر اللہ عزوجل نے یہہ آیت اوتاری ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین الآیہ رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ جراحت شہادت سے بڑھکر کوئی راحت نہین ہے ؎

گر نثار قدم یار گرامی نہ کنم	گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

یہہ بھی معلوم ہوا کہ شہدا کو جنت سے رزق ملتا ہے یہہ اور موتی کیطرح بے رزق نہین رہتے ہین ابن عمر کہتے ہین ہمنے غزوہ موتہ مین جعفر بن ابی طالب کو تلاش کیا مقتولین مین پایا کچھہ اوپر نوے زخم لگے تھے تلوار تیر نیزہ کے دوسری روایت مین ہے کہ پشت پر کوئی زخم نہ تھا رواہ البخاری سالم بن ابی الجعد کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو خواب مین دیکھا ایک فرشتہ دوپر کا پایا خون آلودہ زید انکے مقابل تھے رواہ الطبرانی یہہ مرسل جید الاسناد ہے منذری نے کہا انکے دونون ہاتھہ راہ خدا مین جاتے رہے تھے اللہ نے اونکے عوض انکو دو پر دئے یہہ آسمان پہ ہمراہ فرشتون کے اوڑتے پھرتے ہین انتہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے کہ نہین پاتا شہید مس قتل کا مگر جتنا کہ کوئی تم مین سے کاٹنا چیونٹی

کا پاتا ہے کعب بن مالک کا لفظ مرفوع یون ہے روحین شہیدونکی سبز پرندون کے جون مین ہوتی ہین جنت کا پھل یا درخت چرتے ہین رواہ الترمذی حدیث مرفوع ابی الدرداء مین آیا ہے کہ شہید اپنے ستر گھر والون کی شفاعت کریگا رواہ ابو داؤد انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب لوگ باگ حساب کتاب کے لئے کھڑے ہونگے تو ایک قوم اپنی گردنون پر تلوارین رکھے ہوئے آویگی خون ٹپکتا ہوگا یہہ دروازہ جنت پر جا کر یکے کہا جاویگا یہہ کون ہین کہین گے یہہ شہید ہین زندہ تھے رزق پاتے رواہ الطبرانی مقدام بن معدیکرب کا لفظ مرفوع یہہ ہے واسطے شہید کے پاس اللہ کے چھہ خصلتین ہین ایک یہہ کہ پہلی ہی بار مین بخشا جاتا ہے دوسرے یہہ کہ اپنی جگہہ بہشت مین دیکھتا ہے تیسرے یہہ کہ عذاب قبر سے پناہ پاتا ہے چوتھے یہہ کہ فزع اکبر یعنی قیامت کی گھبراہٹ سے امن مین رہتا ہے پانچوین اوسکے سر پر تاج وقار رکھا جاتا ہے جسکا ہر یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے چھٹے بہتر حورعین سے اوسکا بیاہ کیا جاتا ہے ستر اقارب کے لئے اوسکی شفاعت قبول ہوتی ہے رواہ الترمذی ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر شہید کا آیا فرمایا زمین اوسکے خون سے سوکھنے نہین پاتی ہے کہ دو زوجہ اوسکی طرف اوسکے دوڑتی ہین جسطرح کہ دو مرضعہ برابر زمین پر اپنے بچون پر جلدی کرتی ہین ہر ایک کے ہاتھہ یاقوت کا حلہ ہوتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے رواہ ابن ماجۃ راشد بن سعد نے کہا ہے ایک صحابی نے پوچھا کیا حال ہے مومنین کا کہ یہہ اپنی قبرون مین مفتون ہوتے ہین مگر شہید فرمایا چمکتی تلوارون کی انکے سر پر فتنہ کو کفایت کر جاتی ہے رواہ النسائی معلوم ہوا کہ شہید سے قبر مین سوال منکر نکیر کا نہین ہوتا باقی سب سے ہوتا ہے انس کہتے ہین ایک کالا آدمی یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا کہا مین کالا بدبودار بدصورت آدمی ہون میرے پاس مال بھی نہین ہے اگر مین ان کفار سے لڑون یہانتک کہ مارا جاؤن تو بہشت مین کہان ہونگا فرمایا جنت مین وہ اتنا لڑا کہ مارا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے پاس آئے کہا اللہ

تجھکو سفید رو خوشبودار کر دیا مالدار بنا دیا پھر اوس سے باکسی اور سے یہہ فرمایا کہ میںنے اسکی زوجہ حور عین کو دیکھا کہ وہ اسکے جبہ صوف کو کھینچتی ہے اسکے اور اسکے جبہ کے بیچ مین داخل ہوتی ہے رواہ الحاکم ؛

بیان انواع شہادت کا

ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ تم کن کو شہید گنتے ہو کہا اوسکو جو راہ خدا مین مارا گیا کہا تو اب شہید میری امت کے بہت تھوڑے ٹھیرینگے پوچھا پھر کون شہید ہین فرمایا جو مارا گیا راہ خدا مین وہ شہید ہے جو مرا راہ خدا مین وہ شہید ہے جو مرا طاعون مین وہ شہید ہے جو مرا دستون سے وہ شہید ہے غرقی بھی شہید ہے رواہ مسلم دوسری روایت مین صاحب بدم کو بھی شہید فرمایا ہی رواہ مسلم ایضاً حدیث جابر مین ذات الجنب صاحب حریق اور عورت نفساء کو جو جنے مین مرجاوے شہید ٹھیرایا ہے رواہ ابوداؤد والنسائی سلیمان یا خالد سے ایک روایت مین مرفوعاً یہہ آیا ہے کہ جسکو اوسکے پیٹ نے مارا اوسکو قبر مین عذاب نہین ہوگا رواہ الترمذی مراد پیٹ سے مرض اسہال ہے حدیث سعید بن زید مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جو اپنے مال کے پیچھے مارا گیا یا دین کے پیچھے یا گھر والون کے پیچھے وہ شہید ہے رواہ ابوداؤد ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بھلا اگر مین اوسکو مار ڈالون یعنی جو میرا مال چھینتا ہے فرمایا وہ دوزخ مین جاویگا رواہ مسلم نسائی کا لفظ یہہ ہے کہ اگر تو مارا گیا تو بہشت مین جاویگا اور جو تو نے مارا تو وہ نار مین گیا انتہے سوا قتیل جہاد کے اور بہت سے شہدا ہین جنکی گنتی کتاب دلیل الطالب مین لکھی گئی ہے اگر شہادت فی سبیل اللہ ہاتھ نہ آئے تو پھر کیا پوچھنا اگر ہاتھ نہ آئے تو باقی اقسام شہادت سے تو کسیطرح محروم رہنا اچھا نہین بالکل بے لطفی ہے اے اللہ تو ہمکو اپنی راہ مین خالص اپنے لئے شہید کر مدینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مار شہید اس دعا کا قبول کرنا کچھہ بڑی بات نہین ہے ؛

کتاب قراءۃ القرآن

بیان قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے سیکھنے سکھانیکا

عثمان رضی اللہ عنہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ بہتر شخص تم مین وہ ہے جسنے قرآن سیکھا سکھایا رواہ التیقان قرآن کسی کو سکھاؤ کمتب کے لڑکے ہون یا گھر کے بوڑھے جوان مرد ہون یا عورت اپنے ہون یا بیگانے با معنی سکھاؤ یا بے ترجمہ پڑھاؤ کوئی تفسیر لکھے یا کسی تفسیر کا درس دے سکا اجر ایک ہی ہے ایسا شخص ایسا عالم معلم خیر الناس ہوتا ہے اللھم ارزقنا ابن مسعود کی حدیث مرفوع مین آیا ہے جسنے ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھا اوسکو ایک حسنہ ہے حسنہ دس گنا ہوتا ہے مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے رواہ الترمذی اس سے کلام اللہ کا یا حروف ہونا ثابت ہوا ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے جمع نہوئی کوئی قوم کسی گھر مین اللہ کے گھرون مین سے کہ تلاوت و درس کرتی ہے اوسکا آپسمین مگر اوپر سکینہ اور فرماتے رحمت اوسکو ڈھانپ لیتی ہے فرشتے اوسکو ہر طرف سے گھیر لیتے ہین اللہ ذکر انکا اونمین کرتا ہے جو لوگ اوسکے پاس ہین رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا مرفوعا یہ ہے جسنے سنی ایک آیت قرآن کی اوسکے لئے ایک حسنہ مضاعفہ لکھا گیا جسنے ایک آیت پڑھی اوسکے لئے دن قیامت کے ایک نور ہوگا رواہ احمد حدیث ابو سعید مین مرفوعا آیا ہے اللہ فرماتا ہے جسکو مشغول کیا قرآن نے میرے ذکر و سوال سے مین دونگا اوسکو بہتر سائلون سے بزرگی اللہ کے کلام کی سارے کلامون پر ایسی ہے جیسے فضل اللہ کا اوسکی خلق پر رواہ الترمذی عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ماہر قرآن کا ہمراہ سفرۂ کرام برررہ کے ہوگا جو شخص قرآن پڑھتا ہے اٹک اٹک کر اور وہ اوسپر شاق ہے اوسکو دو اجر ہین رواہ التیقان ابوذر نے کہا اے رسول خدا مجھکو کچھ وصیت کیجئے فرمایا تقوی اختیار کر کہ ہر کام کا سر تاج ہے کہا کچھ اور بڑھائیے فرمایا قرآن کی

تلاوت کر زمین مین یہہ تیرے لئے نور ہے آسمان پر ذخیرہ ہے ۔ رواہ ابن حبان سہل بن معاذ کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے قرآن پڑہا پہر اوسپر عمل کیا تو اوسکے ماں باپ کو دن قیامت کے ایک تاج پہنا ویگے جسکی چمک سورج کی روشنی سے دنیا کے گہرون مین بہتر ہوگی پہر جسنے اوسپر عمل کیا ہے اوسکا کیا پوچہنا ۔ رواہ ابوداؤد ابن عمرو کا یہہ لفظ ہے صاحب قرآن سے یہہ کہین گے کہ پڑہ اور چڑہ سنبہال کر پڑہ جسطرح تو دنیا مین پڑہتا تہا تیری جگہہ نزدیک آخر آیت کے ہے جسکو تو پڑہیگا ۔ رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ جسکو جتنی آیتین قرآن کی یاد ہونگی اوسکو اوتنے ہی درجے ملین گے زیادہ یاد ہون یا کم پہر جسکو پورا قرآن حفظ ہے وہ سارے درجے پاویگا ترمذی نے کہا اثر مین آیا ہے کہ گنتی قرآن کی آیتون کی بقدر درجات جنت کے ہے خطابی نے کہا منتہے ثواب کا نزدیک انتہا رقرارت کے ہوگا ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جسنے پڑہا قرآن اوسنے نبوت کو درمیان اپنے دونون پہلو کے لیلیا اتنی بات ہے کہ اوسکو وحی نہین آتی صاحب قرآن کو لائق نہین کہ غصے والے کے ساتہہ غصہ کرے جاہل کے ساتہہ جہل کرے اور اوسکے جوف مین اللہ کا کلام ہو ۔ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث طویل ابی سعید مین قصہ اسید بن حضیر کا آیا ہے کہ ایک رات وہ قرآن پڑہتے تہے ایک سایہ دار چیز نظر آئی اوسپر چراغ سی روشن تہے گہوڑا بہڑکا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر آیا تو فرمایا یہہ فرشتے تہے قرآن سنتے کو اوترے تہے اگر تو قرآن پڑہے جاتا تو عجائب دیکہتا ۔ رواہ الشیخان وغیرہما انس سے مرفوعاً مروی ہے اللہ کے کچہہ لوگ ہین پوچہا کون ہین فرمایا اہل قرآن یہہ خاص اللہ کے لوگ ہین ۔ رواہ النسائی حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب کوئی آدمی آیت سجدہ پڑہکر سجدہ کرتا ہے تو شیطان کونے مین بیٹہکر روتا ہے کہتا ہے افسوس ہے ابن آدم کو حکم سجدے کا ہوا تہا اوسنے سجدہ کیا اوسکے لئے جنت ہے مجہکو حکم سجدے کا ہوا تہا مین نے نہ مانا میرے لئے نار ہے ۔ رواہ مسلم

بیان دعا حفظ قرآن کا

اس باب مین ابن عباس نے قصہ علی بن ابی طالب کو قرآن یاد نہ رہنے کا روایت کرکے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو ترکیب چار رکعت نماز پڑہنے کی سکھائی دعا حفظ قرآن کی سنائی فرمایا تین یا پانچ یا سات بمہ تک پڑہو چنانچہ ہر جو قرآن وہ یاد کرتے نہ بھولتے اسکو ترمذی وحاکم نے روایت کیا ہے منذری نے کہا ہے طرق اسانید کے جسمین متن غریب ہے انتہے یہ نماز یہ دعا کتاب حصن حصین مین لکھی ہے +

بیان خبر گیری قرآن کا حسین کرنے آدمی کا

حدیث ابی موسی مین مرفوعا آیا ہے تم خبر کہو قرآن کی قسم ہے اللہ کی یہ بہت زیادہ نکل جانے والا ہے بہ نسبت اونٹ کے اپنے باندھے سے رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ مثال صاحب قرآن کی ایسی ہے جیسے بندہا ہوا اونٹ اگر اوسکی خبر رکھے تو بندہا رہا اور چھوڑ دیا تو چلدیا رواہ الشیخان ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے یہ کہنا کسی کا کہ مین فلان آیت بھول گیا بہت برا ہے بلکہ یون کہے کہ مین بھلا دیا گیا تم یاد رکھو قرآن کو یہ سینون سے بہ نسبت نکل جانے اونٹ کے اپنی پہاڑی سے بھی زیادہ ہے رواہ البخاری معلوم ہوا کہ قرآن خوان کو لازم ہے کہ قرآن کا ضرور ہے اگر اوسکی خبر گیری نکریگا تو وہ اونٹ کیطرح اوسکے ہاتھ سے جاتا رہیگا ف ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین کان رکھا اللہ نے کسی چیز کے لئے جیسا کان رکھا واسطے نبی کے جسکی آواز اچھی ہے گاتے ہین ساتھ قرآن کے جہر کرتے ہین ساتھ اوسکے رواہ الشیخان واللفظ لمسلم فضالہ بن عبید کا یہ لفظ ہے اللہ جو بڑی کان رکھتا ہے مرد قرآن خوان خوش آواز پر اوس سے بھی زیادہ جیسا کوئی گانے سے والا گانے والے پر کان رکھتا ہے حاکم نے کہا یہ حدیث علی شرط ہما ہے اس حدیث سے

صفت اذن یعنی گوش کی واسطے خدا کی ثابت ہوئی اسپر ایمان لانا فرض ہے کیفیت خدا جانے
یہہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کو سنّا اپنے کلام پاک کا بہت پسند آتا ہے یہہ بھی معلوم ہوا کہ
مراد گنگنانے سے ساتھ قرآن کریم کے جہر سے پڑہنا ہے نہ گانا اوسکا قاری لوگون کا مبالغہ
مخارج حروف ادا کلمات مین یہانتک کہ آنکھہ ناک کان کج بج ہوجاتی ہے شکل بگڑنے لگتی ہے
آواز مانند آواز سرود کے ہوجاتی ہے نشست برخاست آواز کی رنگ زیر و بم کا دکھاتی ہے
بالکل خلاف سنت صحیحہ ہے آواز کا خوش گلو کرنا حروف و کلمات کا صاف صاف الگ الگ
مکالنا اور بات ہے جسطرح کہ حدیث براء بن عازب مین مرفوعاً آیا ہے تم زینت دو قرآن
کو اپنی آوازون سے رواہ ابوداؤد سو خوش آوازی اور چیز ہے یہہ اینچ کھینچ قرأت
اور چیز ہے ابن ابی ملیکہ مرفوعاً کہتے ہین وہ ہم مین سے نہین ہے جو تغنی بقرآن نہین کرتا
ہے کسی نے انسے کہا بھلا اگر آواز اچھی نہو کہا جہانتک بن سکے آواز کو حسین کرے رواہ ابوداؤد
حسن صورت سے مراد ترتیل ہے ترتیل یون ہوتی ہے کہ کلمہ کلمہ الگ الگ پڑہے پڑہنے والا سننے والا
اوسکو سمجھے نہ جسطرح اہل مصر آجکل حرمین شریفین مین قرآن پاک کو راگنی مین ادا کرتے ہین ایک
جملہ بھی سامع کی سمجھ مین نہین آتا ہے یہہ پڑہنا نہین ہے گانا ہے نعوذ باللہ منہ قرآن
پاک کو دیکھو اور اس ناپاک گانے کو دیکھو لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؛

بیان پڑہنے سورۂ فاتحہ کا

ابو سعید بن معلی سے فرمایا مین تجھکو ایک سورت سکھاتا ہون جو قرآن کی سب سورتون سے
بڑی ہے یعنی رتبہ واجر مین پھر کہا الحمد للہ رب العالمین یہی ہے سبع مثانی و قرآن عظیم
جو مجھکو دیا گیا ہے رواہ البخاری ابی بن کعب سے کہا قسم ہے اللہ کی نہین اوتارا اللہ نے
توریت مین نہ انجیل مین نہ زبور مین نہ فرقان مین مثل فاتحہ کے احمد بن رواہ الترمذی
انس کی حدیث مین فاتحہ کو افضل قرآن فرمایا ہے رواہ ابن حبان ابوہریرہ کہتے ہین کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تقسیم کیا مین نے نماز کو درمیان اپنے اور بندے کے آدہوں آدہ جب کہا بندے نے الحمد للہ رب العالمین اللہ کہتا ہے حمد کی میری بندے میرے نے جب کہا الرحمن الرحیم فرماتا ہے ثنا کی مجھپر میرے بندے نے جب کہا مالک یوم الدین کہتا ہے تمجید کی میری بندے میرے نے جب کہا ایاک نعبد وایاک نستعین فرماتا ہے یہ ہے درمیان میرے اور اوسکے میرے بندہ کے لیے ہے جو اوسنے مانگا جب کہا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فرماتا ہے یہ ہے واسطے بندے میرے کے میرے بندے کے لیے ہے جو اوسنے مانگا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ اول اس سورہ کا ثنا ہے آخر اوسکا دعا ہے کتاب دین خالص ہین تیس دلیلین اس سورت سے اثبات توحید پر نکالی ہین امام رازی نے دس ہزار مسئلے علوم مختلفہ کے تنہا اس سورہ سے برآمد کیے ہین اس سورت کی جامعیت کا کیا ٹھکانا ہے اسکے فضائل بہت ہین کچھ نزل الابرار وغیرہ مین لکھے گئے ہین عن ابن عباس مین اس سورت کو اور خواتیم سورۂ بقرہ کو دو نور فرمایا ہے تہ کہا ہے کہ یہ دونون نور کسی پیغمبر کو پہلے اس سے نہین ملے جو کوئی ایک حرف بھی ان دونون کا پڑھیگا اوسکو وہ نور دیا جاویگا رواہ مسلم ۔

بیان پڑھنے سورۂ بقرہ و آل عمران کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تم مت کرو اپنے گھرونکو مقبرہ شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہے جسمین سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے رواہ مسلم ع دیو گریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے تم زہراوین پڑھو یعنی بقرہ و آل عمران یہ دونون لڑینگے طرف سے اپنے صاحب کے بقرہ پڑھو اسکا لینا برکت ہے اسکا چھوڑنا حسرت ہے باطل والے اسکو نہین لے سکتے معاویہ نے کہا مراد اہل باطل سے اسجگہ ساحر جادوگر ہین رواہ مسلم ابو ہریرہ

مرفوعاً کہتے ہین ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے قرآن کا کوہان سورہ بقرہ ہے اس سورت مین
ایک ایسی آیت ہے جو سب آیتون کی سید ہے رواہ الترمذی حاکم کا لفظ یہہ ہے نہین پڑہی
جاتی وہ آیت کسی گھر مین اور اوسمین شیطان ہو مگر وہ وہان سے نکل بہاگتا ہے وہ آیت
آیۃ الکرسی ہے سہل بن سعد کی روایت مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جو کوئی سورہ بقرہ کو ایکبار تک
اپنے گھر مین پڑہتا ہے شیطان تین رات تک اوس گھر مین نہین گہستا جو کوئی اوسکو دن مین
پڑہتا ہے شیطان تین دن تک وہان نہین جاتا رواہ ابن حبان نعمان بن بشیر سے مرفوعاً
مروی ہے لکہی اللہ نے ایک کتاب پہلے پیدا کرنے آسمان وزمین سے دو ہزار برس اوتارین
اوس کتاب مین دو آیتین جنپر سورہ بقر ختم کیگئی ہے یہہ دونون آیت کسی جنگل مین پڑہی نہین
جاتین تین رات مگر پہر شیطان پاس اوسکے نہین جاتا رواہ الترمذی ابوذر کی حدیث مین
مرفوعاً یون آیا ہے کہ اللہ نے سورہ بقر کو دو آیت پر ختم فرمایا ان دونون کو مجھے اوس خزانہ
سے نکالکر دیا ہے جو نیچے عرش کے ہے سو تم ان آیتون کو سیکہو اپنی عورتون کو اپنے بچونکو
سکہاؤ کہ یہہ دونون صلوٰۃ و قرآن و دعا ہین رواہ الحاکم عبید بن عمیر کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اوتری جسپر آجکی رات ایک آیت افسوس ہے اوسکے لئے
جسنے اوسکو پڑہا مگر اوسمین سوچ نہ کیا ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل
والنہار الآیۃ کلہا رواہ ابن حبان ابن ابی الدنیا کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے پڑہا آخر
آل عمران کا پہر سوچ نہ کیا اوسمین اوسکو ویل ہے دس بار اپنی انگلیون سے اس ویل کو گنا اللھم
احفظنا معلوم ہوا کہ جب کسی آیت یا سورت یا قرآن کو پڑہے تو اوسکے مطلب مین غور کرے
سرسری تلفظ الفاظ پر قناعت نکرے کہ اسمین بے پروائی مخلوق کی امر دینی خالق سے ثابت
ہوتی ہے اس بے پروائی کا انجام حسرت و ندامت ہوگا ؛

بیان پڑہنے آیت الکرسی کا

حدیث ابی ایوب انصاری مین آیا ہے کہ شیطان اونکو آیۃ الکرسی سکھا کر کہہ گیا تھا کہ جم اسکو اپنے گھر میں پڑھا کرو کبھی کوئی شیطان وغیرہ تمہارے پاس آویگا رسول خدا نے فرمایا سچ کہا اوسنے اور وہ جھوٹا ہے رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ کبھی جھوٹا شخص بھی سچ بول جاتا ہے تیسرا مثل کہ ان الکذوب قد یصدق اسی جگہہ سے نکلی ہے اسیطرح ابی بن کعب کے باپ سے ایک جن کہہ گیا کہ تم اپنے کوٹھے مین آیۃ الکرسی رکھو پھر تمہارا خانہ خوری نہ جاویگا کہ ہوگا رسول خدا سے سنکر فرمایا سچ کہا اوس خبیث نے رواہ ابن حبان یہی جن اوس کوٹھی کا غلہ چرایا کرتا تھا ابی بن کعب سے پوچھا تجھے معلوم ہے کہ کونسی بڑی آیت قرآن کی تیرے پاس ہے انھوں نے کہا آیۃ الکرسی اسکے سینے پر ہاتھہ مار کر فرمایا لیھنک العلم ابا المنذر رواہ مسلم یعنی تجھکو علم مبارک ہو ابو منذر اسکی کنیت تھی احمد وابن ابی شیبہ کی روایت مین اتنا اور آیا ہے کہ قسم ہے خدا کی اس آیت کے ایک زبان و دو ہونٹ ہیں یہہ پاس ساق عرش کے اپنے مالک کی تقدیس کرتی ہے اوپر گزر چکا ہے کہ یہہ سب آیتون کی سید ہے اسکے فضائل کتب اذکار مین بہت لکھے ہین ۔ قل الاعوذ اس کو دیکھو ریاضۃ الایمان کو پڑھو حال کھل جاویگا انشاء اللہ تعالے ۔

بیان پڑھنے سورۂ کہف اور اوسکے اول و آخر کا

حدیث ابو الدرداء میں مرفوعا آیا ہے کہ جسنے حفظ کین دس آیتیں اول سورۂ کہف کی وہ بچ گیا دجال سے رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہہ ہے جسنے پڑھین تین آیتین اول سورۂ کہف کی وہ محفوظ رہیگا فتنہ دجال سے اسوقت مین ہر مسلمان کو یاد کر لینا شہ یاد نہ آیات مذکور کا بہت ضرور ہے اسلئے کہ زمانہ خروج دجال کا سر پر آلگا ہے جمع شام ہی ملتی نظر آتی ہے اللہ اوسکے فتنے سے ہمکو سبکو بچاوے ابو سعید خدری مرفوعا کہتے ہین جسنے پڑھا سورۂ کہف کو جسطرح پر وہ اوتری ہے تو اوسکے لئے وہ دن قیامت کے نور ہو جاویگی اوسکی جگہہ سے مکہ معظمہ تک احمد رواہ الحاکم جمعہ و شب جمعہ کو پڑھنا اس سورت کا بڑی فضیلت رکھتا ہے حدیث مین بھی آیا ہے

بیان پڑھنے سورۂ یٰسٓ کا

معقل بن یسار کی حدیث مین فرمایا ہے یٰسٓ قرآن کا دل ہے جو کوئی شخص اوسکو بارادۂ رضاے الٰہی و دار آخرت پڑھتا ہے وہ بخشا جاتا ہے تم اسکو اپنے مُردون پر پڑھا کرو رواہ النسائی اس حدیث سے یہہ نکلتا ہے کہ اگر وقت نزع یہہ سورت نہین پڑھی ہے تو بعد قبض روح ہی پڑھدے کچھہ مضائقہ نہین ہے کیونکہ منطوق صریح لفظ حدیث کا یہی ہے گو مراد اوس سے مختصر لیتے ہین انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے قرآن کا دل یٰسٓ ہے اللہ اوسکے پڑھنے پر دس بار قرآن کا پڑھنا لکھتا ہے رواہ الترمذی اگر کسی کو ایسی توفیق حاصل ہو کہ اوسکا دل اور رات کا دل اور قرآن کا دل یکجا فراہم ہو جاوے تو پھر یہہ پڑھنا نور علیٰ نور ہو جاویگا کچھہ اور ہی برکت و رحمت کا ظہور دکھاویگا ؎

من و پروانہ و بلبل ہمہ یکجا ہستند	چشم بہ وور کہ جمع اند پریشانے چند

جندب مرفوعاً کہتے ہین جسنے پڑھی یٰسٓ ایک رات اللہ کے لئے وہ بخشا گیا رواہ مالک ؛

بیان پڑھنے سورۂ تبارک الذی کا

ابو ہریرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ قرآن مین ایک سورت ہے تیس آیت کی اوسنے شفاعت کی ایک آدمی کی یہانتک کہ وہ بخشا گیا وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے رواہ الترمذی ابن عباس کی حدیث مین اس سورت کو مانعہ منجیہ فرمایا ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دینے والی ہے رواہ الترمذی دوسرا لفظ یہہ ہے مین چاہتا ہون کہ یہہ سورت من کے دلمین ہو رواہ الحاکم حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ قبر مین آدمی کے پاس پاؤن کیطرف سے پھر سینہ کی طرف سے یا پیٹ کیطرف سے پھر سر کی طرف سے فرشتے آتے ہین اوسسے کہا جاتا ہے کہ تمہارا رستہ اسطرف سے نہین ہے یہہ شخص سورۂ ملک پڑھتا تھا پھر

مانع ہے عذاب قبر سے اسکا نام توریت مین سورۂ ملک ہے جسنے ایک رات اوسکو پڑہا اوسنے
بہت اچہا پاکیزہ کام کیا رواہ الحاکم وھو صحیح الاسناد وھو فی النسائی مختصراً لفظ
نسائی کا یہہ ہے جسنے پڑہا اسکو ہر رات منع کیا اوسکو خدا نے بسبب اس سورت کے عذاب قبر سے
جم غفیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اسکا نام مانعہ رکہتے تہے انتہے امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ اس سورت کو دو رکعت نفل مین بعد نماز عشا پڑہا کرتے تہے یہہ طریقہ بہت آسان ہے

بیان پڑہنے قل ہو اللہ احد کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا قل ہو اللہ احد
پڑہتا تہا فرمایا واجب ہو گئی پوچہا کیا چیز فرمایا جنت اسکو رواہ مالک و وسلم لفظ اسکا یہہ ہے
فرمایا جمع ہو جاؤ مین تمکو ثلث قرآن پڑہ سونگا کچہ لوگ جمع ہو گئے پہر باہر نکلکر سورۂ قل ہو اللہ
پڑہی فرمایا یہہ برابر تہائی قرآن کے ہے رواہ مسلم ابو الدرداء کا لفظ یہہ ہے اللہ نے قرآن
کو تین جز کیا ہے قل ہو اللہ ایک جز ہے اجزاء قرآن سے رواہ مسلم ابو ایوب کا لفظ یہہ ہے
جسنے اوسکو پڑہا اوسنے تہائی قرآن پڑہا رواہ الترمذی ابو سعید کا لفظ نزدیک بخاری کے
یون ہے انہا لتعدل ثلث القرآن معلوم ہوا کہ جو کوئی تین بار اوسکو پڑہتا ہے وہ گویا سارا
قرآن پڑہتا ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے کہا تو نے
بیاہ کیا ہے اوسنے کہا میرے پاس کیا ہے جو مین بیاہ کرون فرمایا کیا تیرے پاس قل ہو اللہ احد
نہین ہے کہا ہان فرمایا ثلث قرآن ہے رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ تعلیم اس سورت کی بجائے
مہر کے ہو سکتی ہے حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اولی
کو ایک چہوٹے سے لشکر کا افسر بنا کر بہیجا تہا وہ ہر نماز کو قل ہو اللہ احد پر ختم کرتا جب لوگ پہر آئے
حضرت سے ذکر کیا فرمایا اوس سے پوچہو ایسا کیون کرتا ہے اوسنے کہا یہہ سورت رحمٰن کی صفت
ہے مین اسکے پڑہنے کو دوست رکہتا ہون فرمایا اوس سے کہدو اللہ اوسکو دوست رکہتا ہے

رواہ الشیخان اسکو بخاری و ترمذی نے بھی انس سے مطولاً روایت کیا ہے آخر حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ جب اوس سے کہا کہ تو کیون ہر رکعت مین اسی سورت کو پڑہتا ہے تو اوس نے کہا مین اسکو دوست رکھتا ہون فرمایا حبک ایاھا ادخلک الجنۃ اسکی محبت تجھکو بہشت مین لیجاویگی معلوم ہوا کہ تکرار کسی سورت کی ہر رکعت نماز مین درست ہے ۔

بیان پڑہنے معوذتین کا

عقبہ بن عامر مرفوعاً کہتے ہین تو نے نہین دیکہا کہ آجکی رات ایسی آیتین اوتری ہین کہ اون جیسی آیتین نہین دیکہین قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس رواہ مسلم ابوداؤد کا لفظ یہ ہے کہ مجھ سے کہا مین تجھکو بہتر سورتین نہ سکھاؤن پہر ان دونون کو بتا کر کہا تو بنا مانگا کر ساتھ انکے نہین تعوذ کیا کسی نے مثل انکے ابن حبان کا لفظ یہ ہے اگر تجھ سے ہوسکے تو تو کسی نماز مین انکو فوت نہ کیا کر رواہ الحاکم بنحو ھذا وقال صحیح الاسناد ۔

کتاب الذکر والدعاء

بیان ذکر خدا کا کہلے وقت ہے

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے مین ہون پاس گمان بندے اپنے کے اور مین ہون ساتھ اوسکے جب وہ مجھکو یاد کرتا ہے اگر اپنے جی مین یاد کرتا ہے تو مین بہی اوسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور جو وہ میری یاد مجمع مین کرتا ہے تو مین بہی اوسکا ذکر اوس مجمع مین کرتا ہون جو اسکے مجمع سے بہتر ہے وہ اگر ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو مین ایک گز اوس سے قریب ہوتا ہون اور جو وہ ایک گز مجھ سے قریب ہوتا ہے تو مین ایک باع اوس سے قریب ہوتا ہون وہ اگر میری طرف چلکر آتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑکر جاتا ہون رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ ذکر خدا کا تنہا جی مین کرنا

یا مجلس مین کرنا دونون درست ہین دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہ ہے اللہ تعالےٰ کہتا ہے مین ہمراہ اپنے بندے کے ہون جب وہ میرا ذکر کرتا ہے دونون ہونٹ اوسکے ہلتے ہین رواہ ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ مجرد حرکت لب پر بسبب ذکر کے یہہ فضیلت حاصل ہوتی ہے وللہ الحمد ابو الدرداء کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین نے شب معراج مین ایک شخص پر جو نور عرش مین غائب تھا مینے کہا یہہ کوئی فرشتہ ہے کہا نہین پوچھا کوئی نبی ہے کہا نہین پوچھا پھر کون ہے کہا ایک آدمی ہے جسکی زبان دنیا مین خدا کے ذکر سے تر رہتی تھی دل اوسکا مسجد مین لگا رہتا تھا ماں باپ کو برا نہین کہتا تھا رواہ ابن ابی الدنیا عن صلاۃ ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یون ہے کیا خبر دون مین تمکو بہتر اعمال تمہارے کی جو نزدیک تمہارے مالک کے از کی ہے درجون مین ارفع ہے سونے چاندی کے خرچ کرنے سے اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمن سے ملکر اونکی گردنین مارو وہ تمہاری گردنین ماریں کہا ہان فرمایا ذکر اللہ تعالےٰ کا معاذ بن جبل نے مرفوعاً کہا ہے کوئی شے ذکر اللہ سے بڑھکر نجات دینے والی عذاب خدا سے نہین ہے رواہ الترمذی ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی تم مین عاجز ہو رات کی مشقت سے مال کے خرچ کرنے سے بخل کرے دشمن سے جہاد کرنے مین بزدلی کرے اوسکو چاہیے کہ ذکر اللہ بہت کیا کرے رواہ الترمذی ثوبان نے کہا جب یہہ آیت اوتری والذین یکنزون الذھب والفضۃ ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے بعض اسفار مین بعض اصحاب نے کہا یہہ آیت سونے چاندی کے حق مین اوتری ہے کاش ہمکو معلوم ہوتا کہ کون مال اچھا ہے جسکو ہم لیوین فرمایا افضل مال زبان ذاکر قلب شاکر زن بی ایماندار ہے جو ایمان پر مدد کرے رواہ الترمذی ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے چار چیزین ہین جسکو وہ ملین اوسکو دنیا و آخرت کی خیر ملی ایک دل شکر گزار دوسرے زبان ذاکر تیسرے بدن صابر چوتھے بی بی جو اپنی جان و مال مین کوئی گناہ شوہر کا نہین کرتی ہے رواہ الطبرانی ابو موسیٰ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مثال اوسکی جو ذکر رب کا کرتا ہے اور نہین کرتا ایسی ہے جیسے مثال زندہ و مردہ کی رواہ البخاری

ابو ہریرہ کی روایت مین آیا ہے کہ ایک بار رسول خدا مکہ کی راہ مین جمدان پہاڑ پر چلے جاتے تھے فرمایا چلے چلو یہ جمدان ہے مفردون آگے بڑھ گئے کہا مفردون کون لوگ ہین فرمایا جو خدا کا ذکر بہت کرتے ہین رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہ ہے وہ لوگ ہین جو فریفتہ ہین ذکر خدا پر ذکر انکے بوجھ دن قیامت کے اوتار دیگا تب اوسدن ہلکے پھلکے ہوکر آوینگے ع سبک بار مردم سبکتر روند ابو موسیٰ کی حدیث مین آیا ہے اگر ایک آدمی کی گود مین درہم ہون وہ اونکو تقسیم کرے دوسرا شخص ذکر اللہ کرتا ہے تو ذاکر اوس سے افضل ہوگا دوسری روایت یون ہے کہ کوئی صدقہ ذکر اللہ سے افضل نہین ہے رواہ الطبرانی ابو الدرداء نے کہا اے رسول خدا مجھکو کچھ وصیت کرو فرمایا تو گناہون کو چھوڑ دے یہ افضل ہجرت ہے فرائض کی محافظت کر یہ افضل جہاد ہے اللہ کا ذکر بہت کر تو اللہ کے پاس کوئی چیز زیادہ تر محبوب نہ لائیگی جتنا کہ اوسکی کثرت ذکر کو لائیگی رواہ الطبرانی ؛

بیان جمع ہونے کا ذکر خدا پر

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کے فرشتے ہین وہ راہون مین اہل ذکر کو ڈھونڈتے پھرتے ہین جب کسی گروہ کو پاتے ہین کہ وہ ذکر خدا کرتا ہے تو پکارتے ہین آؤ آؤ اپنے کام کو وہ سب آکر اونکو اپنے پرون سے آسمان تک چھپا لیتے ہین اللہ اونسے پوچھتا ہے حالانکہ خوب جانتا ہے میرے بندے کیا کہتے ہین یہ کہتے ہین تیری تسبیح تکبیر تحمید تمجید کرتے ہین فرماتا ہے کیا انہون نے مجھے دیکھا ہے یہ کہتے ہین واللہ تجھکو نہین دیکھا فرماتا ہے بھلا اگر یہ مجھکو دیکھتے تو کیا کرتے یہ کہتے ہین کہ اور زیادہ عبادت کرتے بہت سی تحمید تسبیح کرتے فرماتا ہے اچھا یہ پھر کیا مانگتے ہین کہتے ہین جنت فرماتا ہے کیا انہون نے جنت کو دیکھا ہے کہتے ہین واللہ نہین دیکھا فرماتا ہے بھلا اگر یہ دیکھتے تو کیا کرتے یہ کہتے ہین اگر دیکھ پاتے تو اور بھی زیادہ حرص وطلب اور رغبت کرتے فرماتا ہے کس چیز سے

پناہ مانگتے ہین یہہ کہتے ہین آتش دوزخ سے فرماتے کیا اوسکو دیکھا ہے کہتے ہین نہین دیکھا
ہے فرماتے ہے بھلا اگر اوسکو دیکھتے تو کیا کرتے کہتے ہین خوب ہی بھاگتے بہت ڈرتے فرماتے ہے تم
گواہ رہو میںنے انکو بخشدیا ایک فرشتہ کہتا ہے فلان شخص انمین سے نہین ہے وہ تو کسی کام کو
آنکھا تھا فرماتے ہے ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم یہہ وہ قوم ہے کہ انکے پاس کا بیٹھنے والا
بھی بدبخت نہین ہوتا رواہ البخاری واللفظ لہ

شنیدم کہ در روز امید و بیم	بدان را بہ نیکان ببخشد کریم

یہی مضمون نزدیک مسلم کے بھی اور الفاظ سے آیا ہے معاویہ کی حدیث مین مرفوعا یون آیا ہے
کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حلقہ اصحاب پر اونسے پوچھا تم کسلئے بیٹھے ہو کہا
اللہ کا ذکر کرتے ہین اللہ نے ہمکو ہدایت اسلام کی ہمپر احسان رکھا اسپر ہم خدا کی حمد کرتے ہین فرمایا
تمکو قسم ہے اللہ کی تم سچ اسی لئے بیٹھے ہو کہا ہان فرمایا میںنے تمکو کسی تہمت کے سبب سے قسم نہین دلائی
لیکن میرے پاس جبرئیل آئے مجھکو خبر دی کہ اللہ عزوجل اپنے فرشتون سے تمہارے ساتھہ فخر کرتا
ہے رواہ مسلم جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہر نکلکر فرمایا اے لوگو اللہ
کے فرشتے ہین مجالس ذکر پر آتے جاتے چلتے پھرتے بیٹھتے ہین سو تم جنت کے چمنون مین چرو کہا
جنت کے چمن کہان ہین فرمایا یہی ذکر کی مجلسین ہین سو تم صبح شام ذکر کیا کرو خدا کو اپنے جی
مین یاد کیا کرو جسکا جی یہہ چاہے کہ وہ اپنا مرتبہ نزدیک خدا کے معلوم کرے تو اوسکو چاہئے
کہ اللہ کا مرتبہ اپنے نزدیک دیکھے کہ کتنا ہے کیونکہ اللہ بندے کو اوسی درجے مین اوتارتا ہے
جس درجے مین بندے نے اوسکو اوتارا ہے رواہ الحاکم معلوم ہوا کہ جو کوئی خدا کو نہین
پوچھتا خدا اوسکو نہین پوچھتا جو بندہ خدا کا قدردان ہے خدا بھی اوسکا قدرشناس ہے
ابوالدرداء مرفوعا کہتے ہین اللہ مبعوث کریگا کچھ قومون کو دن قیامت کے اونکے مونہہ پر نور
ہونگے وہ موتیون کے منبر پر ہونگے لوگ اونپر رشک کرینگے نہ وہ نہ انبیاء ہین نہ شہداء ایک اعرابی
نے گھٹنون کے بل کھڑے ہو کر عرض کیا کہ ہمین بتائیے کہ یہہ کون لوگ ہین ہم اونکو پہچان رکھین

فرمایا یہ محبت والے ہین اللہ کے لیے مختلف قبائل سے متفرق شہرون سے جمع ہوکر اللہ کا ذکر کرتے ہین رواہ الطبرانی ابو ہریرہ وابو سعید کا لفظ مرفوع یون ہے نہین بیٹھتی کوئی قوم کہ اللہ کا ذکر کرے مگر گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے ڈھانپ لیتی ہے اونکو رحمت اوترتا ہے اونپر دل کا آرام ذکر کرتا ہے اللہ اونکا اون لوگون مین جو اوسکے پاس ہین اسکو مسلم نے روایت کیا ہے ٭

بیان اون کلمات کا جو مجلس کی گپ شپ کا کفارہ ہوجاتے ہین

ابو ہریرہ کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی بیٹھا ایسی مجلس مین جہان بہت سی گپ شپ ہوئی ہے تو وہ اوٹھنے سے پہلے یون کہے سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک جو کچھ اوس مجلس مین ہوا ہے وہ بخشدیا جاویگا رواہ الترمذی یہی مضمون حدیث ابی برزہ اسلمی مین نزدیک ابوداؤد کے بھی آیا ہے نسائی نے اس دعا کو حدیث عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے رافع بن خدیج کی حدیث مین بعد لفظ الیک کے اتنا اور زیادہ آیا ہے عملت سوء وظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت پھر فرمایا جبرئیل نے کہا ہے ھن کفارات المجلس یعنی یہہ کلمے مجلس کی بیہودہ گوئی کے کفارہ ہین رواہ النسائی

بیان کہنے لا الہ الا اللہ کا

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہین کہا کسی بندہ نے لا الہ الا اللہ لکن کھل جاتے ہین اوسکے لیے دروازے بہشت کے یہانتک کہ پہونچتا ہے یہہ کلمہ عرش تک جبتک کہ وہ کبائر سے بچتا رہا ہو رواہ الترمذی دوسرا لفظ مرفوع انکا یہہ ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ نفع کریگا اوسکو ایک نہ ایک دن کسی زمانہ مین پہونچا ہوا اوسکو پہلے اس سے جو کچھ کہ پہونچا ہو رواہ الطبرانی یہہ حدیث بڑی بشارت ہے واسطے موحد مخلص کے معلوم ہوا کہ اخلاص توحید ضرور رہی پہنچی ہے گو بسبب موحد ہونے کے پہلے عذاب ہوچکا ہو حدیث ابو سعید خدری مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے آیا ہے کہ وسی علیہ السلام نے کہا اے رب ایسی چیز سکھا دے جس سے تیرا ذکر کیا کرون تجھکو
اوس کلمے سے پکارا کرون فرمایا لا الہ الا اللہ کہہ کہا یہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہین مین
خاص اپنے لئے چاہتا ہون فرمایا اے موسیٰ ساتون آسمان ساری زمینین اگر ایک پلے مین
ہون اور لا الہ الا اللہ ایک پلے مین تو اسی کلمہ کا پلا جھک جاویگا رواہ النسائی جابر
کی روایت مین فرمایا افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے افضل دعا الحمد للہ ہے رواہ النسائی
حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تم تازہ کرو اپنے ایمان کو کہا کیونکر فرمایا لا الہ الا اللہ بہت
کہا کرو رواہ احمد معلوم ہوا کہ تازگی ایمان کی ذکر توحید سے ہوتی ہے دوسرا لفظ انکا بہت
ہے گواہی دیا کرو لا الہ الا اللہ کی پہلے اس سے کہ تمہارے اور اوسکے بیچ مین کوئی حائل
ہو اسکو ابو یعلی نے روایت کیا ہے ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے کیا خبر دون مین تمکو وصیت نوح
کی اپنے بیٹے کو کہا ہان فرمایا نوح نے اپنے بیٹے سے کہا تھا مین تجھکو دو باتون کی وصیت کرتا ہون
ایک لا الہ الا اللہ کہنے کی اگر اسکو ایک پلے مین رکھا جاوے اور دوسرے پلے مین ساتے
آسمان و زمین ہون تو وہی پلہ بھاری ہوگا اور اگر کوئی حلقہ ہوگا تو یہ کلمہ اوسکو توڑ کر خدا
تک جا پہونچیگا احمد رواہ البزار۔

بیان کہنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کا

ابو ایوب کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر دس بار اوسنے گویا دس بردے
اولاد اسمعیل علیہ السلام سے آزاد کئے رواہ الشیخان روایت یعقوب بن عاصم مین دو
صحابی سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ نہین کہتا کوئی بندہ اس کلمے کو اخلاص روح تصدیق قلب سے
پھر زبان اوسکے ساتھ اس کلمے کی گویا ہوتی ہے مگر پھاڑتا ہے اللہ اوسکے لئے آسمان کو دیکھتا
ہے آسمان سے طرف اوسکے جس بندے کیطرف خدا دیکھتا ہے اوسکا حق ہے کہ جو وہ مانگے

دیا جاوے رواہ النسائی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر دعا وہ دعا ہے جو دن عرفہ کے کی جاتی ہے بہتر بات جو مینے اور مجھسے پہلے اور پیغمبرون نے کہی ہے یہی کلمہ ہے رواہ الترمذی ۔

بیان تسبیح تہلیل تکبیر تحمید کا

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے دو کلمے ہین زبان پہ ہلکے ترازو مین بھاری رحمن کو دوست سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم رواہ الشیخان بخاری نے اپنی صحیح کو ابن حجر نے بلوغ المرام کو اسی کلمہ پہ ختم کیا ہے خاتمہ مسک الختام کا بھی یہی کلمہ ہے وللہ الحمد ابوذر کا لفظ مرفوع یہ ہے کیا خبر ندون مین تجھکو محبوب تر کلام کی نزدیک اللہ کے مینے کہا ہان فرمایا سبحان اللہ وبحمدہ رواہ مسلم روایت ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسنے اس کلمے کو کہا اوسکے لئے جنت مین ایک درخت لگایا گیا رواہ البزار ابوامامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جسکو رات کی شدت سے ہول آوے مال خرچ کرنے سے بخل کرے دشمن سے لڑنے مین بزدلی کرے تو وہ اس کلمے کو بہت کہا کرے یہ کلمہ دوست تر ہے خدا کو ایک پہاڑ بھر سونا خرچ کرنے سے راہ خدا عزوجل مین رواہ الطبرانی ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے یہ کلمہ کہا ایک دن مین سو بار بخشے گئے گناہ اوسکے گو برابر جھاگ دریا کے ہون رواہ مسلم عمیر کہتے ہین مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا فرمایا کیا ایک تم مین کا عاجز ہے اس بات سے کہ ہر دن ہزار نیکیان کمائے ایک سائل نے کہا بھلا یہ کون کما سکتا ہے فرمایا جو کوئی سو بار تسبیح کرتا ہے اوسکے لئے ہزار حسنہ لکھے جاتے ہین ہزار خطیئہ دور ہوتے ہین رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اگر مین سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہون تو جسپر سورج نکلا ہے اوس سے بھی زیادہ مجھکو محبوب ہے رواہ مسلم یعنی ساری دنیا سے یہ کلمہ کہنا زیادہ عزیز ہے سمرہ بن جندب کا لفظ یہ ہے کہ یہ چارون کلمے احب الکلام ہین نزدیک خدا کے کچھ ضرر نہین جس

کلمے سے تو چاہے شروع کر رواہ مسلم حدیث ابی ہریرہ مین فرمایا ہے ہر کلمے پر انمین سے ایک درخت
تیرے لئے جنت مین لگایا جاتا ہے رواہ ابن ماجۃ ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملاقات ہوئی مجھ سے شب معراج مین ابراہیم علیہ السلام نے
کہا اے محمد تم اپنی امت کو ہمارا سلام کہو اور کہدو کہ جنت پاکیزہ مٹی میٹھا پانی پٹ پر ہے آباد ہی
اوسکی یہی چار کلمے ہین رواہ الترمذی آم ہانی نے کہا اے رسول خدا مین بوڑھی ضعیف
ہو گئی کوئی کام بتاؤ جو کرون فرمایا تسبیح کر سو بار یہہ برابر آزاد کرنے سو گردن کے ہے اولاد اسمعیل
سے عمدہ کر سو بار یہہ برابر ہے بوجھ دینے سو گھوڑون کے راہ خدا مین مع زین ولگام کے تکبیر کہہ سو بار
یہہ برابر دینے سو اونٹ قلادہ دار کے ہے تہلیل کر سو بار یہہ کلمہ آسمان و زمین کو بھر دیتا ہے اور
اوس دن تیرے عمل سے بہتر کسیکا عمل اوپر نجاویگا مگر جو کوئی تیری طرح کرے رواہ احمد حمید
ابی ذر مین آیا ہے کچھ لوگون نے کہا اے رسول خدا لیگئے المدار لوگ اجر نماز پڑھتے ہین ہماری طرح
روزہ رکھتے ہین صدقہ دیتے ہین مال زائد سے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لئے صدقہ کی چیز نہیں
نہین کی ہے ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے امر بمعروف
صدقہ ہے نہی عن المنکر صدقہ ہے تمہاری شرمگاہ مین صدقہ ہے الحدیث رواہ مسلم ابو
سلمی راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرفوعاً کہا ہے کہ آپنے فرمایا واہ واہ یہہ پانچ
چیزین کسقدر ترازو مین بھاری ہین چار تو یہی کلمے فرمائے پانچوین چیز ولد صالح بتایا کہ جسکے مرنے
پر مرد مسلمان امید اجر کی رکھتا ہے رواہ النسائی عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے ہر انسان
تین سو ساٹھ جوڑ پر پیدا ہوا ہے جسنے تکبیر تسبیح تہلیل استغفار کی مسلمانون کی راہون سے کوئی
پتھر یا کانٹا یا ہڈی الگ کر دی امر بمعروف نہی عن المنکر کیا مطابق عدد مذکور کے وہ اوس رات
دوزخ سے الگ رہا رواہ مسلم ابو سعید خدری کی روایت مین آیا ہے فرمایا کہ تم باقیان صالحات
بہت کہا کرو پوچھا کیا ہے فرمایا تکبیر تہلیل تسبیح الحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
رواہ النسائی ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے فرمایا اوٹھا لو اپنی اپنی سر کہا کیا کوئی دشمن آیا ہے

فرمایا نہین لیکن پھر تمہاری آتش دوزخ سے یہہ ہے یعنی چارون کلمہ مذکور یہہ آوینگے دن قیامت کے نجات دینے والے پیچھے لگے ہوئے وھن الباقیات الصالحات رواہ النسائی نعمان بن بشیر مرفوعاً کہتے ہین کہ تم جو اللہ کے جلال کا ذکر کرتے ہو منجملہ اوسکے ایک یہہ تسبیح تہلیل تحمید ہے یہہ کلمے گرد عرش کے چکر مارتے ہین مگس شہد کیطرح بھنبھناتی ہین اپنے صاحب کی یاد دلاتی ہین کیا تم نہین چاہتے کہ ہمیشہ ایک تمہارا یاد دلانے والا وہان موجود رہا کرے رواہ ابن ماجۃ عمران بن حصین نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا ایک تم مین کا ہر روز ہزار احد کے عمل نہین کر سکتا ہے کہا بھلا کون کر سکتا ہے فرمایا تسبیح تہلیل تحمید تکبیر احد سے بھی بڑی ہے رواہ النسائی یعنی ہر کلمہ پہاڑ مذکور سے کلان تر گران تر ہے ابوہریرہ کی حدیث مرفوع مین آیا ہے جب تم گزرو ریاض جنت پر تو چرا کرو پوچھا وہ کیا ہین فرمایا مسجدین کہا چرنا کیا ہے فرمایا یہہ چارون کلمے کہنا رواہ الترمذی انس بن مالک کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ دیر اللہ کیطرف سے ہوتی ہے جلدی شیطان کیطرف سے اللہ سے زیادہ کوئی عذر پذیر نہین ہے نہ کوئی کلمہ الحمد للہ سے زیادہ اوسکو محبوب ہے رواہ ابو یعلی ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جو بات الحمد للہ سے شروع نہین کیجاتی وہ اجذم ہے یعنی بے برکت رواہ ابوداؤد ۔

بیان جوامع تسبیح و تحمید کا

جویریہ کہتی ہین ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس سے باہر گئے پھر وقت چاشت پھر کر آئے یہہ بیٹھی وظیفہ پڑھتی تہین فرمایا تو اوسی حال پر ہے جسپر مین تجھکو چھوڑ کر گیا تہا کہا ہان فرمایا مینے بعد تیرے پاس سے جانے کے چار کلمے تین بار کہے اونکو اگر تیرے آج کے سارے وظیفہ سے تولا جاوے تو وہی کلمے بھاری نکلین گے سبحان اللہ والحمد للہ عدد خلقہ و رضا نفسہ و مداد کلماتہ رواہ النسائی ۔

بیان کہنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا

ابو موسیٰ سے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا کرو یہ ایک خزانہ ہے جنت کے خزانوں سے رواہ الترمذی دوسری روایت مین آنا اور زیادہ آیا ہے ولا ملجأ من اللہ الا الیہ فرمایا یہ کلمہ ننانوے بیماری کی دوا ہے سب سے زیادہ سہل اونمین رنج وغم ہے رواہ الحاکم حدیث ابی ایوب مین اس کلمہ کو غراس جنت ٹھیرایا ہے رواہ ابن حبان ۔

بیان رات دن کے وظیفہ کا

پہلے ایک حدیث مرفوع ابن مسعود کی گزر چکی ہے کہ جسنے دو آیتین آخر سورہ کی رات کو پڑہین وہ اوسکو کفایت کرجاتی ہین رواہ الشیخان یعنی عوض قیام شب کے ہوتی ہین یا آفات سے بچاتی ہین یا ہر شیطان سے یا کافی ہین واسطے فضل واجر کے مین کہتا ہون بلکہ یہ سب کام کرتی ہین انس بن مالک سے مرفوعاً آیا ہے جسنے ہر دن سو بار قل ہو اللہ پڑہی اوسکے گناہ پنجاہ برس مٹ گئے سہ اور بات ہے کہ اوسپر کسیکا قرض ہو رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ حقوق عباد بے عفو عباد معاف نہین ہوتے ہین اللھم احفظنا مگر سب سے زیادہ آدمی سے یہی گناہ خلق ہوتے ہین اولاد حقوق والدین کا ادا نہین کرتی جور وخاوند کا حق بجا نہین لاتی وعلی ہذا القیاس حدیث عمر بن خطاب مین مرفوعاً آیا ہے جسنے پڑہی یہ آیت کسی رات فمن کان یرجو لقاء ربہ الخ اوسکے لئے نور ہوگا عدن آنہین سے مکہ تک اوسکا حشر فرشتے کرینگے رواہ البزار ورواتہ ثقات ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین جسنے پڑہی سورۂ واقعہ ہر رات اوسکو فاقہ نہوگا رواہ رزین ۔

بیان ذکر کا بعد نماز فرض کے

ابو ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ جب فقرا مہاجرین نے دولتمندونکا گلہ کیا کہ وہ سارے اجر لیگئے تو فرمایا تم تسبیح تہلیل تحمید تکبیر کیا کرو پیچھے ہر نماز کے تینتیس تینتیس بار رواہ الشیخان دوسری روایت مسلم مین ہے کہ یہہ ننانوے بار ہوا تمام سو یہہ کلمہ ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الخ جسنے یہہ کہا اوسکی خطائین بخشی گئین اگرچہ برابر بحرین دریا کے ہون ان کلمون کا دس دس بار کہنا بھی بعد ہر نماز کے حدیث ابن عمر مین نزدیک ابوداؤد وابن حبان کے آیا ہے معاذ بن جبل کا لفظ یہہ ہے ایک دن میرا ہاتھہ تھا کر فرمایا قسم ہے خدا کی مین تجھکو چاہتا ہون مینے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان واللہ مین بھی آپکو چاہتا ہون فرمایا کسی نماز کے بعد بھی ان کلمون کا کہنا مت چھوڑ اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک معاذ نے اسکی وصیت صنابحی کو کی تھی اونھون نے ابو عبد الرحمن کو اونھون نے عقبہ بن مسلم کو رواہ النسائی ؛

بیان اچھے برے خواب کا

حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے جب کوئی تم مین خواب مکروہ دیکھے تو بائین طرف تین بار تھتکارے تین بار شیطان رجیم سے پناہ مانگے کروٹ بدل لے رواہ مسلم ابو سعید کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو یہہ خواب اللہ کیطرف سے ہے اللہ کی حمد کرے خواب بیان کرے مگر وہ خواب دیکھے تو وہ طرف سے شیطان کے ہے اوسکی شر سے پناہ مانگے کسی سے اوسکا ذکر نکرے وہ خواب کچھہ نقصان اوسکو نہ پہونچا ویگا رواہ الترمذی ؛

بیان نیند نہ آنیکا رات کو خواب مین ڈر جانیکا

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین آپنے فرمایا جب کوئی شخص تم مین خواب مین ڈر جاوے تو یون کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن

همرات الشیاطین وان یحضرون یہہ خواب اوسکو کچھہ ضرر نکریگا ابن عمر اپنی اولاد کو یہہ دعا سکھاتے تھے جو بچا ہوتا ایک پرچہ کاغذ مین لکھکر اوسکے گلے مین ڈالدیتے تھے رواہ الترمذی خالد بن ولید اکثر سوتے مین ڈر جاتے تھے اونکو یہی دعا سکھائی تھی رواہ النسائی ؛

بیان گھر سے نکلنے اور مسجد مین جانے کا

انس بن مالک کی حدیث مین فرمایا ہے جب آدمی گھر سے نکلنے وقت یہہ کہتا ہے بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ تو اوس سے کہا جاتا ہے یہہ تجھکو کافی ہے تونے راہ پائی تو کفایت کیا گیا بچگیا شیطان اوس سے الگ ہو جاتا ہے رواہ الترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان ابوداؤد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ایک شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے کہ اب تجھکو اس شخص سے کیا کام حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب آپ مسجد مین آتے کہتے اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم فرماتے جو کوئی یہہ کہیگا وہ سارے دن شیطان سے محفوظ رہیگا رواہ ابوداؤد انس نے فرمایا اے بیٹے جب تو گھر مین آوے اپنے اہل پر سلام کر یہہ برکت ہے تجھپر تیرے گھر والون پر رواہ الترمذی ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ شیطان تمہارے پاس آکر کہتا ہے یہہ کسنے پیدا کیا وہ کس نے پیدا کیا یہانتک کہتا ہے تیرے رب کو کسنے پیدا کیا ہے سو جب یہانتک نوبت پہونچے تو اللہ سے پناہ مانگے اور باز رہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ یوں کہے اٰمنت باللہ ورسولہ احمد نے عائشہ سے اتنا اور زیادہ روایت کیا ہے کہ اس کہنے سے وہ وسوسہ اوسکے دل سے جاتا رہیگا وللہ احمد عثمان بن ابی العاص نے کہا اے رسول خدا شیطان میری نماز مین آکر پڑنے مین بہلاتا ہے فرمایا اس شیطان کو خنزب کہتے ہین جب تو اوسکی آہٹ پاوے تو اعوذ باللہ منہ کہہ بائین طرف تھتکار دیہہ کہتے ہین میںنے ایسا ہی کیا اللہ

اوسکو دور کردیا رواہ مسلم یہہ علاج ہے وسوسہ کا اندر نماز کے ؂

بیان استغفار کا

حدیث طویل ابی ذر مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے اے بنی آدم تم سب گنہگار ہو مگر جسکو مینے عافیت مین رکہا تم مجہ سے استغفار کرو مین تمکو بخشونگا الحدیث اسی حدیث مین یہہ بہی آیا ہے کہ جسنے مجہ سے مغفرت مانگی اور وہ جانتا ہے کہ مین بخش سکتا ہون تو مین اوسکو بخشدیتا ہون کچہہ پروا نہین کرتا رواہ مسلم والبیہقی واللفظ لہ یہہ حدیث نہایت عمدہ ہے جامع الکلم ہے اسکی شرح شوکانی نے عربی مین اور مینے فارسی مین بہت بسوط لکہی ہے لائق دید ہے ابوسعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے ابلیس نے کہا تیرے عزت وجلال کی قسم ہے مین ہمیشہ تیرے بندونکو بہکاؤن گا جب تک کہ انکے تن مین دم ہے اللہ تعالے نے فرمایا مجہکو بہی میرے عزت وجلال کی قسم ہے کہ مین برابر انکو بخشتا رہونگا جب تک کہ یہہ مجہ سے استغفار کرتے رہین گے رواہ احمد والحاکم سبحان اللہ اس رحم وکرم ومنت واحسان کا کچہہ ٹہکانا ہے کہ ہمارا ہر گناہ ہمیشہ لگاتار بتاجاتا ہے بڑی بدنصیبی ہے اوسکی جو استغفار نہین کرتا گناہ پر چہا ہوا ہے ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اوسکو ہر رنج سے کشادگی ہر تنگی سے نکاسی بخشیگا وہان سے اوسکو رزق دیگا جہان کا کچہہ بہی وہہان گمان نہین ہے رواہ ابوداؤد عبداللہ بن بسر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اوس شخص کو خوشی ہو جسکے نامۂ اعمال مین بہت سی استغفار پائی گئی رواہ ابن ماجۃ زبیر کا لفظ مرفوعاً یون ہے جو شخص یہہ چاہے کہ اپنا صحیفہ دیکہکر خوش ہووے تو وہ استغفار بہت کیا کرے رواہ البیہقی ام سلمہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ جب کوئی مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے فرشتا تین گہڑی تک ٹہیرجاتا ہے اگر گناہ سے استغفار کرلی تو پہر اوس شخص کو اوس گناہ پر آگاہ نہین کیا جاتا بلکہ اوسپر

دن قیامت کے عرض اوس گناہ کے عذاب ہوگا رواہ الحاکم ف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہین جس کسی بندے سے کوئی گناہ ہو جاوے تو اوسکو یہ بات پہنچے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہے پہر استغفار کرے اللہ اوسکے گناہ کو بخشدیگا پہر یہہ آیت پڑہی والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم الآیۃ رواہ ابوداؤد اچھے کام کا نام نماز توبہ ہے یہہ توبہ بعد ہر گناہ کے جسے دل سے چاہئے (یعنے) کہا آپنے فرمایا ہے جیسے کہا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ وہ بخشا گیا اگرچہ میدان سے بھاگ آیا ہو رواہ ابوداؤد استغفار کا بیان رسالہ محبوب میں مفصل لکھا گیا ہے خدا توفیق دے تو اوسکو دیکھو ؛

بیان کثرت دعا کا

ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے اللہ کہتا ہے میں ہون پاس گمان اپنے بندے کے اور میں اوسکے ساتھ ہون جسوقت کہ وہ مجھکو پکارتا ہے رواہ الشیخان واللفظ المسلم ابن بشیر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے دعا عبادت ہے پہر یہہ آیت پڑہی وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین رواہ الترمذی دوسرا لفظ الکایون ہے جسکو یہہ بات خوش لگے کہ اللہ اوسکی دعا وقت سختیون کے قبول فرماوے تو اوسکو چاہئے کہ فراغت کے وقت بہت دعا کیا کرے رواہ الترمذی لوگ مصیبت کے وقت خدا کو پکارتے ہین پہر جسوقت بلا ٹل جاتی ہے تو یہہ بھی خدا کو بھول جاتے ہین تیسرا لفظ الکا یہ ہے کہ کوئی چیز خدا پر دعا سے زیادہ بزرگ تر نہین ہے رواہ الترمذی یعنی بندے کا دعا کرنا خدا کو بہت عزیز ہے تو ہے بدبختی اوس شخص کی جو خدا سے تو نہ مانگے اوس درجہ کہ شریکیا کو تو نہ پکارے تجھکو پکارے تجھ سے تجھ سے مانگے نہ مانگے بجلا خدا کے سوا کسی مخلوق سے بھی کسی کا کچھ بھلا ہو سکتا ہے جو اوسکو چھوڑ کر

در بدر خاک بسر پڑے پھرین لاحول ولا قوۃ الا باللہ حدیث طویل انس بن مالک مین
مرفوعاً آیا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے اے ابن آدم جبتک تو مجھکو پکاریگا مجھ سے امید کریگا
مین تجھکو بخشتا جاؤنگا تو کچھ ہی کیون نکرے مین پروا نہین کرتا الحدیث رواہ الترمذی
اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے دعا اور رجا کی اللھم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم
عبادہ بن صامت مرفوعاً کہتے ہین زمین پر کوئی مسلمان نہین ہے کہ جو خدا کو پکارے مگر اللہ یا تو
اوسکو دیتا ہے یا کوئی آفت اوس سے پھیر دیتا ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نکرے
ایک آدمی نے کہا اب مین بہت زیادہ دعا کرون گا فرمایا اللہ سب سے زیادہ ہے رواہ الترمذی
ابو سعید کا لفظ یہ ہے یا جلدی سے اوسکی دعا قبول کرتا ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ کر رکھتا ہے
یا کسی بلا کو اوس سے ٹالدیتا ہے الحدیث رواہ احمد والبزار انس کا لفظ یہ ہے تم
دعا کرنے سے نہ تھکو دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہین ہوتا رواہ ابن حبان والحاکم ابو ہریرہ
کی حدیث مین فرمایا ہے دعا ہتھیار ہے مومن کا کہم ہے دین کا نور ہے آسمان وزمین کا
رواہ الحاکم ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جسکے لئے تم مین سے دروازہ دعا کا کھلا اوسکے لئے
رحمت کے دروازے کھل گئے مانگی نہ گئی کوئی چیز اللہ سے جو اوسکو زیادہ محبوب ہو عافیت سے
دعا نفع کرتی ہے بلا نازل وغیر نازل سے سو تم اے بندہ خدا کے دعا کیا کرو رواہ الترمذی
سلمان کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ شرم والا کرم والا ہے اوسکو شرم آتی ہے اس بات
سے کہ کوئی شخص اپنے ہاتھ اوسکی طرف اوٹھاوے اور وہ اونکو خالی نامراد پھیر دے
رواہ ابو داؤد ثوبان نے مرفوعاً کہا ہے پھیرتی نہین تقدیر کو مگر دعا زیادہ نہین
کرتی عمر کو مگر نیکی آدمی بسبب گناہ کے محروم ہوجاتا ہے رزق سے رواہ الحاکم عائشہ
کی حدیث مرفوع مین آیا ہے بلا اوترتی ہے دعا اوس سے جا کر ملتی ہے دونون قیامت
تک اوجھے رہتے ہین رواہ الحاکم ابن مسعود کی حدیث مین ہے مرفوعاً تم اللہ سے اوسکا
فضل مانگو اللہ سوال کرنیکو محبوب رکھتا ہے افضل عبادات انتظار کرنا ہے کشادگی کا

رواہ الترمذی یعنی اس بات کی راہ دیکھنا امید رکھنا کہ ہماری ساری تنگی ترشی دور ہوکر ہمکو فراغت راحت ملیگی ہمارا رنج وغم دور ہوجاویگا ایک عمدہ عبادت ہے کیونکہ اسمیں رجا ہے قدم انتظار میں یاس ہوتی ہے خدا سے مایوس ہونا کفر ہے رجا رکھنا ایمان ہے

بیان اسم اعظم وغیرہ کا

بریدہ سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہتا ہے اللھم انی اسألک بانی اشھد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فرمایا تو نے سوال کیا اللہ سے اوس اسم اعظم کے ساتھ کہ جو کوئی اوس نام کو کہکر سوال کرے دیا جاوے وہ مانگے تو قبول ہو رواہ ابوداؤد و سعد بن جبل کہتے ہین آپ ایک شخص کو سنا کہتا ہے یا ذا الجلال والاکرام فرمایا تیری دعا قبول ہوئی تو مانگ رواہ الترمذی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ کا ایک فرشتہ مقرر ہے اوس شخص پر جو یا ارحم الراحمین کہتا ہے تجھنے یہہ کلمہ تین بار کہا فرشتے نے کہا ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے تو مانگ رواہ الحاکم قبیلہ طے کا ایک آدمی تھا اوس نے کہا میں اللہ سے یہہ مانگتا تھا کہ مجھکو اسم اعظم دکھادے کہ جب میں اوس نام کو لیکر دعا کروں تو قبول ہو جیسے دیکھا کہ ایک کوکب یہ آسمان میں لکھا ہے یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام رواہ ابویعلی اسماء وختر یزید نے مرفوعاً کہا ہے اسم اعظم ان دو آیتون میں ہے ایک والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم دوسری فاتحہ سورہ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم رواہ ابوداؤد فضالہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نے آکر نماز پڑھی اللھم اغفرلی وارحمنی کہا آپنے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی تو جب نماز پڑھ بیٹھے تو اللہ کی حمد کر جس کا حق وہ ہے پھر مجھپر درود بھیج پھر دعا کر دوسرا آدمی آیا اوسنے بھی کیا فرمایا تو دعا مانگ تیری

دعا قبول ہوگی رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ دعا بے حمد و صلوٰۃ کے قبول نہین ہوتی ہے سعد بن ابی وقاص مرفوعاً کہتے ہین دعا ذوالنون یعنی یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ مین یہہ ہے لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کوئی شخص مسلمان کبھی یہہ دعا نہین کرتا ہے مگر اللہ اسکی دعا قبول کرتا ہے رواہ الترمذی یہہ دعا قرآن پاک مین بھی آئی ہے اسکے حق مین یہہ فرمایا ہے وکذالک ننجی المومنین یعنی اسیطرح ہم دوسرے ایمان والون کو بھی نجات دیتے ہین جسطرح ہم نے یونس کو غم سے نجات دی یہہ دعا رفع مصیبت کے لئے حکم اسم اعظم کا رکھتی ہے مشائخ نے اسکی ترکیب بتائی ہے وہ ترکیب روض الخصیب مین لکھی ہے ایسی دعا جو قرآن و حدیث دونون سے ثابت ہو جسکا اثر متعین یقینی ہو یہی دعا ہے واللہ اعلم ۔

بیان دعا کا سجدہ مین نماز کے پیچھے اخیر رات مین

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے بہت نزدیک بندہ اپنے رب سے جب ہوتا ہے کہ سجدہ مین ہو سو تم بہت دعا کیا کرو یعنی سجدہ مین رواہ مسلم یہہ سجدہ نماز کا ہو خواہ تنہا دونون مین دعا کرنا واجب یا مسنون ہے دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہہ ہے اوتر تا ہے رب ہمارا ہر رات آسمان دنیا پر جب تہائی رات آخر کی ہوتی ہے فرماتا ہے کون دعا کرتا ہے مجھ سے کہ مین قبول کرون کون مانگتا ہے مجھ سے کہ مین دون کون مغفرت چاہتا ہے کہ اوسکو بخشون رواہ البخاری و مسلم دوسرا لفظ مسلم کا یہہ ہے کہ جب آدھی رات یا دو تہائی رات گذر جاتی ہے واللہ تبارک و تعالےٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے کہتا ہے ہے کوئی مانگنے والا جسکو دون ہے کوئی دعا کرنیوالا جسکی دعا قبول کرون ہے کوئی استغفار کرنیوالا جسکو بخشون یہانتک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے معلوم ہوا کہ ہر رات رہی وقت قبولیت دعا سوال استغفار کا ہوتا ہے مگر جبکہ کوئی وہ وقت نگاہ رکھے ضائع نکرے ورنہ خیر بھلا ۔

دعاہاے سحر گویند بیدار دار تا آرے	اثر بیمار وا ماکے شب عاشق سحر دارد

عمرو بن عبسہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت قریب بندہ اپنے رب سے جو ف لیل مین ہوتا ہے تجھ سے اگر ہو سکے کہ تو اون لوگون مین سے ہو جو کہ اوسوقت ذکر خدا کرتے ہین تو ہو جا رواہ الترمذی ابو امامہ کا لفظ یہ ہے کہا گیا اے رسول خدا کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے فرمایا جوف مین آخر شب اور پچھلے نماز فرض کے معلوم ہوا کہ دعا بعد نماز فرض کے درجہ اجابت کو پہونچتی ہے اے اللہ قبول کر ۔

بیان کثرت درود کا

انس بن مالک سے مرفوعاً مروی ہے جسکے پاس میرا ذکر ہو وہ مجھپر درود بھیجے جسنے مجھپر ایک بار درود بھیجا اللہ اوسپر دس بار درود بھیجیگا دوسری روایت مین ہے کہ دس سیئات دور کریگا دس درجے بڑہاویگا رواہ النسائی تیسری روایت مین ہے کہ دس حسنات لکھیگا اسکو نسائی نے ابی بریدہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے عمرو بن عاص کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب تم اذان سنو تو جو کچھ موذن کہتا ہے وہی تم بھی کہو پھر مجھپر درود بھیجو میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو یہ ایک درجہ ہے جنت مین نہین لائق مگر ایک بندہ کو بندگان خدا سے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہون جسنے میرے لئے وسیلہ مانگا اوسکے لئے میری شفاعت حلال ہوئی رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے جسنے ایک بار درود بھیجا اوسپر اللہ دس فرشتے ستر بار درود بھیجتے ہین رواہ احمد جو حکم ایک بار کے درود کا ہے وہی ایک بار کے سلام بھیجنے کا ہے ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے اللہ کے فرشتے سیر کرتے پھرتے ہین میری امت کیطرف سے مجھکو سلام پہونچاتے ہین رواہ النسائی قرآن پاک مین دونون کا یکسان حکم فرمایا ہے صلوا علیہ وسلموا تسلیما کہا ہے بلکہ سلام کی زیادہ تاکید کی ہے اسلئے دونون کا ایک صیغہ مین جمع کرنا اچھا ہے حدیث حسن بن علی علیہما السلام مین آیا ہے تم جہان کہین ہو مجھپر درود بھیجو تمہارا درود مجھکو

پہونچتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے قریب تر لوگون مین مجھ سے
دن قیامت کے وہ شخص ہے جو مجھپر بہت درود بھیجتا ہے رواہ الترمذی یہہ وصف ساری
امت مین سب سے زیادہ اہل حدیث مین پایا جاتا ہے یہہ قیامت مین سب سے زیادہ قریب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونگے ہر حدیث پر یہہ درود پڑہتے لکھتے ہین خدا انکو نفس و
اہل رائے سے بچاوے اُبی بن کعب نے جب کہا کہ مین سارا وظیفہ اپنا یہی درود کرونگا تو فرمایا
اذا یکفی همك ویغفر ذنبك رواہ احمد والترمذی یعنی اب تیرا سارا غم دور ہوگا
تیرے سارے گناہ مغفور ہونگے دوسری روایت مین یون ہے اذا یکفیك الله ما
اهمك من امر دنیاك واخرتك رواہ احمد یعنی اب سارے ہم دین دنیا کی
دور ہوجاوینگی ایک بزرگ نے کہا ہے بہا وجدنا ما وجدنا بہنے جو کچھ پایا درود ہی
کے صدقے مین پایا اہل علم نے لکھا ہے کہ جب پیر نکلے تو کثرت درود شریف کی کام پیر گیر
کا کرتی ہے ابو الدرداء کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تم بہت درود بھیجا کرو مجھپر دن جمعہ کے
اس درود مین فرشتے حاضر ہوتے ہین جب کوئی درود پڑہ چکتا ہے تو وہ مجھپر عرض کیا جاتا
ہے رواہ ابن ماجۃ ابو امامہ کا لفظ اتنا زیادہ ہے جسکا درجہ زیادہ ہے وہی مجھ سے
درجے مین زیادہ تر قریب ہوگا رواہ البیہقی ابو ذر کی حدیث مین اوس شخص کو جو آپکا
ذکر سنکر درود نہ بھیجے اہل الناس فرمایا ہے رواہ ابن ابی عاصم یہہ مضمون حدیث حسین
بن علی علیہما السلام مین بھی نزدیک نسائی کے آیا ہے فضائل درود کے بے گنتی ہین مشتے نمونہ
از خروار رسالہ زیادۃ الایمان مین لکھے گئے ہین وللہ الحمد ۔

کتاب البیوع وغیرہا

بیان کمائی کرنیکا

کریب نے مرفوعاً کہا ہے نہ کھایا کسی نے کوئی کھانا کبھی بہتر اپنے ہاتھ کے کام سے
کام اپنے ہاتھ کے کام سے کھاتے تھے رواہ البخاری وغیرہ معلوم ہوا کہ
پیٹ بھرنا مفت کے ٹکڑے توڑنے سے بہتر ہوتا ہے کوئی محنت شرعی کیوں نہو
زراعت کتابت خیاطت تجارتی بزازی نجاری تیرسازی وغیرہ جاہل لوگ
پیشہ کرنیکو عیب سمجھتے ہیں پیشہ ور کو حقیر جانتے ہیں حالانکہ انبیاء علیہم السلام اور اکثر صحابہ
نبی آخرالزمان اہل حرفہ تھے اہل حدیث اولیاء صلحاء علماء میں بہت سے پیشہ ور گذرے ہیں
حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر لاد کر لانا اس سے بہتر ہے کہ کسی سے
سوال کرے پھر وہ اوسکو دے یا نہ دے رواہ الشیخان اس عمر کہتے ہیں آپ سے پوچھا
کون کسب افضل ہے فرمایا اپنے ہاتھ کا کام اور ہر بیع مبرور رواہ الطبرانی فیہا ہاتھ
کا کام ہر مزدوری محنت ہے بیع مبرور ہر تجارت جائز ہے نوکری چاکری مزدوری میں داخل
ہے اپنے لئے اولاد کے لئے ماں باپ کے لئے کمائی کرنا راہ خدا میں ہوتا ہے جو کمائی ریا و مفاخرت
کے لئے ہوتی ہے وہ راہ شیطان میں ہوتی ہے اسکو طبرانی نے کعب بن عجرہ سے مرفوعاً روایت
کیا ہے بعض لوگ باوجود آسودگی و کفاف کے حکومت کی نوکری کرتے پھرتے ہیں طالب عزت و جاہ
ہوتے ہیں یہ سعی انکی راہ شیطان میں ہوتی ہے خدا گھر بیٹھے دے تو کس نے کہا ہے کہ مزدوری
کے لئے دوڑ و محنت کرو لاحول ولاقوۃ ۔

بیان طلب کرنے رزق کا اول وقت صبح میں

صخر بن وداعہ نے مرفوعاً کہا ہے اے اللہ برکت دے میری امت کو اول وقت میں رواہ ابو
داؤد حدیث فاطمہ علیہا السلام میں آیا ہے اللہ بانٹتا ہے رزق لوگوں کے درمیان فجر کے
طلوع شمس تک رواہ البیہقی ۔

بیان ذکر خدا کا بازاروں میں

عمر بن خطاب کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بازار مین گیا اوس نے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی قائم لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے ایک لاکھ نیکیان لکھتا ہے اوس سے ایک لاکھ برائیان بلند کرتا ہے اوسکے لئے ایک لاکھ درجے رواہ الترمذی تیسرا سلسلہ ہے کہ اوسنے غفلت کی جگہ مین خدا کو یاد کیا ابو قلابہ نے کہا دو آدمی بازار مین ملے ایک نے دوسرے سے کہا آؤ اللہ سے استغفار کرین لوگون کی غفلت مین پھر دونون نے یہی کیا ایک مرگیا دوسرے نے اوسکو خواب مین دیکھا کہا تجھے کیا معلوم ہوا کہ اللہ نے ہمکو اوسی ستہ پھر کو بخش دیا جسدن ہم تم بازار مین ملے تھے رواہ ابن ابی الدنیا وغیرہ واللہ الحمد ۔

بیان میانہ روی کا طلب رزق مین

عبد اللہ بن سرجس نے مرفوعاً کہا ہے سمت تو دت میانہ روی ایک جزء ہے چوبیس اجزاء نبوت سے رواہ الترمذی جابر مرفوعاً کہتے ہین تم دیر نہ سمجھو رزق مین کوئی بندہ نہین مرتا جب تک کہ اپنے پچھلے رزق کو نہ پہونچ جاوے سو تم اجمال کرو طلب مین حلال لو اور حرام چھوڑو رواہ ابن حبان دوسرا لفظ انکا یہ ہے اے لوگو ڈرو اللہ سے اجمال کرو طلب مین کوئی جان نہین نکلتی جب تک کہ اپنا رزق پورا نکر لے گو دیر نہ لگے الحدیث رواہ ابن ماجۃ ابو حمید ساعدی کا لفظ یہ ہے تم اجمال کرو طلب دنیا مین ہر کسیکو وہی آسان ہے جسکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے رواہ ابن ماجۃ ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کھجور پڑی ہوئی دیکھی اوٹھا کر ایک سائل کو دیدی فرمایا اگر تو نہ آتا تو یہ تیرے پاس جاتی رواہ ابن حبان ۔

بے مگس ہرگز نماند عنکبوت		رزق را روزی رسان پرسید بہ	

حدیث عمران بن حصین مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص ٹوٹ کر آگیا طرف اللہ عزوجل کے اللہ اوسکی مؤنت کو کافی ہوتا ہے اوسکو وہان سے رزق دیتا ہے جہان سے گمان بھی نہین ہوتا ہے اور جو کوئی منقطع ہوا طرف دنیا کے اللہ اوسکو حوالہ دنیا کر دیتا ہے رواہ ابو الشیخ والبیہقی ۔

بیان طلب حلال و اکل حلال کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ پاک ہے قبول نہین کرتا مگر پاک کو اللہ نے حکم کیا ہے مومنین کو اوسی بات کا جسکا حکم کیا ہے مرسلین کو فرمایا یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم وقال یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم پھر ذکر فرمایا ایک آدمی کا جو لمبا سفر کرتا ہے پریشان بال گرد آلودہ ہے دونون ہاتھ طرف آسمان کے بڑھا کر یارب یارب کہتا ہے کھانا اوسکا حرام پینا اوسکا حرام کپڑا اوسکا حرام غذا دیا گیا حرام سے کہو کہان سے اوسکی دعا قبول ہو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ قبولیت دعا کے لئے اکل حلال صدق مقال ضرور ہے انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے طلب کرنا حلال کا واجب ہے ہر مسلمان پر رواہ الطبرانی فی الاوسط ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے کہا یا پاک عمل کیا سنت پر امن مین رہے لوگ اوسکے شر سے وہ داخل ہوگا بہشت مین لوگون نے کہا اے رسول خدا ایسے لوگ آپکی امت مین آج بہت ہین فرمایا نزدیک ہے کہ اون قرون مین بھی ہونگے جو بعد میرے آوینگے رواہ الترمذی اس حدیث مین بڑی بشارت ہے عاملین بالحدیث کے لئے معلوم ہوا کہ بعد قرون مشہود لہا بالخیر کے بھی کچھ لوگ عمل و عقیدہ مین عامل سنت رہین گے وہ اہل جنت سے ہونگے اللھم ارزقنا ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین چار چیزین ہین جب تجھ مین ہون تو اب کچھ بھی دنیا سے فوت ہو جاوے تجھکو کچھ ڈر نہین ایک امانت دوسرے سچی بات تیسرے اچھی عادت چوتھے عفت طعام مین رواہ احمد

ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ فرمایا آویگا لوگون پر ایک زمانا کہ پروا نکریگا آدمی کہ کہان سے لیا اوسنے حلال سے یا حرام سے رواہ البخاری زین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر اوسوقت اونکی دعا قبول نہوگی یہہ ہمارا زمانہ اسی حدیث کا مصداق ہے اسلیئے کسی دعا کا اثر پایا نہین جاتا اب تو ہر کوئی مال حرام کو حلال کیطرح سمیٹتا ہے ہزارمین ایک شخص کو بھی طلب مال حلال کی باقی نہین ہے انا للہ ؛

بیان تقوی پرہیزگاری کا ترک شبہات کا

حدیث نعمان بن بشیر مین آیا ہے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے حرام کھلا ہوا ہے آن دونون کے بیچ مین مشتبہ چیزین ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے ہین سو جو کوئی شبہات سے بچا اوسنے اپنے دین و آبرو کو پاک رکھا جو شبہات مین جا پڑا وہ حرام مین گرا جسطرح چرواہا آس پاس چراگاہ کے چراتا ہے قریب ہے کہ اندر چراگاہ کے جا پڑے سنلو ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ محفوظ ہوتی ہے اللہ کی چراگاہ اوسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین یاد رکھو بدن مین ایک لوتھڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست ہوجاتا ہے جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے وہ لوتھڑا دل ہے رواہ الشیخان یہہ حدیث ایک اصل عظیم ہے دین اسلام مین اسکی شرح شوکانی نے فتح ربانی مین بزبان عربی مینے دلیل الطالب مین بزبان فارسی لکھی ہے قابل دیدہ ہے نواس بن سمعان نے مرفوعا کہا ہے برّ حسن خلق ہے اثم وہ ہے جو جی مین تنے بنے تو لوگون کا اوسپر مطلع ہونا مکروہ رکھے رواہ مسلم گناہ غیر منصوص کی پہچان اس سے بہتر نہین ہوسکتی ہے وابصہ بن معبد سے فرمایا تو اپنے دل سے فتوی لے نیکی وہ کام ہے جسپر جی مطمئن ہو دل آرام پکڑے گناہ وہ کام ہے جو دل مین تنے بنے سینہ مین آئے جائے گو لوگ تجھکو اوسکا فتوی دین رواہ احمد معلوم ہوا کہ کبھی فتوی خلاف حق بھی ہوتا ہے اسلیئے ہر کسی کے فتوی پر

عمل نکرے دل سے بھی پوچھ لے اگر دل گواہی دے بہتر ورنہ وہ کام نکرے مخاطب اس حدیث کے
اہل تقوی ہین نہ ہر غیر متقی حسن بن علی علیہما السلام سے مروی ہے کہ یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے یہہ بات یاد کرلی ہے کہ جو چیز تجھکو شک مین ڈالے تو اوسکو چھوڑ دے وہ کام کر جو
تجھکو شک مین نہ ڈالے رواہ الترمذی یہہ حدیث جامع الحکم ہے یہہ وہ کلیہ ہے کہ جو کوئی
اوسپر عمل کرے گا کبھی اوسکی پرہیزگاری مین بٹا نہ لگیگا عطیہ بن عروہ سعدی کا لفظ یہہ ہے کہ
بندہ متقین مین سے نہین ہوتا ہے جب تک کہ بے خوف چیز کو خوف کی چیز سے بچنے کے لئے نہ چھوڑے
رواہ الترمذی ابو امامہ کہتے ہین ایک آدمی نے پوچھا ایمان کیا ہے فرمایا جب تجھکو سیئہ برا
لگے حسنہ سے تو خوش ہو تو اب تو مومن ہے رواہ احمد جس شخص کو گناہ ہو جانے پر رنج و ندامت
نہو نیکی کرنے پر خوشی خاطر نہو تو جاننا چاہیئے کہ اوسکے ایمان مین فرق ہے ابن عمر کی حدیث
مین مرفوعاً آیا ہے افضل عبادت تفقہ ہے یعنی فہم قرآن و حدیث افضل دین ورع ہے یعنی تقوی
رواہ الطبرانی فی معاجیمہ الثلاثۃ حذیفہ بن الیمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ زیادتی
علم کی بہتر ہے زیادتی عبادت سے بہترین تمہارا تقوی ہے رواہ الطبرانی چالیس آیتون مین
حکم تقوی کا آیا ہے سارے اولین و آخرین کو وصیت کی ہے اختیار تقوی کے لئے اللہ کے نزدیک
سب سے زیادہ عزت متقی کی ہوتی ہے جو متقی نہین ہوتا ہے وہ فاسق ہوتا ہے فسق کا رشتہ
کفر سے ملا ہوا ہے گو کافر نہین کہلاتا اہل تقوی کے مرنے سے آسمان زمین روتا ہے فاسقون
کا مرنا جینا برابر ہوتا ہے نہ جینے سے کچھ فائدہ نہ مرنے سے کسی کا کچھ نقصان قرآن پاک
مین فرمایا ہے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین امنوا
وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون موسی علیہ السلام نے
جب فساق بنی اسرائیل کے مرنے پر افسوس کیا تو اللہ نے فرمایا فلا تاس علی القوم الفاسقین

بیان آسانی و نرمی کرنیکا لین دین مین

جابر بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے رحم کرے اللہ اوس بندے پر کہ جب وہ بیچتا ہے تو نرمی کرتا ہے جب مول لیتا ہے تو نرمی کرتا ہے تقاضا کرتا ہے تو نرمی کرتا ہے رواہ البخاری وابن ماجۃ واللفظ لہ ترمذی کا لفظ مرفوع یہ ہے تم سے پہلے ایک آدمی تھا لین دین مین تقاضے مین نرمی کرتا تھا خدا نے اوسکو بخشدیا عثمان کا لفظ مرفوع یہ ہے داخل کیا اللہ نے ایک شخص کو جو نرم تھا بیع شرا لین دین مین جنت مین رواہ النسائی ابو ہریرہ نے مرفوعاً یون کہا ہے جو آدمی ملائم نرم قریب ہوتا ہے اللہ اوسکو آتش دوزخ پر حرام کردیتا ہے رواہ الحاکم دوسری روایت مین یون آیا ہے بہتر تم مین وہ شخص ہے جو قضای قرض مین اچھا ہے رواہ الشیخان یہ اسپر فرمایا کہ ایک شخص کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچھ لینا تھا اوسنے سختی سے تقاضا کیا صحابہ نے اوسکو ستانا چاہا فرمایا دعوہ فان لصاحب الحق مقالا اسکو چھوڑ دو اس سے کچھ نہ کہو حق والا ایسی ہی گفتگو کیا کرتا ہے پھر اوسکو بہتر اوسکے اونٹ سے عوض قرض کے دلوایا ابن عمر و عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی طلب کرے اپنے حق کو چاہیئے کہ عفاف کے ساتھ طلب کرے خواہ پورا ملے یا نہ ملے رواہ الترمذی ؛

بیان اقالۂ نادم کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اقالہ کیا کسی مسلمان کے بیع کا اقالہ کریگا اللہ اوسکی لغزش کو دن قیامت کے رواہ ابن حبان ابو داؤد کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جسنے اقالہ کیا کسی نادم کا اقالہ کریگا اللہ اوسکی جان کا دن قیامت کے اقالہ کہتے ہین بیع کے توڑ دینے کو مثلاً ایک شخص نے ایک چیز مول لی پھر وہ پشمان ہوا بیچنے والے نے کہا کہ بیع تو ہو چکی ہے مگر تم پھیرتے ہو تو مین پھیرے لیتا ہون مجھکو تمہارا ستانا منظور نہین اسکا بڑا اجر ہے

بیان سچ بولنے تجار کا

حدیث مرفوع ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ سچا امانتدار سوداگر ہمراہ نبیین صدیقین شہدا
کے ہوگا رواہ الترمذی ابن ماجہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے کہ تاجر امین صدوق مسلم ہمراہ شہدا
کے ہوگا دن قیامت کے حکیم بن حزام کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے جھوٹی قسم سامان کو بکوا دیتی ہے مگر
کسب یعنی کمائی کو مٹا دیتی ہے رواہ الشیخان رفاعہ نے مرفوعا کہا ہے کہ تاجر دن قیامت
کے فجار اوٹھین گے مگر جو ڈرا اللہ سے نیکی کی سچ بولا رواہ الترمذی بطولہ سوداگر
مال بیچنے کو طرح طرح کا جھوٹ بولتے ہین یہ تاجر نہین ہین فاجر ہین ابن عمر کی حدیث مین مرفوعا
آیا ہے کہ نہ دیکھیگا اللہ طرف اوس شخص کے جو اپنا مال جھوٹی قسم کھا کر بیچتا ہے بلکہ اوسکو عذاب
الیم ہوگا وہ اس گناہ سے بری نہ کیا جاویگا رواہ مسلم وھذا معناہ ابو ہریرہ کا لفظ
مرفوع یہ ہے چار آدمی ہین کہ دشمن رکھتا ہے اونکو اللہ ایک بیچنے والا قسم کھا کر دوسرا فقیر اترانے
والا تیسرا بڈھا زناکار چوتھا بادشاہ ظالم رواہ النسائی ؛

بیان قرض ادا کرنے کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے جسنے لیا مال لوگون کا اور وہ ارادہ رکھتا ہے اوسکے ادا
کرنے کا تو ادا کرا دیگا اللہ اوس سے اور جسنے اسلئے لیا کہ اوسکو تلف کر دے تو تلف کر دیگا اوسکو
اللہ رواہ البخاری عبد اللہ بن جعفر کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ ساتھ ہے قرضدار کے
جب تک کہ وہ قرض ادا کرے اور یہ قرض کسی امر مکروہ خدا مین نہو رواہ الحاکم معلوم ہوا
کہ جو شخص قرض لیکر مال کسی فسق و فجور مین صرف کرتا ہے تو اللہ ایسے قرضدار کے ہمراہ نہین ہوتا
امرا اور رؤسا کے اخوان ہمیشہ قرض عیاشی گناہکاری اسراف تبذیر کے لئے لیتے ہین پھر وہ
قرض ریاست سے ادا کیا جاتا ہے دونون کو برابر گناہ ہوتا ہے اوسنے تو مزا ہی لوٹا یہ رئیس
مفت مین مارا گیا اسکی آخرت اوسکی دنیا کے پیچھے برباد ہو گئی اس حماقت کا کچھ بھی ٹھکانا ہے
بعد کبائر کے کوئی چیز قرض سے بدتر نہین ہے قرض کا گناہ شہید کو بھی تو معاف نہین کیا جاتا

آنحضرتؐ قرضدار پر نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے ۵

قرض از مرتبۂ مردی انداخت مرا	بسکہ این راہ گران بود سبک ساخت مرا

بیان اون کلمات کا جو قرضدار غمگین آفت زدہ گرفتار کہتا ہی

حدیث علی رضی اللہ عنہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اگر کسی پر پہاڑ کی برابر قرض ہو تو اللہ اس دعا کے پڑھنے سے اوس قرض کو ادا کرا دیتا ہے اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک رواہ الترمذی مین اس دعا کو جب سے پڑھتا ہون کبھی آجتک کسی کا قرضدار نہین ہوا ابو امامہ انصاری پر بہت قرض ہو گیا تھا وہ مسجد مین غمگین بیٹھے تھے رسول خدا نے فرمایا تم صبح شام یہہ دعا پڑھو اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن واعوذ بک من العجز والکسل واعوذ بک من البخل والجبن واعوذ بک من غلبۃ الدین وقھر الرجال یہہ کہتے ہین پیچھے اسکو پڑھا اللہ نے میرا غم دور کیا قرض ادا کرا دیا رواہ ابو داؤد حدیث ابی بکر مین فرمایا ہے کہ کلمات مکروب یہہ ہین اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ رواہ الطبرانی ابن حبان نے اتنا اور بڑھایا ہی لا الہ الا انت ابن عباس کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ نے اوسکو ہر تنگی سے باہر نکالا ہر غم سے کشادگی دی ایسی جگہ سے اوسکو رزق دیا جہان سے گمان نہ تھا رواہ ابو داؤد اسمار بنت عمیس مرفوعاً کہتی ہین کہ وقت کرب کے یہہ کلمے کہنا چاہیے اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئاً رواہ ابو داؤد طبرانی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ تین بار کہے آخر کلام عمر بن عبد العزیز کا وقت موت کے یہی تھا ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ وقت کرب کے یون کہتے تھے لا الہ الا اللہ الحلیم العظیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم رواہ الشیخان دعاے یونس علیہ السلام پہلے گزر چکی ہے وہ رفع کرب کے لیے اکسیر اعظم ہے ابو بکرہ

کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کبھی بے چین نہوا مین لیکن جبکہ جبریل نظر آئے کہا اے محمد تم یون کہو توفت
علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک
ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا رواہ الحاکم ؛

بیان مملوک کے ادا کرنیکا حق مولی کو

ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے جب بندے نے سید کی خیر خواہی کی اللہ کی عبادت اچھی طرح ادا کی
ثواب اوسکو دو اجر ملینگے رواہ الشیخان یہ مضمون کئی حدیثون مین بالفاظ مختلفہ آیا
ہے سیوطی نے اس باب مین ایک رسالہ جمع کیا ہے جسکے لیے ذکر اجر کا دوبار آیا ہے اونکو گن کر
بنایا ہے ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے جو بندہ طاعت خدا کی اطاعت مولی کی کریگا اللہ اوسکو
ستر برس پہلے اوسکے مولی سے جنت مین لیجاویگا سید کہیگا اے رب دنیا مین تو یہ میرا غلام تہا
خدا کہیگا مینے تیرے عمل کی جزا تجھکو دی اوسکی عمل کی جزا اوسکو دی رواہ الطبرانی فیہا یعنی کسی پر کچھ ظلم تو نہین
کیا ہے قیامت مین جب امیر رئیس بادشاہ ظالم فاسق جہنم مین جاوینگے اونکی لونڈی غلام مسلمان
نادار جنت مین پہونچینگے اوسوقت اونکو حال اپنی حکمرانی و تکبر کا معلوم ہوگا اونکی خاکساری
و محکومیت کا انجام نظر آویگا یہ غلام سے بہتر ہونگے وہ انشاء اللہ تعالے مولی سے بہتر ہونگے
صدقے اس عدل بے نہایت کے قربان اس انصاف بے پایان کے حدیث ابو بکر صدیق مین
مرفوعاً آیا ہے سب سے پہلے دروازہ جنت کا یہی مملوک کھولنگے جبکہ انکا بڑا خدا سے اور
اپنے موالی سے اچھی طرح راضی ہوگا رواہ ابن ماجہ ؛

بیان آزاد کرنے مملوک کا

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جس کسی شخص نے کوئی مسلمان آزاد کیا اللہ اوسکے ہر عضو کو آتش دوزخ
سے عوض ہر عضو کے چھڑا دیگا علی بن حسین نے اس حدیث کو سنکر دس ہزار دینار کی قیمت کا ایک غلام

اپنا آزاد کردیا تمام رواہ الشیخان عقبہ بن عامر کا لفظ یہ ہے جسنے آزاد کی ایک گردن ایماندار یہ اوسکے لئے رہائی ہے نار سے رواہ احمد ابو نجیح سلمی سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس شخص مسلمان نے کسی شخص مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ ہر استخوان کو عوض اوسکے ہر استخوان کے آزاد کریگا جس عورت مسلمان نے کسی عورت مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ ہر ہڈی اوسکی عوض اوسکی ہر ہڈی کے آزاد کریگا یعنی آتش دوزخ سے رواہ ابو داؤد ؛

کتاب النکاح

بیان چشم پوشی کا

ابن مسعود مرفوعاً طرف سے اللہ کے کہتے ہین کہ نظر ایک تیر ہے زہر بھرا ہوا شیطان کے تیرون مین سے جسنے اوسکو ترک کیا میرے ڈر سے ہین دونگا عوض اوسکے وہ ایمان اوسکو کہ جسکی لذت وہ اپنے دل مین پاویگا رواہ الطبرانی والحاکم معاویہ بن حیدہ کا لفظ یہ ہے تین شخص ہین جنکی آنکھ آگ کو نہ دیکھے گی ایک وہ آنکھ جسنے حراست کی راہ خدا مین دوسری وہ آنکھ جسنے آنسو بہائے خوف خدا سے تیسری وہ آنکھ جو باز رہے محارم خدا سے رواہ الطبرانی حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہے تم ضامن ہو میرے لئے چھ باتون کے اپنی جان سے مین ضامن ہوتا ہون تمہارے لئے جنت کا سچ بولو جب بات کو وفا کرو جب وعدہ وہ وا کرو جب امانت لو نگاہ رکھو اپنے ستر کو بند کرو اپنی نگاہ کو روکو اپنے ہاتھون کو رواہ احمد و ابن حبان اس ارشاد کے موافق ہر عالم دیندار تقوی شعار واسطے ہر مسلمان نیکوکار کے ہر عصر و عہد مین ضامن جنت کا ہو سکتا ہے مگر اطالب جنت کہان ؛

بیان نکاح کرنیکا زن دیندار سے

حدیث مرفوع ابن مسعود مین آیا ہے اے گروہ جوانون کے جو کوئی مقدور رکھتا ہو تم مین جماع یا نان نفقہ کا وہ نکاح کرلے کہ یہہ نکاح آنکھہ کو بہت جھپاتا ہے شرمگاہ کو بہتیرا جو مقدور نہ رکھتا ہو وہہ روزہ رکھے کہ یہہ اوسکے لیے خصی ہونا ہے رواہ الشیخان ابو ایوب کی روایت مین نکاح کو بسنن مرسلین مین سے فرمایا ہے رواہ الترمذی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یون ہے کہ حاصل نہ کی مومن نے کوئی چیز بعد تقوی اللہ کے بہتر زوجہ صالحہ سے اگر اوسکو حکم کیا تو اوسنے کہا مانا اگر اوسکی طرف دیکھا تو اوسنے اوسکو خوش کیا اگر اوسکو قسم دلائی تو اوسنے پوری کی اگر وہ اوسکے پاس سے کہین چلا گیا تو پیچھے اوسکے اپنی جان مین اور اوسکے مال مین خیر خواہ رہی رواہ ابن ماجۃ حدیث ثوبان مین زوجہ مومنہ کو جو ایمان کی مددگار رہو بہتر مال فرمایا ہے رواہ الترمذی سعد بن ابی وقاص کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے کہ سعادت ابن آدم کی یہہ ہے کہ نیک عورت ملے اچھا گھر اچھی سواری ہو بدبختی ابن آدم کی یہہ ہے کہ بدعورت ملے برا گھر بری سواری ہو رواہ احمد ماستاد صحیح اچھی عورت سے گھر بہشت ہو جاتا ہے بدعورت سے دنیا دوزخ ہو جاتی ہے ؎

زن بد در سرای مرد نکو	ہمہ ریں عالمست دوزخ او

انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو اللہ نے نیک جورو دی آدھے دین پر اوسکی مدد کی اب اوسکو چاہیے کہ آدھے دین باقی مین پرہیزگاری کرے رواہ الحاکم بیہقی کا لفظ یہہ ہے کہ جب بندے نے نکاح کر لیا تو آدھا دین پورا کیا آدھا رہا اوسمین خدا سے ڈرے ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین عورت سے چار سبب پر نکاح کیا جاتا ہے مال کے لیے حسب کے لیے جمال کے لیے دین کے لیے سو تو دین والی عورت کر تیرے ہاتھہ مین مٹی لگے رواہ الشیخان ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم نکاح نکرو عورتون سے بسبب اونکے حسن کے قریب ہے کہ اونکا حسن اونکو ہلاک کر دیگا نہ بیاہ کرو اونسے بسبب اونکے مال کے نزدیک ہے کہ یہہ مال اونکو بہکا دیگا ہان دین پر بیاہ کرو یعنی دیندار سے کالی نکمی لونڈی دین والی

بہتر ہے یعنی حسین مالدار بد دین عورت سے سو اوہ ابن ماجہ مال وجمال سے اسلیئے منع فرمایا کہ یہہ دونون چیزین گرہین گناہ کی جو گناہ مالدار یا خوبصورت عورت سے ہوتے ہین وہ مفلس بدشکل عورت سے ہرگز نہین ہوتے اسکو سب لوگ سمجھتے جانتے بوجھتے پہچانتے ہین مالدار جمالدار عورت کے سامنے شوہر حقیر ہوتا ہے صحبت اختیار مین نہین ہوتی ہے یہہ تکلیف کچھہ کم نہین ہے اسلیئے ایسی عورت زبان نبوت پر ملعون مردود ٹھیری ہے نہ اوسکی نماز درست نہ روزہ نہ فرض مقبول نہ نفل ۔

بیان اچھے برتاؤ کا ساتھہ جورو کے

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بڑے کامل الایمان وہ مومن ہین جنکے خلق اچھے ہین تم مین وہ لوگ بہتر ہین جو اپنی عورتون سے نیک ہین رواہ الترمذی عورت سے نیکی کرنا یہی ہے کہ جو آپ کھاوے پیئے وہ اوسکو کھلاوے پلاوے مہر ادا کرے محبت سے اوسکے پاس اوٹھے بیٹھے اوسکے مونہہ پر اوسکی ہیٹی نہ لے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ دشمن نہ کہے کوئی مومن کسی مومنہ کو اگر ایک خو اوسکی ناپسند ہے تو دوسری خو اوسکی پسند آویگی رواہ مسلم سمرہ بن جندب کی حدیث مین یون فرمایا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے تو اگر اوسکو سیدہا کرنا چاہیگا تو توڑ ڈالیگا اسلیئے اوسکی مدارات کرکہ زندگی بسر ہو رواہ ابن حبان یہی مضمون صحیحین مین ابو ہریرہ سے بھی مرفوعاً آیا ہے توڑنے سے یہہ مراد ہے کہ اوسکو چھوڑ دینا پڑیگا عمرو بن احوص کہتے ہین حجۃ الوداع مین فرمایا تم وصیت مانو بھلائی کرنے کی ساتھہ عورتون کے کہ یہہ قید ہین پاس تمہارے تم انسے سوا اس ایک بات کے کسی اور چیز کی مالک نہین ہو تا ان اگر کھلا ہوا فحش کرین تو بستر سے الگ کردو ایسی مار مارو کہ ہڈی نہ ٹوٹے بدن نہ پھٹے اگر کہنا مانین تو پھر کوئی راہ اوپر نہ ڈھونڈو تمہارا حق اوپر ہے اوپر تمہارا حق ہے تمہارا حق اوپر یہہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر اوس شخص کو نہ آنے دین جس سے تم ناخوش ہو اونکا حق تمپر یہہ ہے کہ اونکو

اچھی طرح روٹی پکڑا دو رواہ الترمذی ام سلمہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جو عورت
مرگئی اور اوسکا شوہر اوس سے راضی تھا وہ بہشت میں گئی رواہ الترمذی ابوہریرہ
مرفوعاً یون کہتے ہین عورت نے جب نماز پنجگانہ پڑہی شرمگاہ کو سچایا یعنی زنا سا حفت سے
شوہر کی اطاعت کی اب وہ جس دروازہ جنت سے چاہے بہشت مین جاوے رواہ ابن حبان
اس حدیث مین فقط تین کام بتائے ہین مگر اکثر عورتون سے یہ کام نہین ہوتے اسلئے یہ
اکثر کندۂ دوزخ ہوجاتی ہین اگر نماز پڑہی تو زنا سے نہین بچتین خصوصاً آسودہ عورتین
اگر زنا سے بھی بچین تو شوہر کو راضی نہین رکھتین ناحق ناروا ستایا کرتی ہین حالانکہ شوہر
کے برابر کسیکا حق جورو پر نہین ہوتا ہے نہ ان کا نہ باپ کا نہ کسی اور خویش و بیگانہ کا حسین بن
محصن کی پھپھی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر کہا تین کام کرتی ہون
فرمایا تیرا بہتاؤ اوس سے کیسا ہے کہا جہانتک بنتا ہے مین اوسمین کچھ قصور نہین کرتی ہون مگر جس
بات سے عاجز ہوجاؤن فرمایا تو یہ کیا برتاؤ ہوا وہ تو تیری بہشت و دوزخ ہے رواہ النسائی
یعنی تو کسی بات مین اوسکو ناراض نکر مان معصیت میں کسیکی اطاعت نہین ہے عائشہ کہتی ہین مینے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کس آدمی کا حق سب سے بڑا ہے عورت پر فرمایا اوسکے
شوہر کا مینے کہا مرد پر سب سے بڑا کسکا حق ہے کہا اوسکی ماں کا رواہ البزار یہ حدیث نص قطعی ہے
اس بات پر کہ مرد پر حق والدہ کا عورت پر حق شوہر کا سب سے زیادہ ہوتا ہے جورو کو چاہئے کہ
شوہر کی تابعدار رہے نہ ان باپ کی فرمان کا فرماں بردار رہو نہ جورو کا حکم خدا و رسول
یوں ہی ہے کوئی مانو یا نہ مانو حدیث طویل انس مین مرفوعاً آیا ہے کہ کسی بشر کو لائق نہین ہے کہ
کسی آدمی کو سجدہ کرے اگر ایسا ہوتا تو مین عورت ہی کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے
اسلئے کہ شوہر کا حق اوسپر بہت بڑا ہے اگر پاؤن سے لیکر سر تک شوہر کے پیپ بہا ہو اوس سے
پیپ لہو بہتا ہو پھر عورت اگر اوسکو چاٹے تو بھی اوسنے کچھ حق شوہر کا ادا نہ کیا رواہ احمد
حمید و رواتہ ثقات مشہورون سجدہ کرنیکا مضمون حدیث ابی الدرداء مین بھی نزدیک

ابن حبان کے آیا ہے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے نہین ادا کرتی کوئی عورت حق اپنے رب کا یہانتک کہ ادا کرے وہ حق اپنے خاوند کا یہی مضمون زائد حدیث زید بن ارقم مین بھی نزدیک طبرانی کے آیا ہے اوسمین اتنا اور بڑہایا ہے کہ اگر خاوند اوس سے سوال صحبت کا کرے اور وہ پشت پالان پر ہو تو بھی اپنی جان کو اوس سے نروکے ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین دیکھتا اللہ طرف اوس عورت کے جو شکر نہین کرتی اپنے خاوند کا حالانکہ بے اوسکے نہین رہ سکتی ہے رواہ النسائی معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہین ایذا نہین دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین لیکن اوسکی زوجہ حور عین کہتی ہے تو اسکو نہ ستا تجھے خدا مارے یہہ تو تیرے پاس آگمسا ہے اب تجھے چھوڑکر ہمارے پاس آجاویگا رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جب مرد عورت کو اپنے بستر پر بلاتا ہے اور وہ نہین آتی ہے یہہ خفا ہوکر سو رہتا ہے تو صبح تک اوس عورت پر فرشتے لعنت کیا کرتے ہین رواہ الشیخان دوسری روایت مین قسم کہا کر یون فرمایا ہے نہین بلاتا کوئی مرد اپنی جورو کو اپنے بستر پر اور وہ انکار کرتی ہے لیکن وہ شخص جو آسمان پر ہے یعنی اللہ تعالےٰ وہ اوس عورت پر غصے رہتا ہے یہانتک کہ خاوند اوس عورت سے راضی ہو حدیث ابن عباس مین مرفوعاً یہانتک آیا ہے کہ ایسی عورت کی نماز بالشت بھر بھی اوپر نہین جاتی رواہ ابن ماجۃ ابن عمر کا لفظ یہہ ہے کہ عورت جب گھر سے باہر نکلتی ہے اور خاوند اوسکا ناخوش ہے تو ہر ایک فرشتہ آسمان کا اوسپر لعنت کرتا ہے اسیطرح ہر چیز جسپر گزرے اوس عورت کا ہوتا ہے سوائے جن وانس کے یہانتک کہ پھر آوے رواہ الطبرانی فی الاوسط اس قسم کی احادیث کا ترجمہ اولاً کتاب صلاح ذات البین مین لکھا گیا ہے پھر ثانیاً کسیقدر کتاب بشارۃ الفساق مین بھی یہہ سب حدیثین حتی الوقت بین نہ جاز اسلیئے لکھی گئین کہ نیک بیبیان ایسے کامون سے بچین مسلمان ہوکر لعنت کا کام نکرین مومن ہوکر دوزخ مول نہ لین آخرت درست کرنا ہو تو خاوندونکو راضی رکھین جنت حاصل کرین ورنہ وہ جانین اور اونکا کام پہنچا دینا ہمکو اسلام کا فرض تھا ہمنے پہونچا دیا ہم اگر نہ پہونچاتے تو کیسے جواب اللھم غفرا

بیان نا ن نفقہ اہل و عیال کا

صحیحین مین سعد بن ابی وقاص سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے کہا تو کوئی خرچ نکر یگا جس سے ارادہ تیرا رضاے خدا کا ہے مگر تجھکو اوس خرچ پر اجر ملیگا یہانتک کہ اوس لقمے پر جو تو اپنی بی بی کے مونہہ مین دیتا ہے رواہ الشیخان بطولہ اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگر میاں اپنی بی بی کو لقمہ بنا کر کھلا دے تو درست ہے درست کیسا بلکہ موجب اجر ہے ابو مسعود بدری کا لفظ مرفوع یون ہے کہ جب خرچ کیا مرد نے اپنے اہل خانہ پر اللہ کے لیئے اور وہ امید اجر کی رکھتا ہے تو یہہ نفقہ اوس مرد کے لئے ایک صدقہ ہے رواہ الشیخان بلکہ حدیث ابو ہریرہ سے معلوم ہوا کہ جو نفقہ لونڈی غلام پر کیا ہے یا محتاج کو، یا ہے سب سے بڑا اجر اوس نفقہ کا ہے جو بی بی پر کیا ہے رواہ مسلم ترتیب اس نفقہ کی حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً یون آئی ہے کہ پہلے عیال پہ صرف کرے جیسے ماں باپ بہن بھائی پھر جو جتنا قریب ہو اوسپہ خرچ کرے رواہ الطبرانی ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا میرے پاس ایک دینار ہے کہا اپنی جان پر اوٹھا کہا اور بھی ہے فرمایا اولاد پر صرف کر کہا ایک اور ہے فرمایا بی بی پر خرچ کر کہا اور بھی ہے فرمایا خادم پر اوٹھا کہا اور ہے فرمایا اب تمہارا تو مناسب سمجھے وہان صرف کر رواہ ابن حبان ترتیب صرف کے لئے یہہ دونوں حدیثین دو اصل عظیم ہین اگر توفیق عمل درکار ہے ورنہ نصیحت بیکار ہے ؛

فصل

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین جو شخص مبتلا ہوا ان لڑکیون مین پھر احسان کیا اونسے اونکے ساتھہ تو وہ اوٹ ہونگی اونکی آتش دوزخ سے رواہ الشیخان بطولہ عائشہ کے پاس ایک عورت دو لڑکیان لیکر آئی انہون نے اوسکو تین کھجورین دین اوسنے ایک ایک کھجور اون دونون کو دیدی

ایک کپڑا آپ کہانا چاہا اونھون نے وہ بھی مانگی اوسنے دو ٹکڑے کرکے دونون کو کملا دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنکر فرمایا اللہ نے اوسکے لئے جنت واجب کی دوزخ سے اوسکو آزاد کردیا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ پرورش دختر کا بڑا اجر ہے اجر کیسا جنت ہاتھ آتی ہے ایک دختر کو پالے یا چند دختر کو انس کہتے ہین آپنے فرمایا ہے جسنے پالا دو دختر کو بلوغ تک وہ اور مین دن قیامت کے ملکر آؤنگا پھر دو انگلیان ملاکر بتایا رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہ ہے جسنے پالا دو لڑکیون کو داخل ہونگا مین اور وہ جنت مین مثل ان دو انگلیون کے پھر اشارہ کیا اصبعین سے ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے پرورش کیا دو دختر یا تین دختر یا دو یا تین خواہر کو یہانتک کہ وہ بیاہی جاوین یا مرجاوین تو مین اور وہ جنت مین ہونگے مثل ان دونون کے پھر سبابہ و وسطی سے اشارہ کیا ابن عباس کی حدیث مین مرفوعا یون آیا ہے کہ جس مسلمان کے دو دختر ہون اور وہ اونسے احسان کرے جب تک کہ وہ اوسکے پاس ہین یا یہ اونکے پاس تو وہ دونون اوسکو بہشت مین لیجاوینگی رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد غرضکہ پرورش بنات واخوات پر وعدہ ملنے جنت کا بچنے کا آتش دوزخ سے بہت حدیثون مین آیا ہے سبکا اسجگہ ذکر کرنا مشکل ہے اسیطرح پرورش یتیم پر وعدہ دخول جنت کا آیا ہے خواہ وہ یتیم خویش ہو یا بیگانہ رواہ البزار عن ابی ھریرۃ مرفوعاً ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین جس شخص کے کوئی لڑکی ہو اور وہ اوسکو زندہ درگور نکرے نذا وسکو خوار رکھے نذا وسپر بیٹے کو مقدم کرے تو اوسکو اللہ جنت مین لیجاویگا رواہ ابوداؤد ؛

بیان اچھے نام رکھنے کا

حدیث ابوالدرداء مین مرفوعاً آیا ہے تم پکارے جاؤگے دن قیامت کے تمہارے نامون سے اور تمہارے باپ کے نامون سے سو تم اپنے اچھے نام رکھو رواہ ابوداؤد ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے بہت پیارا نام اللہ کو وہ ہے جسمین عبد ہے و حمد نکلے دوسری روایت مین عبداللہ

کو حسب اسمار فرمایا ہے رواہ مسلم وسب جشمی کی حدیث مین حکم کیا ہے کہ پیغمبرون کے نام پر نام رکھا کرو بہت محبوب نام خدا کو عبد اللہ عبد الرحمن ہین بہت سیے نام حارث وہمام ہین بہت برے بدنام حرب ومرہ ہین رواہ ابو داؤد امرار روسار ملوک کے نام اکثر خلاف شرع ہوتے ہین کسی نام مین شرک نکلتا ہے کسی نام سے فخر پیدا ہوتا ہے ایسے نام ترکیے آن باپ نے رکھے ہون تو بدل ڈالے ورنہ عاصی ہوگا ؛

بیان ادب سکھانے کا اولاد کو

جابر بن عبد اللہ نے مرفوعا کہا ہے آدمی اگر اپنی اولاد کو ادب سکھاوے تو یہ ایک صاع صدقہ دینے سے بہتر ہے رواہ الترمذی دوسری روایت ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ ہیں مرفوعا یون ہے کہ کسی باپ نے کسی بیٹے کو ادب نیک سے بڑھکر کوئی بخشش نہین کی رواہ الترمذی یعنی اولاد کو ادب سکھانا صدقہ دینے کچھ عطیہ وہبہ کرنے سے افضل ہے ؛

بیان مرنے ایک یا دو یا تین بچون کا

انس کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے جس کسی مسلمان کے تین بچے نابالغ مرے اللہ اوسکو جنت مین لیجاویگا اپنے فضل رحمت سے جو اون بچون پر ہے رواہ البخاری نسائی کا لفظ یہ ہے کہ جسے صبر کیا باسید اجر تین بچون پر جو اوسکی پشت سے ہین تو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین ایک عورت نے کھڑے ہوکر کہا ہلا اگر دو ہی مرے ہون فرمایا دو ہی سہی اوسنے کہا کاش مین ایک کو بھی پوچھ لیتی عتبہ بن عبد السلمی کا لفظ مرفوع یہ ہے ہین مرتے کسی مسلمان کے تین بچے نابالغ مگر وہ ملیگے اوسکو جنت کے آٹھون دروازون پر جس دروازے سے چاہے جنت مین جاوے رواہ ابن ماجۃ ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین نہین مرتے کسی مسلمان کے تین بچے پر جو پورے اوسکو آگ مگر قسم پورا کرنیکو رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ چھوٹے بچے کیڑے ہین جنت کے اپنے ماں باپ

ملینگے یا اوسکا دامن پکڑ کر کہینچین گے باز نہ آوینگے یہانتک کہ اللہ اونکو اور اونکے باپ کو جنت مین داخل کریگا رواہ مسلم حدیث ابوسعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے کہ عورتون سے فرمایا تم مین کوئی عورت نہین ہے جسنے تین بچے آگے بھیجے ہون مگر وہ اوسکی اوٹ ہونگے دن قیامت کے ایک عورت نے کہا بھلا اگر دو ہی ہون فرمایا دو ہی سہی رواہ الشیخان عقبہ بن عامر کی حدیث مین یون فرمایا ہے کہ اوس عورت کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے یعنی جسنے تین بچون پر صبر کیا بامید اجر رواہ اسمٰعیل الطبرانی عبدالرحمن بن بشیر کا لفظ یہہ ہے کہ نہ وارد ہوگا وہ شخص آگ پر مگر مسافر کیطرح رواہ الطبرانی منذری نے کہا اسکے شواہد بہت ہین زہیر بن علقمہ کی حدیث مین آیا ہے ایک عورت نے کہا میرے دو بچے مرے ہین جب سے مین مسلمان ہوئی ہون فرمایا تو نار سے ایک بڑے خطیرہ مین ہوگئی رواہ الطبرانی فی الکبیر معاذ کی روایت مین ایک بچا بھی آیا ہے پھر فرمایا قسم ہے خدا کی سقط بھی اپنی ماں کو اپنی ناف سے طرف جنت کے کہینچے گا جبکہ اوسنے صبر کیا ہوگا بامید اجر رواہ احمد والطبرانی ابن عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جسکے دو فرط ہونگے میری امت سے اللہ اوسکو جنت مین داخل کریگا عائشہ نے کہا بھلا اگر ایک ہی فرط ہو فرمایا ایک ہی فرط سہی اے توفیق والے کہا بھلا جسکا ایک فرط بھی آپکی امت سے نہو فرمایا مین فرط ہون اپنی امت کا کوئی مصیبت مثل میرے اونکو نہین پہونچی رواہ الترمذی فرط وہ ہے جو آگے گیا حضرت کے انتقال کا صدمہ اوسی مسلمان کو ہوتا ہے جسکا ایمان کامل ہے ابوموسیٰ اشعری نے مرفوعاً کہا جب کسی بندے کا بچا مرجاتا ہے اللہ فرشتون سے کہتا ہے تمنے بچا میرے بندے کا لے لیا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہے تمنے پھل اوسکے دل کا لیلیا کہتے ہین ہان پوچھتا ہے پھر اوسنے کیا کہا کہتے ہین تیری حمد کی انا للہ پڑہا فرماتا ہے بناؤ اوسکے لیے ایک گھر جنت مین اوسکا نام بیت الحمد رکھو رواہ الترمذی ؛

کتاب اللباس

بیان سفید کپڑے پہننے کا

حدیث مرفوع ابن عباس میں آیا ہے تم سفید کپڑے پہنا کرو یہ کپڑے تمہارے بہت اچھے ہیں اسی میں مردوں کو کفن کیا کرو رواہ ابوداؤد سمرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے سفید کپڑے پہنو یہ اطیب و اطہر ہیں مردوں کو انہیں کفن کرو رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ یہ سفیدی مسلمان کے لئے حیات موت دونوں میں ضرور ہے صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے جب تک کہ کوئی صارف موجود نہ ہو سو یہاں کوئی صارف نہیں ہے گو رنگین کپڑا بھی گاہ گاہ پہننا جائز ہو ؛

بیان قمیص کا

ام سلمہ کہتی ہیں بہت محبوب لباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتہ تھا رواہ ابوداؤد سنت صحیحہ سے جو لباس ثابت ہے وہ دلیل الطالب میں لکھا گیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ تہ بند پہنتے تھے مگر پاجامہ کو پسند کیا تھا عمامہ آپکا چار ذرعہ کا ہوتا ازار نصف ساق تک پاؤں میں چپل چپنا بھی پہنا تھا چادر بھی اوڑھتے سر پر خود بھی رکھا ہے کلاہ عمامہ بھی باندھا ہے سرخ حلہ بھی پہنا ہے ایسا لباس پہننا بھی داخل اتباع ہے گو اگر کہ پاجامہ وغیرہ لباس حال جسکو امت اسلام نے ایک مدت دراز سے اختیار کر لیا ہے جائز ہے آجکل مردوں کا لباس اگرچہ بہت مخالف صورت اسلامی کے نہیں ہے مگر عورتوں کا لباس بالکل خلاف سنت ہے پھر جسکا لباس مشابہ کسی قوم غیر اسلام کے ہے جو خاص ہے ساتھ اوس قوم کے اہل کتاب ہوں یا مجوس یا ہنود یا ترک یا چین تو اوس شخص کا حکم وہی ہے جو اوس قوم کا حکم ہے بدلیل عموم حدیث من تشبہ بقوم فھو منھم یہ حدیث شامل ہے ہر طرح کی تشبہ کو لباس میں ہو یا طعام یا مسکن یا منکح یا مرکب یا نشست برخاست یا صورت یا سیرت میں مگر اس حکم کو لوگوں نے ایسا چھوڑ دیا ہے کہ گویا منسوخ ہو چکا ہے ؛

بیان دعا کا وقت کپڑا پہننے کے

حدیث معاذ بن انس مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی نیا کپڑا پہنے وہ یہہ کہے الحمد للہ الذی کسانی ھذا و رزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ اللہ اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیگا رواہ ابوداؤد عمر بن خطاب سے یہہ دعا مرفوعاً آئی ہے الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی پھر فرمایا پرانے کپڑے کو لیکر خیرات کردے جو کوئی ایسا کریگا وہ اللہ کی حمایت وحفظ وستر مین زندگی ومردگی مین رہیگا رواہ الترمذی عائشہ کا لفظ یہہ ہے نہین مول لیا کسی بندہ نے کوئی کپڑا ایک دینار یا نصف دینار کو پہرا اوسکو پہنکر اللہ کی حمد کی ابھی وہ کپڑا اوسکے زانو تک نہین پہونچا ہے مگر اللہ اوسکو بخشدیتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا والبیہقی یہہ مغفرت بطفیل حمد ہوتی ہے واللہ الحمد اللھم وفقنا۔

بیان سادگی لباس کا

معاذ بن انس مرفوعاً کہتے ہین جسنے چھوڑا پہننا یعنی عمدہ کپڑا یکا عاجزی کے لئے سامنے اللہ کے اور وہ اوسکا مقدور رکھتا ہے تو بلاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے سامنے ساری خلق کے اوسکو اختیار دیگا کہ جونسا حلہ ایمان کا چاہے پہنے رواہ الترمذی دوسری روایت ایک پسر صحابی سے مرفوعاً یون ہے جسنے ترک کیا پہننا جامہ جمال کا اور وہ قادر ہے اوسپر تواضع کے لئے پہنا ویگا اوسکو اللہ حلہ کرامت کا رواہ ابوداؤد انیس نے کہا صحابہ نے ذکر دنیا کا کیا آپنے فرمایا بذاذت ایمان ہے رواہ ابوداؤد یعنی میلے کچیلے پرانے کپڑے پہننا بذاذت کہتے ہین رثاثت ہیئت ترک زینت کو عائشہ نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ایک کملی پیوندوار ایک موٹی ازار مین ہوا اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین جسدن خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے باتین کی تہین

دسدن وہ ایک کملی صوف کی جبہ صوف کا آستین صوف کی پاجامہ صوف کا پہنے ہوئے تھے ننگا گدہے کی کہال کا تھا رواہ الترمذی دوسرا لفظ شوقوف انکا یہ ہے انبیا روزست رکھتے تھے بنا پشمینہ کا دوہنا دوہ کا سوار ہونا گدہون پر رواہ الحاکم صوفیہ السلام شاید یہ صوف کا اسلیے اختیار کیا ہے کہ سنت انبیا رہے انکا لباس یا اہل حدیث کا لباس غالبًا بے جمال ہوتا تھا الا ماشاء اللہ تعالے حسن علیہ السلام کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی میمون کے تہ بند پر نماز پڑہ لیتے تھے وہ تہ بند صوف کے ہوتے تھے چھ سات درہم کو آتے وہ اوسکو ازار کرتین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کملی پہنے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ ترک کرنا زینت لباس کا کچھ خاص ساتھہ مردون ہی کے نہین ہے بلکہ عورتین بھی زیادہ زینت کرین یہہ ایک بڑی فضیلت ہے عائشہ نے کہا حضرت کا کملیہ پیڑ یکا تھا اوسمین جمال بھری ہوئی تھی جس بچھونے پر سوتے تھے وہ بھی کہال کا تھا اندر اوسکے جمال تھی رواہ مسلم اس نے عمر کو دیکھا جسدن کہ وہ امیر المومنین تھے اونکے کندہے پر تین پیوندا دیتے لگے ہوئے تھے رواہ مالک انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے بہت سے پریشان بال گرد آلودہ دو پرانی چادر والے ہین جنکی کچھ پروا نہیں کیجاتی وہ اگر خدا کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھیں تو اللہ اونکو سچا کردے اونمین سے ایک برا ربن مالک ہین رواہ الترمذی ؎

خاکساران جہان را بحقارت منگر		تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد	

مراد وہ شخص ہین جو متقی متواضع شہید دست فاقہ مست ہوتے ہین تو یہہ بھک منگے بے نماز سڑی دوانے خبطی پاگل جنکو لوگ ولی یا مجذوب سمجھتے ہین یہہ تو شیطان کے ولی ہوتے ہین نہ رحمن کے ان اولیاءہ الا المتقون جو کتے پالے کتے اوسکو چاٹین رات دن نجاست مین آلودہ رہے نہ نماز پڑہے نہ روزہ رکھے وہ کیا خاک خدا کا دوست ہوگا اللہ تو اونکو دوست رکھتا ہے جو توبہ کرتے ہین پاک صاف ستھرے رہتے ہین نہ جنپر مکھیون کا ہجوم ہو عوام کی اونپر دھوم ہو ابو ہریرہ کہتے ہین میںنے ستر اہل صفہ کو دیکھا کسی ایک کے پاس بھی اونمین سے چادر نہ تھی

یا تہ بند تہا یا کملی گردن مین باندہتے تو نصف ساق تک نہ پہونچتی اگر کسی کی ایڑی تک پہونچتی تو وہ اوسکو دونون ٹاتہد سے تہا مے رہتا کہ کہین ستر نظر نہ آوے رواہ البخاری معلوم ہوا کہ محتاجی لباس کی مانع ایمان کامل کی نہین ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے جس نے پہنا لباس شہرت کا پہنا دیگا اوسکو اللہ دن قیامت کے وہی لباس پہراوسمین آگ بھڑکے گی جسنے مشابہت پیدا کی کسی قوم سے وہ اونہین مین سے ہے اسکو رزین نے ذکر کیا ہے ابن ماجہ نے بسند حسن روایت کیا ہے لفظ ابن ماجہ کا یہہ ہے جسنے پہنا کپڑا شہرت کا دنیا مین پہنائیگا اوسکو اللہ کپڑا ذلت کا دن قیامت کے پہراوسمین آگ دوزخ کو بھڑکا دیگا جو لوگ مرد ہون یا عورت رات دن نئے نئے تراش خراش لباس مین نکالتے ہین ناموری و ٹھسداری ظاہر کرتے ہین یہہ لباس اپنے اوس دن آگ کا لباس ہوجاویگا یہہ وعید مطلق ایجاد لباس جدید پر ہے پہر جسنے ایسا کپڑا نکالا کہ اوسمین بے ستری بچہائی ہے تو پہراوسکا کیا پوچھنا ؛

بیان کپڑا اپہنانے کا کسی محتاج کو

ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے نہین پہنایا کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر ہوگا وہ اللہ کے حفظ مین جبتک کہ اوسکے تن پر ایک لتا بہی اوس کپڑے کا باقی رہیگا رواہ الترمذی حاکم کا لفظ یہہ ہے ہمیشہ رہیگا وہ اللہ کے پردہ مین جبتک کہ ایک تاگا بہی اوسپر باقی ہے ابو سعید نے مرفوعاً کہا ہے جس مسلمان نے پہنایا کوئی کپڑا کسی مسلمان کو برہنگی پر پہنا دیگا اوسکو اللہ جامہ سبز جنت سے جس کسی مسلمان نے کہانا کہلایا کسی بہوکے کو کہلائیگا اوسکو اللہ پہل جنت کے جسنے پانی پلایا کسی پیاسے مسلمان کو پلاویگا اوسکو اللہ شراب سربمہر رواہ ابو داؤد اسکا وقف اصح و اشبہ ہے مگر حکم رفع مین ہے کیونکہ ایسی بات کوئی اپنی عقل سے نہین کہہ سکتا

بیان باقی رکہنے بڑہاپے کا

فضالہ بن عبید کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی بوڑھا ہوا اسلام میں کسیقدر یہ نور ہے واسطے اوسکے دن قیامت کو ایک آدمی نے کہا کہ لوگ سفید بال جن ڈالتے ہیں فرمایا جسکا جی چاہے وہ اپنا نور نوچ ڈالے رواہ البزار والطبرانی فیہما ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے تم مت چنو پڑھا ہے کو یہ نور ہوگا دن قیامت کے جو کوئی بوڑھا ہوا مسلمان ہے اللہ اوسکے لئے حسنہ لکھتا ہے اوس سے سیئہ بڑھاتا ہے اوسکے لئے درجہ رواہ ابن حبان فی صحیحہ معلوم ہوا کہ بوڑھا مسلمان نزدیک اللہ کے عزیز ہوتا ہے گو لوگ اوسکو عزیز نہ کہیں یا اوسکی قدر نہ سمجھیں ۔

بیان سرمہ لگانے کا

حدیث مرفوع ابن عباس میں آیا ہے تم لگاؤ اثمد یہ آنکھ کی جوت کو صاف کرتا ہے بال اگاتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی ہر رات تین تین سلائی لگاتے رواہ الترمذی نسائی کا لفظ یہ ہے کہ بہتر سرمہ تمہارا اثمد ہے جلی مرتفی کہتے ہیں آپنے فرمایا تم اثمد لگایا کرو یہ بال اگاتا ہے کیچڑ کو دور کرتا ہے آنکھ کو صاف کرتا ہے رواہ الطبرانی ۔

کتاب الطعام

بیان بسم اللہ کہنے کا طعام پر

عائشہ کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع چھ صحابی کے کھانا کھاتے تھے ایک اعرابی آیا دو لقموں میں ہمارا کھانا کھا گیا فرمایا اگر یہ بسم اللہ کہتا تو تم سبکو کفایت کرجاتا رواہ ابوداؤد ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جب کوئی تم میں کھانا کھاوے تو بسم اللہ

کہہ لے اگر بھول جاوے بسم اللہ اولہ واٰخرہ کہے جابر کا لفظ یہہ ہے کہ جب کھانے پر بسم اللہ نہ کہی تو شیطان کہتا ہے آج تمنے کھانا سونا پالیا رواہ مسلم دوسری روایت مسلم کی حذیفہ بن الیمان سے یون ہے کہ شیطان حلال کر لیتا ہے اوس کھانے کو جسپر نام اللہ کا نہین لیا جاتا ہے

بیان کھانیکا برتن کے کنارے سے

حدیث عبداللہ بن بسر مین مرفوعاً آیا ہے تم کھاؤ کنارے سے رکابی کے چھوڑو اوسکی چوٹی کو برکت ہوگی اوسمین رواہ ابوداؤد ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین اوترتی ہے برکت وسط طعام مین سو کھاؤ تم کنارے سے ست کھاؤ بیچ سے رواہ الترمذی ابوداؤد کا لفظ یہہ ہے جب کوئی تم مین کھانا کھاوے تو اوپر سے رکابی کے نہ کھاوے نیچے سے کھاوے کیونکہ برکت اوپر ہی کیطرف سے نازل ہوتی ہے ۔

بیان کھانے سرکہ کا تیل کا گوشت کا نوچکر

جابر نے مرفوعاً کہا ہے اچھا سالن سرکہ ہے یہہ تین بار فرمایا جابر کہتے ہین جب سے میںنے یہہ سنا تو مین ہمیشہ سرکہ کو دوست رکھتا ہون طلحہ بن رافع نے کہا جب سے میںنے یہہ حدیث جابر سے سنی مین بھی سرکہ کو چاہتا ہون رواہ مسلم ع اے گل بتو خرسندم تو بوی کسی داری ۔ ام ہانی کا لفظ مرفوعاً یون ہے محتاج نہوا وہ گھر جسمین سرکہ ہے رواہ الترمذی صفوان بن امیہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشت کو دانتون سے نوچکر کھاتے تھے فرماتے کہ یہہ خوشگوار زود ہضم ہے رواہ الترمذی والحاکم عائشہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ تم گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ کہ یہہ عجمیون کا کام ہے بلکہ نوچ کسوٹ کر کھاؤ کہ یہہ اٰھنأ واٰمرأ ہے رواہ ابوداؤد ۔

بیان اکٹھے ہو کر کھانے کا

وحشی نے کہا اے رسول خدا ہم کھاتے ہیں پیٹ نہیں بھرتا فرمایا شاید کہ کھاتے ہو یا الگ الگ کہا الگ الگ فرمایا ملکر کھاؤ بسم اللہ کہو برکت ہوگی رواہ ابوداؤد جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے ایکا کھانا دو کو دو کا کھانا چار کو چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ بہت دوست خدا کو وہ کھانا ہے جس پر بہت سے ہاتھ پڑیں رواہ ابو یعلی معلوم ہوا کہ گھر والوں کو ملکر کھانا چاہیے تنہا کھانا اچھا نہیں ہے اور اس میں کچھ برکت نہیں ہوتی ؛

بیان انگلی چاٹنے کا بعد کھانے کے

جابر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے انگلیوں اور رکابی کے چاٹنے کا کہا تم نہیں جانتے کہ کس کھانے میں برکت ہوتی ہے رواہ مسلم دوسرا لفظ انگلیوں ہے جب کسی ایک کے ہاتھ سے کوئی لقمہ گر جاوے تو اوسکو پونچھکر کھالے شیطان کے لئے نہ چھوڑے نہ رومال سے ہاتھ پونچھے جب تک کہ انگلیاں نہ چاٹ لے وہ کیا جانے کہ کس کھانے میں برکت ہے رواہ مسلم اسی کے لگ بھگ ابن حبان نے بھی جابر سے روایت کیا ہے صحیحین کا لفظ یوں ہے کہ رکابی نہ اوٹھائی جاوے جب تک کہ چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ دے یعنی دوسرے کسی بچے یا بلی وغیرہ کو ؛

بیان حمد کا بعد کھانا کھانے کے

معاذ بن انس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے کھانا کھایا پھر کہا الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ بخشے اللہ نے اگلے گناہ اوسکے رواہ ابوداؤد والترمذی انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ

اللہ تعالےٰ راضی ہوتا ہے بندہ سے اسبات پر کہ وہ لقمہ کھاوے اوسپر حمد کرے گھونٹ پیوے اوسپر حمد کرے رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین قصہ ابو ایوب انصاری کا آیا ہے کہ اونہون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع ہر انبیون کے شدت گرسنگی مین گوشت روٹی کہوے کھلائی آپکی آنکھین ڈبڈبائین فرمایا قسم ہے خدا کی یہہ وہ نعمت ہے جسکا سوال تم سے دن قیامت کے ہوگا الحدیث بطولہ رواہ ابن حبان ؛

بیان ہاتھہ دہونے کا بعد کھانا کھانیکے

حدیث سلمان مین مرفوعاً آیا ہے برکت کھانے کی دہونا ہے ہاتھون کا پہلے اور پیچھے کھانا کھانے کے رواہ ابوداؤد مگر سند اسکی ضعیف ہے ابوہریرہ کی حدیث مین فرمایا ہے کہ شیطان حسّاس لحّاس ہے یعنی بڑا چاٹو نظر لگانیوالا تم اوس سے بچو چکنے ہاتھہ نسوڑو اگر کچھہ نقصان پہونچے تو تم اپنی ہی جان کو ملامت کرو رواہ الترمذی ؛

کتاب القضاء وغیرہ

بیان عدل کرنے کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً ذکر سات گروہ کا آیا ہے جنکو اللہ اپنے سایہ مین دن قیامت کے رکھیگا اونمین ایک امام عادل بھی ہے رواہ الشیخان یہہ حدیث پہلے گزر چکی ہے دوسری حدیث مین انسے یون آیا ہے کہ دعا امام عادل کی مردود نہین ہوتی رواہ الترمذی عیاض بن حمار کی حدیث مین سلطان عادل کو اہل جنت ٹھیرایا ہے رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ امام عادل کا سو برس کی عبادت سے بہتر ہے حد کا حق سے زمین پر قائم ہونا چالیس صبح کے پانی برسنے سے پاکتر ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابوسعید

فرماتے ہین بہت محبوب خدا کو اور بہت نزدیک خدا سے نشست مین امام عادل ہے بہت مبغوض و بعید اوس سے امام جائر ہے رواہ الترمذی ابن عمر نے کہا ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے آپنے فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ تم پانچ چیزون مین مبتلا ہوگے مین پناہ مانگتا ہون خدا سے کہ تم اونمین گرفتار ہو یا تم اونکو پاؤ تعین ظاہر ہو زنا کسی قوم مین کبھی کھلم کھلا مگر ظاہر ہوا اونمین طاعون اور وہ دکھہ جو اونکے اگلون مین نہ تھے نرو کا کسی قوم نے زکوٰۃ کو مگر روکے گئے پانی سے اگر یہہ بہائم نہوتے تو پانی نہ برستا کبھی کیا کسی قوم نے ناپ تول کو مگر پکڑی گئی قحط سختی مؤنت جور بادشاہ کا نہین حکم نہ کیا امرا نے بغیر کتاب اللہ کے مگر مسلط کیا اللہ نے اونپر اونکے دشمنون کو اونہون نے کچھہ ملک اونکے ہاتھہ سے نکال لیا معطل نکیا اونہون نے کتاب اللہ و سنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مگر کیا اللہ نے باس اونکا اونکے بیچ مین رواہ الحاکم نحوہ من حدیث بریدۃ ایضاً سمجھو تو یہہ حدیث صحیح ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسا کہ فرمایا تساویسا ہی ہوا زنا سے و مانع زکوٰۃ سے قحط ہوتا ہے ؎

ابر نا یہ از پئے منع زکوٰۃ	از زنا افتد وبا اندر جہات

کیل و وزن کی کمی سے قحط و ظلم حاکم مین گرفتاری ہوتی ہے کتاب و سنت کے برخلاف حکم کرنے فتوی دینے سے آپسمین لڑائی بھڑائی رہتی ہے تو یہہ سب باتین آجکل مثل سورج چاند کے روشن ہین انا للہ وانا الیہ راجعون حدیث ابو موسیٰ مین امامت کو قریش مین ٹھیرا کر یہہ فرمایا ہے کہ جب یہہ رحم نکرین عدل نکرین انصاف سے نہ باتین تو اونپر خدا و ملائکہ و سارے لوگون کی لعنت ہے نہ اونکا نفل قبول ہے نہ فرض رواہ احمد باقی احادیث وعید کے رسالہ بشارۃ الغافل مین لکھی گئی ہین ۔

بیان مظلوم کی حمایت کرنے کا

حدیث جابر والی طلحہ مین مرفوعاً آیا ہے کوئی آدمی کسی مسلمان کی کسی جگہہ جہان اوسکی آبرو جاتی ہو بہتک حرمت ہوتا ہو مدد نکریگا مگر اللہ اوسکا مددگار ہوگا ایسی جگہہ جہان کہ وہ اپنی مدد کو دوست رکہتا ہے رواہ ابوداؤد انس بن مالک کا لفظ مرفوع یہہ ہے تو مدد کر اپنے بہائی کی ظالم ہو یا مظلوم ایک آدمی نے کہا مظلوم کی تو مدد کرسکتا ہون ظالم کی کیونکر مدد کرونگا فرمایا اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مدد ہے رواہ البخاری معاذ بن انس مرفوعاً کہتے ہین جسنے بچایا کسی مومن کو منافق سے کہڑا کریگا اللہ ایک فرشتے کو دن قیامت کے کہ بچاویگا وہ اوسکے گوشت پوست کو آگ جہنم سے رواہ ابوداؤد اس زمانۂ نامبارک مین عمل کرنا اس حدیث پر بہت مشکل بلکہ محال ہوگیا ہے ہان یہہ اور بات ہے کہ کوئی آدمی اپنی جان پر کہیل جاوے رتبۂ شہادت حاصل کرے ورنہ سارا جہان ہی تو ظالم منافق ہوگیا ہے مسلمان مظلوم ہین انکی کون سنتا ہے کہ کیا بکتے ہین اگر کچہہ بولتے ہین اور جان ہی بچ گئی تو آبرو و مال کا نقصان تو نقد وقت ہی ہوتا ہے ؛

ظالم سے ڈرے تو کیا دعا پڑہے

ابن مسعود سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب کوئی تم مین کسی بادشاہ سے ڈرے تو یون کہے اللھم رب السمٰوات السبع ورب العرش العظیم کن لی جارا من شر فلان بن فلان وشر الانس والجن واتباعھم ان یفرط علی احد منھم عزّ جارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک رواہ الطبرانی فلان بن فلان کی جگہہ اوس شخص کا نام لے جس سے ڈرتا ہے ابو مجاز کا لفظ یہہ ہے جو کوئی کسی ظالم سے ڈرے تو یون کہے رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیا وبالقران حکما وامانا اللہ اسکو اوسکی شر سے بچاوے گا رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفاً علیہ منذری نے کہا ہوتا بھی ثقہ ؛

بیان بچنے کا قرب سلطان سے

حدیث ابی ہریرہ کا ایک جملہ مرفوعا یہ بھی ہے کہ جو کوئی آیا دروازے پر بادشاہ کے وہ فتنے میں پڑا بندہ جتنا سلطان سے نزدیک ہوتا ہے اتنا ہی اللہ سے زیادہ دور جا پڑتا ہے رواہ احمد ع قرب سلطاں آتش سوزان بود ۱ جابر نے کہا اپنے کعب بن عجرہ سے فرمایا خدا تجھکو بیوقوفوں کی حکومت سے بچاوے کہا وہ کون ہیں فرمایا امرا ہیں جو بعد میرے ہونگے نہ میری ہدایت پر چلیں گے نہ میری سنت پر عمل کرینگے جسنے انکے جھوٹ کو سچ کہا انکے ظلم کی مدد کی تو وہ نہ میرے میں نہ میں اونکا ہوں نہ وہ میرے حوض پر آوینگے احمد رواہ ابن حبان بھی مضمون حدیث جناب میں نزدیک ابن حبان کے آیا ہے تو بان کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو بلایا علی و فاطمہ وغیرہا آئے پھر کہا میں بھی تو گھر والوں میں ہوں فرمایا ہاں تو بھی لیکن گھر جب تک کہ کسی کے چوکھٹ پر کھڑا نہو کسی امیر سے تو کچھ سوال نکرے رواہ الطبرانی و مرادہ تفاوت معلوم ہوا کہ اہل بیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالخصوص صحبت امرا سے بچنا نہ رہے نہ بچنا محل افسوس ہے ۵

اب کسی اور وفادار کا دیکھیں گے	تیری چوکھٹ کو تمنا سر کو فرض
ہم پریشانوں کی فکر میں ہے سر کو فرض	نہ فلک کو ہے سروکار نہ اختر کو غرض

۱ اللہ جارا سارا انجام بہتر کرو دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچاوے تجربہ یہ کام کہ بہت مشکل ہے بلال بن حارث نے مرفوعا کہا ہے کہ تم میں کا ایک آدمی کوئی بات رضوان اللہ کی کہتا ہے وہ گمان بھی نہیں کرتا کہ وہ بات کہاں پہونچیگی اللہ اوس بات پر اوسکے لئے اپنی رضا ملاقات کے دن تک لکھ لیتا ہے بعضا آدمی تم میں کا ناخوشی خدا کا کلمہ کہتا ہے وہ گمان نہیں کرتا کہ وہ بات کہاں تک گئی اللہ اوس بات پر اوسکے لئے قیامت تک اپنا غضب لکھ لیتا ہے رواہ ابن حبان بطولہ والترمذی امرا اور رؤسا کی زبان بالکل بے تابو ہو جاتی ہے جو کچھ جی میں آیا

اندباد و ہند ہر کسی کے حق مین بکد یا حاضرین مجلس امرار کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ وہ ہر امیر رئیس کی
ہر بات کو سچا کہتے ہین خواہ وہ مسلمان ہون یا غیر مسلمان تہدو دنون خدا کے غضب مین گرفتار
ہونگے اور کیون نہون کہ اس قوم سے بڑہکر کوئی جھوٹا دغا باز مکار فریبی خود غرض بے وفا
بے مروت بیحیا مطلب آشنا منافق بار یا فاسق بد دین نہین ہوتا الا ماشاء اللہ تعالے ؛

بیان شفقت و رحمت کا خلق پر

جریر بن عبد اللہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جو کوئی لوگون پر رحم نہین کرتا ہے اللہ اوسپر رحم نکریگا رواہ
الشیخان ابو موسیٰ کا لفظ مرفوع یہہ ہے تمہارا ایمان درست نہین ہے جب تک کہ تم رحم نکرو صحابہ
نے کہا ہم سب ہی تو رحیم ہین فرمایا یہہ رحمت نہین ہے کہ تم ایک پر رحم کرو بلکہ رحمت عامہ چاہیے
رواہ الطبرانی ابن عمرو کی حدیث مین فرمایا ہے رحمت کرنے والون پر رحمن رحمت کرتا ہے
تم رحم کرو اوپر جو زمین مین ہین تمپر وہ رحمت کریگا جو آسمان پر ہے یعنی ارحم الراحمین رواہ
ابو داؤد و دوسرا لفظ انکا یہہ ہے تم رحم کرو تمپر رحمت کیجاویگی تم قصور بخشو تمہارے قصور بخشے
جاوینگے خرابی ہے اونکی جو اپنے فعل پر اڑے ہوئے ہین اور وہ جانتے ہین ابو ہریرہ کا لفظ
مرفوعاً یہہ ہے جہینی نہین جاتی رحمت مگر شقی سے رواہ ابو داؤد ایک بار رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے حسن حسین علیہما السلام کو پیار کیا جو مانقرع بن حابس تمیمی نے کہا میرے
دس بچے ہین مینے کبھی کسیکو نہین چوما رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکی طرف دیکھکر
فرمایا جسنے رحم نہ کیا اوسپر رحم نہین کیا جاتا رواہ الشیخان عائشہ کہتی ہین ایک اعرابی نے آکر
کہا تم بچون کو پیار کرتے ہو ہمتو نہین کرتے فرمایا خدا نے اگر رحمت کو تیرے دل سے دور کردیا ہے
تو میرا کیا بس ہے رواہ الشیخان معاویہ بن قرہ عن ابیہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ایک آدمی
نے کہا مجھکو بکری کے ذبح کرنے پر رحم آتا ہے فرمایا اگر تو اوسپر رحم کریگا تو اللہ تجھپر رحم کریگا
رواہ الحاکم ابن عمر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کوئی آدمی کسی چڑیا کو یا اوس سے ناقوی کو

ناحق قتل نہین کرتا ہے تو اللہ دن قیامت کے اوس سے باز پرس فرماویگا کہا حق اوسکا کیا ہے فرمایا کہانے کے لئے ذبح کرے سر کاٹ کر نہ پھینکدے رواہ النسائی معلوم ہوا کہ بیفائدہ کسی جانمار کا مارنا چرندی ہو یا پرندیا اور کوئی جانور داخل ظلم ہے بالکل خلاف رحم ہے ذبح کرے تو بھی آنمار حم چاہیے کہ تیز چھری سے گلا کاٹے تاکہ زیادہ ایذا نہو ۵

شنیدہ ام کہ بقصاب گرسپندے گفت	دران زمان کہ سرش را بہ تیغ تیز برید
مزاے ہرخس و خارے کہ خوردہ ام این ست	کسیکہ پہلوی چربم خورد چہ خواہد دید

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً قصتاً ایک عورت کا آیا ہے کہ اوسنے ایک بلی کو بھوکا پیاسا باندہ کر مارا وہ جہنم مین گئی رواہ البخاری یعنی بسبب بے رحمی کے ابو ہریرہ کی روایت مین یہ حکایت آئی ہے کہ ایک آدمی نے پیاسے کتے کو کنوین سے پانی بھر کر پلایا تھا وہ جنت مین گیا رواہ البخاری یعنی بسبب رحم کے تحریش بہائم سے اسلیئے حدیث ابن عباس مین منع فرمایا ہے کہ خلاف رحم ہے رواہ ابو داؤد تحریش کتے ہین باہم بھڑکانے لڑانے کو جیسے مرغ لڑانا یا مینڈھون باتیون کی لڑائی کرانا کئی حدیثون مین آیا ہے کہ جو کوئی اپنے غلام کو ماریگا اوسکا بدلا لیا جاویگا مارنے کا کفارہ یہی ہے کہ اوسکو آزاد کرے یہ بھی آیا ہے کہ لونڈی غلام سے زیادہ طاقت سے کام نہ لے بلکہ اپنی طرح اونکو کھلائے پلائے اگر قصور کرین تو فرو گذاشت کرے مگر عذاب نہ دے ایک آدمی نے کہا بھلا مین اپنے خادم سے کہا تنک معاف کرون فرمایا ہر روز ستر بار اسکو ابو داؤد نے ابن عمر سے روایت کیا ہے قرآن پاک سے ثابت ہے کہ ذرہ ذرہ برابر ظلم کا بھی انصاف ہوگا ظالم پکڑے جاوینگے رحم والے نجات پاوینگے انشاء اللہ تعالے جابر کی حدیث مرفوع مین یون ہے کہ تین چیزین ہین جس کسی مین وہ ہونگے اللہ اوسپر اپنا ہاتھ رکھیگا اوسکو بہشت مین لیجاویگا ایک نرمی کرنا ضعیف پر دوسرے شفقت کرنا ماں باپ پر تیسرے احسان کرنا مملوک سے رواہ الترمذی یعنی آدمی ہو یا جاندار بڑا وصف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن شریف مین یہی آیا ہے کہ وما ارسلناک الا

رحمة للعالمین فبما رحمة من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک جب ہمارا رب ارحم الراحمین ہے ہمارے رسول رحمة للعالمین ہین تو اب ہمکو بھی سوے ارحم وکرم وعفو وصفح کے کچھہ نہ چاہیئے شاید اللہ ہمین بخشدے ؛

بیان اچھے وزیر ونائب کا

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب اللہ کسی امیر کے ساتھہ ارادہ بھلائی کا کرتا ہے تو اوسکو سچا وزیر دیتا ہے اگر امیر بھولتا ہے تو یہہ اوسکو یاد دلاتا ہے اگر وہ یاد رکھتا ہے تو یہہ اوسکی مدد کرتا ہے اور جسکے ساتھہ اور کچھہ ارادہ کرتا ہے تو اوسکو برا وزیر دیتا ہے نہ بھول پر اوسکو یاد دلائے نہ ذکر پر اوسکی مدد کرے رواہ ابوداؤد یہہ بات سوا مسلمان وزیر کے دوسرے مین نہین ہوسکتی ہے جسکا وزیر کوئی کافر ہے اوسکا خدا حافظ ہے انصاف بمراہ کفر کے ہرگز جمع نہین ہوسکتا ہے گو کوئی اوسکو عدل کہے یا کافر کو عادل ٹھیراوے سارا عدل ملت اسلام ہی مین ہے پس بس اعدلوا ھو اقرب للتقوی ؛

کتاب الحدود

بیان امر بمعروف نہی عن المنکر کا

حدیث ابوسعید خدری مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی دیکھے تم مین کسی برے کام کو تو چاہیئے کہ مٹاوے اوسکو اپنے ہاتھہ سے اگر ہاتھہ سے نہ مٹا سکے تو زبان سے مٹاوے یہہ بھی کرسکے تو دل سے برا جانے یہہ بہت بودا ایمان ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ تغییر منکر فرض ہے ہر مسلمان پر کچھہ خصوصیت کسی شخص کی نہین ہے یہہ اور بات ہے کہ امرا رؤسا کا کام ہاتھہ سے مٹانے کا ہے علما کا کام زبان سے بیان کرنیکا ہے عوام کا

کام دل سے برا جاننے کا تو مدت سے وہ وقت بھی جاتا رہا کہ کوئی زبان سے تغییر منکر کرے لیکن ابتو دل سے برا جاننے پر بھی پکڑ ہوتی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ہر سمہ ہر کے بڑے کام خود آپ ہی کرتے ہین وہ دوسرون سے کیا ہونگے ملک ساری غریب ہو گئے اس اکمو سبب جور وظلم حکام کے سچ بات کا زبان سے مشکل پڑ گیا ہے مثل حرم مسلمین کے رہگئے ہین ہان بعض متقین دلسے برا جانتے ہین ورنہ علما دسو دنیا طلب تو خود ہادی راہ ضلالت بیٹھے طریق بدعت بگئے ہین تبہ کیا امر بمعروف نہی عن المنکر کرینگے انکا کام تو یہ رہگیا ہے کہ علم فلسفہ ورے اون مین مشغول رہا کرین سب وشتم اہل حق کا وظیفہ پڑھا کرین خلاف سنت مصیوں کتابون کے فتوی لکھا کرین بدعت کو زندہ کریں اہل بدعت کی ثنا وصفت لکھین نوکری ملے تو خیر ورنہ خیرات کے ٹکڑے کھا کر بازار مین ڈکا دین لیا کرین اعاذنا اللہ تعالی کا لفظ ابو سعید سے مروی ہوا جو کوئی ہاتھ سے بگاڑ سکا زبان سے کہدیا دہ بھی بری ہوا جو زبان سے بھی نہ بگاڑ سکا فقط دل سے اوسنے بگاڑا تو وہ بھی بری الذمہ ٹھیرا مگر یہ بہت کمزور ایمان ہے ابو سعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے افضل جہاد کلمہ حق ہے نزدیک سلطان جائر یا امیر جائر کے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے محمد تغلق شاہ نے ایک عالم سے کہا تھا تمکو عادل کہا کرو اونھون نے کہا ہم ظالم کو ہرگز عادل نہ کہین گے بادشاہ نے اونکو دیوار قلعہ سے گرا کر مار ڈالا سبحان اللہ اوسکا ظلم دیکھو اسکی شہادت عظمی دیکھو حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ ہر نبی جو اپنی امت مین مجھ سے پہلے تھا اوسکے حواری تھے یعنی مخلص یار ہوا اوسکی سنت پر چلتے تھے اوسکے حکم کی پیروی کرتے تھے پھر اونکے بعد ایسے پچھلے لوگ آئے جو کہتے کچھ ہین کرتے کچھ ہین جو کچھ کرتے ہین اوسکا اونکو حکم نہین ہے سو جو کوئی انسے جہاد کریگا ہاتھ یا زبان سے یا دل سے وہ تو مومن ہے اسکے سوا رائی برابر بھی ایمان نہین رہتا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جب تک سے

بھی منکر کو منکر نہ سمجھا جی مین بھی اوس کام پر انکار نہ آیا وہ بات دلکو بری نہ لگی بلکی نظر آئی تو
اب ایمان کو سلام کر دو ایمان گیا تم رہے وہ رہے وہ کام بدانجام رہا مبارک ہو اللہ ہمکو ایسی حالت
سے عافیت مین رکھے حذیفہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ قسم ہے خدا کی تم حکم کرو نیکی کا اور روکو بدی
سے نہین تو قریب ہے کہ خدا تمپر عقاب بھیجیگا پھر تم کتنی ہی دعا کروگے قبول نہوگی رواہ الترمذی
یہہ حدیث گویا معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس زمانہ قیامت نشانہ مین دعا بھی
قبول نہین ہوتی ہے قبول کیا خاک ہووے سبکے سب تو کھیل تماشے ناچ رنگ فسق فجور لہو لعب
نفاق وزور عیش وعشق مین مبتلا ہو رہے ہین امر بمعروف کون کرے نہی منکر کسکو کیجاوے
اللھم رب علینا حدیث ابو سعید خدری مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کوئی تم مین اپنی جان کو حقیر نہ سمجھے کہا کیونکر فرمایا اللہ کا حکم اپنے اوپر دیکھے جسمین کچھ
بول سکتا ہے پھر نہ بولے اللہ تعالے دن قیامت کے اوس سے کہیگا تجھکو کسنے روکا تھا کہ تو فلان
فلان امر مین بولتا وہ کہیگا مین لوگون سے ڈرتا تھا اللہ فرماویگا سب سے زیادہ مستحق ڈرنے کا تو مین
تھا رواہ ابن ماجۃ ورواتہ ثقات یعنی ڈر خدا کا چاہئے بندے کا کیا ڈر ہے بہت ہوگا
تو وہ اپنا دینا لینا بند کردیگا کرے رزاق اللہ ہے نہ وہ ظالم ؎

کام رہنے کا نہین بندا اپنا	بندہ پرور ہے خداوندا اپنا

جریر بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے کوئی آدمی کسی ایسی قوم مین نہین ہوتا ہے کہ وہ گناہ کرتے
ہین اور یہہ اون گناہون کے ہٹانے پر قادر ہے پھر نہین ہٹاتا تو اللہ اونپر اپنا عذاب ڈالیگا
مرنے سے پہلے رواہ ابو داؤد الحمد للہ کہ اس حدیث مین قید قدرت کی ارشاد فرمائی ہے ورنہ
کہین ٹھکانا ہم بیقدرتون کا نہ لگتا شاید انکار ہمارے دل کا ہمکو بچالے اگرچہ ابتو زبان بھی بند
ہو گئی ہے ماتھہ کاٹو کیا ذکر ہے انا للہ ابو ذر کہتے ہین مجھکو وصیت کی میرے خلیل نے کہی اچھی چیز
کی ایک یہہ کہ نہ ڈرون مین راہ خدا مین کسی شخص کے ملامت کرنے سے دوسرے یہہ کہ حق بات کہون گو
تلخ ہو رواہ ابن حبان ؎

بیا اے عشق رسوائے جہانم کن کہ کمیندے		نصیحت ہائے بیدرداں شنیدن ترک دردا

اس میرو کسدی کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جب رہیں مین کوئی خطا کیجاتی ہے تو جو کوئی اوسجگہ حاضر ہوتا ہے اور وہ اوسکو مکروہ جانتا ہے یا اوسپر انکار کرتا ہے تو وہ آدمی مثل اوس شخص کے ہے کہ جو وہان سے غائب ہے اور جو شخص کہ وہان موجود نہین ہے مگر اوس کام سے راضی ہے تو وہ آدمی مثل اوس شخص کے ہے جو کہ وہان حاضر ہے رواہ ابوداؤد اللہ کے فضل و رحم کو تو دیکھو کہ باوجود حضور مجلس سکر کے کسطرح اپنے بندۂ عاجز کو معذور رکھا انصاف اسکا نام ہے غائب مجلس کو بسبب رضاے باطنی کے کسطرح پکڑا عدل اسکو کہتے ہیں عائشہ کہتی ہین اپنے سر پر جا کر فرمایا اے لوگو اللہ تم سے کہتا ہے کہ تم حکم کرو نیکی کا منع کرو بدی سے پہلے اسکے کہ تم دعا کرو قبول ہو تم مانگو ملے تم مدد چاہو تمہاری مدد نہو آتا فرما کر اوتر آئے اور کچھ نہ کہا رواہ ابن حبان دیکھو جب سے لوگون نے امر بمعروف نہی عن المنکر چھوڑ دیا ہے تب سے یہی حال ہو گیا ہے کہ نہ کسی کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کسیکو خدا کیطرف سے مدد ملتی ہے ہر طرف سے ناامیدی کا ہجوم ہے ذلت و خواری کی دھوم ہے ؎

سیر ہا در ہر پس آباد تمنا کردیم		منزل ما اس رہبر را بگذر نزدیک ست

مراتب امر بمعروف نہی عن المنکر کے کتاب فتح الباب لعقائد اولی الالباب مین لکھے گئے ہین ابوبکر کہتے ہین ہم نے سنا ہے کہ آدمی دان قیامت کے آدمی سے اوجھیگا اوسکو پکڑیگا وہ کہیگا میں تجھکو نہین پہچانتا تجھ سے مجھ سے کچھ واسطہ نہین ہے یہ کہیگا تو مجھکو خطا و منکر کرتے ہوئے دیکھتا تھا منع نہین کرتا تھا رواہ رزین اس رسالہ پر آشوب مین ہمارا منع کرنا یہی ہے کہ ہم نے عربی فارسی اردو مین اپنے مقدور کے موافق احکام شرع کے سبکو پہونچا دئے سبکو گناہ سے بذریعہ زبان و بیان کے نہی کر دی ہے اب کوئی مانو یا نہ مانو وما علینا الا البلاغ اللہ خوب جانتا ہے کہ اگر ہمارے ہاتھ کو قدرت ہوتی تو ہم سارے منکرات شہر سے کیا بلکہ سارے جہان سے اوٹھا دیتے قدوم شرعی کا ڈنکا بجا دیتے مگر کیا کریں کہ ہاتھ سے ظلمہ فسقہ کے مجبور معذور ہو رہے ہین اللہم عفوا

بیان عیب چھپانے کا

ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ جسنے عیب چھپایا کسی مسلمان کا عیب چھپاویگا اوسکا اللہ دنیا و آخرت مین دوسرا لفظ یہہ ہے نہین چھپاتا کوئی بندہ عیب کسی شخص کا دنیا مین مگر چھپاتا ہے اللہ عیب اوسکا دن قیامت کے رواہ مسلم عیب پوشی یون ہوتی ہے کہ کسیکا کوئی کام بُرا کرتے دیکھے تو دوسرے شخص کو اوسکی خبر نکرے یہہ وہان ہوتا ہے جہان کسی نے کوئی کام چھپ کر کیا ہے مگر جو آدمی کھلم کھلا گناہ کرتا ہے اوسکو کوئی کیا چھپاویگا ؎

دگر پردہ ہر بیحیائی متن	کہ او میدرد پردۂ خویشتن

قرآن شریف مین فرمایا ہے واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما جب تم کسی لغو کام پر گزرو تو چشم پوشی کرجاؤ ؎

اگر من ناجوان مردم بکردار	تو برمن چون جوانمردان گذر کن

عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے چھپایا کوئی عیب کسی شخص کا اوسنے گویا زندہ کیا ایک زندہ درگور کو رواہ ابن حبان عیب چھپانا کچھہ خلاف نہی منکر کے نہین ہے اوسکو نصیحت کرے دوسرے کو اوسکے گناہ پر اطلاع نہ دے ماعز نے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر چار بار اقرار زنا کا کیا تھا آپنے حکم رجم کا دیا ہزال سے کہا لو ستر تہ بثوبک کان خیرا لک رواہ ابوداؤد یعنی اگر تو اوسکے عیب کو اپنے کپڑے سے چھپا لیتا تو تیرے لئے اچھا ہوتا محمد بن منکدر نے کہا ہزال نے ماعز سے کہا تھا کہ تو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جا یعنی یہہ کہنا ماعز سے کیا ضرور تھا چپ رہا ہوتا آوسکے عیب کو صلاح مذکور دیکر ظاہر نکرایا ہوتا آجکل ہم ایسے لوگ دیکھتے ہین جو محفل مین بیٹھکر اپنے سارے اگلے پچھلے گناہ بہت خندہ پیشانی سے ذکر کرتے ہین نہ شرم آتی ہے نہ حیا دامنگیر ہوتی ہے جو اپنا عیب نہین چھپاتا ہے وہ دوسرے کا عیب کیا چھپاویگا نعوذ باللہ منہ اے اللہ تو ہمارے عیب چھپا دے ہمارا ڈر نکال دے

آمین عقبہ بن عامر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے معلوم کی اپنے
بھائی سے کوئی بدی پھر چھپایا اوسکو چھپا دیگا اوسپر اللہ دن قیامت کے یعنی عیب اوسکے رواہ
الطبرانی فی الکبیر ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسنے چھپایا عیب اپنے بھائی کا چھپا دیگا اللہ
عیب اوسکا دن قیامت کے جسنے ظاہر کیا عیب اپنے بھائی کا ظاہر کریگا اللہ عیب اوسکا یہانتک
کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکے گھر کے رواہ ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی مسلمان مرد
یا عورت کو بدنام کرتا ہے تو اللہ اوسکو بھی گھر بیٹھے بدنام کر دیتا ہے اسکا تجربہ ہو چکا ہے ایک بی بی
کو ہاتھ سے بعض اپنے بڑون کے سخت تکلیف پہونچی تھی دو مرتبے یہ بی بی ہمیشہ اونپر طعن
کیا کرتی آخر یہ دیکھا کہ بعد ایک بڑی بیکسی کے اللہ نے گھر بیٹھے بدنام خلائق کر دیا وہ رسوائی
مایوسی ہوئی جسکا کیہ پایان نہین ہے محض ارادہ گناہ پر اللہ نے پردہ بی بی کا فاش کر دیا
گناہ کرنے کی نوبت بھی نہ آئی انا للہ آمین ہم نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
منبر پر چڑھکر بلند آواز سے کہا اے گروہ اون لوگون کے جو اپنی زبان سے مسلمان ہین مگر ایمان
اونکے دل تک نہین ہونچا مت ایذا دو مسلمانون کو مت پیچھے پڑو اونکے عیبون کے جو کوئی تلاش
کرتا ہے عیب اپنے بھائی مسلمان کا تلاش کرتا ہے اللہ عیب اوسکا جسکا عیب اللہ نے تلاش
کیا وہ رسوا ہوگا اگرچہ اندر اپنے گھر کے کیون نہو رواہ الترمذی اسی کے لگ بھگ حدیث
ابی برزہ مین نزدیک ابوداؤد کے آیا ہے معاویہ مرفوعا کہتے ہین تو اگر لوگون کی عیب جوئی کریگا
تو اوسکو بگاڑ دیگا یا قریب بگاڑ کے کر دیگا رواہ ابوداؤد فارسی کی مثل ہے عیب مردم نمودن
عیب خود بمردم نمودن سلف ہمیشہ عیوب اپنے نفس کے تلاش کرتے تھے نہ غیر کے اسکو ہنر
جانتے تھے اوسکو عیب سمجھتے تھے پہلے انسان آپکو تو بے عیب ثابت کرلے پھر کسی دوسرے کا عیب
دیکھے ؎

خواہی کہ عیب ہائے تو بر تو شود عیان		بگذر ز منافقانہ نشین در کمین خویش	=

میںنے ایک شخص کو دیکھا کہ ہمیشہ سارے جہان کی بدگوئی مین رہتا تھا اپنے بیگانون کا شکوہ کرنا

اوسکی عادت تھی کہ فلان نے ہم سے یہہ کہا فلان نے ہمکو یہہ سنایا فلان سے ہمکو یہہ ایذا پہونچی مگر کبھی یہہ نہ سنا کہ ہمنے بھی کسیکو سنایا تہا یا اوسکا حق شرعی وعرفی ادا نہ کیا تہا اسلیے اسکی طرف سے یہہ ایذا و بدگمانی ہوئی اللھم احفظنا وبصرنا بعیوبنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ۔

بیان قائم کرنے حدود کا

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے قائم ہونا کسی حد کا زمین میں بہتر ہے واسطے زمین والوں کے تیس دن کے مینہ سے دوسری روایت میں چالیس راتیں آئی ہیں نسائی نے اس حدیث کو موقوفاً بھی روایت کیا ہے عبادہ بن صامت مرفوعاً کہتے ہیں تم قائم کرو حدود کو قریب و بعید پر یعنی خویش و بیگانہ پر نہ پکڑے تمکو راہ خدا میں ملامت کسی ملامتگر کی رواہ ابن ماجۃ مراد یہی حد زنا حد سرقہ حد شرب حد لواطت حد قتل وغیرہ ہیں جس کسی سے یہہ گناہ ہوں خواہ وہ اپنا ہو یا غیر اوپر حد واجب شرعی جاری کرنا موجب رحمت خدا کا ہے جب بسبب رشتہ داری کے چشم پوشی کی تو سمجھو کہ آخرت بگڑ گئی عائشہ کی حدیث میں قصہ زن مخزومیہ کا آیا ہے کہ جب اسامہ بن زید نے اوسکے لیے سفارش کی کہ اوسکا ہاتھہ کاٹنا بجا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو شفاعت کرتا ہے ایک حد میں حدود خدا سے پھر حکم دیا کہ اوسکا ہاتھہ کاٹا گیا پھر فرمایا اگلے لوگ جو تمسے پہلے تھے وہ اسیطرح پر ہلاک ہوئے کہ جب کسی شریف نے چوری کی تو اوسکو چھوڑ دیا جب کسی ضعیف نے چوری کی تو اوپر حد قائم کی قسم ہے خدا کی اگر میری بیٹی چوری کرے تو میں اوسکا ہاتھہ بھی کاٹ ڈالوں رواہ البخاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یوں فرماتے ہیں تیمان امراء رؤسا کے گھر رات دن زناکاری شراب خواری کا بیل چلا کرتا ہے ہزار بار مستحق رجم کے ہوتے ہیں جو تیمان کہانے کا کام کیا کرتے ہیں مجلسوں میں بیٹھکر حیا شی پر فخر کیا کرتے ہیں مرد علیحدہ بڑ مارتے ہیں عورتیں علیحدہ اپنے فحش کا ذکر کرتی ہیں کہلم کہلا یار عاشق

موجود ہوتے ہین نہ کوئی حد قائم ہوتی ہے نہ کسیطرح کی تعزیر یہہ سب باتین کے مسلمان ہیر نہ ایمان کے ہ

بیان ترک شراب خواری کا

حدیث ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین پیوگا کوئی بندہ میرے بندون مین سے پیالہ شراب کا میرے ڈر سے لیکن پلاؤنگا مین اوسکو خضیرۃ القدس سے رواہ احمد انس کا لفظ مرفوع یون ہے اللہ تعالے کہتا ہے جسنے ترک کیا شراب کو اور وہ قدرت رکھتا ہے اور پلاؤنگا مین اوسکو خضیرۃ القدس سے رواہ الدارمی یعنی شراب طہور جنت کی اللہ ہمارے رفقا اسحاب اخوان کا رسالہ بشارۃ الفساق مین لکھا گیا ہے مدمن خمر کو مثل بت پرست کے فرمایا ہے شراب کو اوسنے دور خیون کا پیب لہو ملایا جاویگا سچ ہے اسکی یہی قدر چاہیے ہ

بیان حفظ شرمگاہ کا

یہہ حفظ مسلمانون کو چیزون کے ہے خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضمانت جنت کی دی ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ رقت رہا کرے ایمان زانی کا جدا ہو جاتا ہے رواہ الخاری ہے شبہ نامحرم عورت سے مزہ اوڑانا بے ایمانی ہوتی ہے اور محرم مرد سے مسا ایمان کا برباد کرنا ہوتا ہے دوسری روایت مین یون ہے کہ جیسے زنا کیا اوسنے رسی اسلام کی اپنے گلے سے نکال ڈالی ہان اگر توبہ کریگا تو اللہ قبول کرنیوالا ہے معلوم ہوا کہ زانی جبتک نائب مسلمان کامل نہین رہتا ہے زانیہ کی دعا قبول نہین ہوتی ہے زنا کو قرآن پاک مین بیراہ شرک کے ذکر کیا ہے ابن عباس کی حدیث مین آیا ہے اے جوانو قریش کے تم نگاہ رکھو اپنی شرمگاہ کو زنا کرو جسنے میرا اپنے ستر کو اوسکے لیے جنت ہے رواہ الحاکم سہل بن سعد کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو کوئی ضامن ہو میرے لیے اوس چیز کا جو دو یان اوسکے دونون جبڑون اور دونون پاؤن کے

ہے مین ضامن ہوتا ہون اوسکے لئے جنت کا رواہ البخاری مراد زبان وشرم ہے یعنی جو گناہ زبان وشرمگاہ سے ہوتے ہین اونسے بچنا موجب ہے دخول جنت کا یہہ مضمون اور بہت حدیثون مین بھی آیا ہے فساق کی بد اقبالی کو تو دیکھو کہ ایسا ضامن ملے پھر بھی یہہ جہنم ہی کو اپنے لئے پسند کرین جنت پر لات ماریں انا للہ سچ ہے کل میسر لما خلق ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند	میل او اندر دلش انداختند

بیان عفو قتل وغیرہ کا

حدیث عدی بن ثابت مین مرفوعاً آیا ہے جسنے تصدق کیا کوئی خون یا کم اوس سے تو یہہ کفارہ ہوگا اوسکا روز ولادت سے روز تصدق تک رواہ ابو یعلی معلوم ہوا کہ خون بخشنے کا بڑا اجر ہے امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے قاتل کو نہ بتایا مرزا مظہر جانجانان نے اپنا خون معاف فرمایا ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین تین خصلتین ہین جس کسی شخص مین وہ ہونگی اوسکا حساب آسان ہوگا اللہ اپنی رحمت سے اوسکو جنت مین لیجاویگا کہا کیا فرمایا دے تو اوسکو جو تجھکو نہ دے قتل تو اوس سے جو تجھ سے نہ ملے عفو کر تو ظالم سے تب تو یہہ کام کریگا تو جنت مین جاویگا رواہ البزار والحاکم بنحوہ عائشہ کی کوئی چیز چوری گئی تھی یہہ چور کو بد دعا دینے لگین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو عقاب کو اوس سے کم کر تیرا اجر آخرت مین اس بد دعا سے گھٹ جاویگا معلوم ہوا کہ صبر یا عفو عمدہ چیز ہے بد دعا کرنے سے مظلوم کا اجر ظالم کا گناہ مٹ جاتا یا گھٹ جاتا ہے ظلم کا بدلا یہی بد دعا ہو جاتی ہے ستم رسیدہ آخرت مین خالی ہاتھ رہجاتا ہے ؎

کتاب البر والصلۃ

بیان ماں باپ سے نیکی کرنیکا

ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے فرمایا
وقت پر نماز پڑھنا کہا پھر کونسا کام فرمایا ماں باپ سے نیکی کرنا کہا پھر کیا فرمایا راہ خدا مین جہاد
کرنا رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ بر والدین جہاد سے بھی بہتر ہے اس سے بڑھکر اگر کچھ ہے تو
یہی نماز پڑھنا ہے اول وقت پر کیونکہ بیوقت کی نماز منافق کی نماز ہوتی ہے ابن عمرو کہتے ہین
ایک آدمی نے آکر اجازت جہاد کی چاہی فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہین کہا ہان فرمایا تو انہی
مین جہاد کر رواہ الشیخان یعنی بڑا جہاد تیرا یہ ہے کہ تو انکی خدمت مین کوشش بجالاوے
روایت مین ذکر ہجرت و جہاد کا آیا ہے پھر فرمایا تو اپنے والدین کے پاس جا اونسے اچھا برتاؤ
کر رواہ مسلم تیسری روایت یون ہے کہ اوسنے کہا مین بیعت ہجرت کو آیا ہون ماں باپ
کو روتا چھوڑ آیا ہون فرمایا تو اونکو جاکر ہنسا جسطرح کہ اونکو تو نے رولایا ہے رواہ ابو داؤد
انس کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا مین جہاد کرنا چاہتا ہون لیکن طاقت نہین رکھتا فرمایا تیرے
ماں باپ مین کوئی باقی ہے کہا ہان میری ماں ہے فرمایا اوسکے ساتھ راہ خدا مین نیکی کر جسطرح
یہ کام کریگا تو تو حاجی معتمر مجاہد ٹھیرجاویگا رواہ ابو یعلی والطبرانی فیہما واسنادہما
جید ابو امامہ کا لفظ یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا ماں باپ کا حق اولاد پر کیا ہے فرمایا وہ تیرے
بہشت و دوزخ ہین رواہ ابن ماجۃ معاویہ کہتے ہین جاہمہ نے آکر کہا مین جہاد کیا چاہتا
ہون آپسے مشورہ پوچھتا ہون فرمایا تیری ماں ہے کہا ہان فرمایا اوسکے پاس رہ جنت تیرے
اوسکے پاؤن کے ہے رواہ النسائی طبرانی کا لفظ باسناد جید یون ہے کہ ماں باپ دونون
کو پوچھا پھر فرمایا الزمہما فان الجنۃ تحت ارجلہما ابو الدرداء سے کسی نے پوچھا کہ میری
عورت ہے میری ماں کہتی ہے کہ اوسکو طلاق دیدے انہون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے فرماتے تھے والد اوسط ابواب جنت ہے چاہے تو اس باب کو ضائع
کر یا نگاہ رکھ رواہ الترمذی یعنی باپ بہشت کا باب ہے اسیطرح ماں بھی دوسری روایت
مین بجاے ماں کے باپ بھی آیا ہے ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر اوسنے طلاق

دیدی معلوم ہوا کہ مرد پر ماں باپ سے زیادہ کسی کا حق اطاعت نہین ہے جسطرح عورت پر شوہر سے زیادہ کسیکا حق نہین ہوتا ہے ابن عمر اپنی بی بی کو چاہتے تھے عمر نے کہا اسکو چھوڑ دے نہ مانا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تو فرمایا طلاق دے اوسکو رواہ ابوداؤد حدیث انس بن مالک مین مرفوعاً آیا ہے کہ مجھ سے فرمایا جسکو یہہ بات خوش آوے کہ اوسکی عمر بڑھے رزق زیادہ ہو تو وہ ماں باپ سے سلوک کرے صلہ رحم بجالائے رواہ احمد انگلستان مین آجکل عمر کا بڑھانا پایا جاتا ہے حالانکہ بے وستار نہ ہوتا ہے یہہ بیا حدیث صادق مصدوق کا ہے سو جس کسیکو عمر و رزق کی افزائش منظور ہو وہ یہہ کام کرے ہمنے اسکو آزمالیا ہے تمہارا جی چاہے تو تم بھی آزمالو معاذ بن انس کی روایت مرفوع مین باپ والدین کو یہہ دعا دی ہے طوبیٰ لہ زاد اللہ فی عمرہ رواہ الحاکم یہہ اوسکی دعا ہے جسکی دعا کبھی رد نہو تو بان کا لفظ مرفوع یون ہے نہین پھر تی تقدیر کو مگر دعا نہین بڑھاتی عمر کو مگر نیکی رواہ ابن حبان یہی مضمون حدیث سلمان مین مرفوعاً ترمذی کے بھی آیا ہے ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ خاک پڑے اوسکی ناک پر یہہ کلمہ دو بار فرمایا کہا لے رسول خدا کسکی ناک پر فرمایا اوس شخص کی ناک پر جسنے پایا ماں باپ یا ایک کو ان دونون مین سے نہ دو یکے بڑھاپے کے پھر جنت مین نہ گیا رواہ مسلم تین پانچ برس کا تھا جب میرے باپ مر گئے ماں کو بڑھاپے تک پایا وہ مجھ سے راضی گئین اللہ مجھکو بخشے اونکو جنت الفردوس دے اللھم آمین دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعاً یہہ ہے ایک آدمی نے کہا لے رسول خدا کون سب سے زیادہ حقدار اچھے برتاؤ کا ہے فرمایا ماں تیری کہا پھر کون فرمایا تیری ماں کہا پھر کون فرمایا وہی ماں تیری کہا پھر کون فرمایا باپ تیرا رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ ماں کا حق باپ سے تین گنا ہے وللہ الحمد اسماء بنت ابی بکر کی ماں مشرک تھین فرمایا اپنی ماں سے صلہ رحم کر رواہ الشیخان یہہ اسلئے کہ حق والدین کا اولاد پر بہت بڑا ہوتا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے رضامندی اللہ کی باپ کی رضامندی مین ہے ناراضگی اللہ کی باپ کی ناراضگی مین ہے رواہ الترمذی و رجح وقفہ وابن حبان طبرانی کا لفظ حدیث ابی ہریرہ سے

یہ ہے کہ طاعت خدا کی طاعت ہے والدین کی معصیت خدا کی معصیت ہے والدین کی بیزاری کا
لفظ ابن عمر یا ابن عمرو سے یوں ہے کہ رضا خدا کی رضائے والدین مین ہوتی ہے غصہ خدا کا
والدین کے غصے مین ہوتا ہے ابن عمر کہتے ہین ایک آدمی آیا اوسنے کہا مینے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے
میری توبہ ہو سکتی ہے فرمایا تیری ماں ہے کہا نہین فرمایا خالہ ہے کہا ہان فرمایا اوسی سے سلوک
کر رواہ الترمذی مالک بن ربیعہ کا لفظ یہ ہے ایک آدمی نے آکر کہا کوئی نیکی ان باپ سے
کرنا بعد اونکی موت کے باقی ہے فرمایا ہان نماز پڑھنا اونپر استغفار کرنا اونکے لئے پورا کرنا اونکے
عہد کا بعد اونکے صلہ رحم کرنا خاص اونکے سبب سے اکرام کرنا اونکے دوست کا رواہ ابو داؤد
ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اوسنے کہا ما اکثر ھذا یا رسول اللہ واطیبہ
فرمایا فاعمل بہ ابن عمر کو ایک گنوار ملکے کے رستے مین ملا اوسنے سلام کیا انھون نے اوسکو اپنی
سواری کے گدہے پر سوار کر لیا اپنے سر کا عمامہ اوسکو دیا ابن دینار نے کہا یہ لوگ گنوار ہین
تھوڑی سی چیز پر خوش ہو جاتے ہین ابن عمر نے کہا اسکا باپ عمر بن خطاب کا دوست تھا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے بڑی نیکو کاری یہ ہے کہ اولاد باپ کے
دوستون سے نیکی کرے سلوک سے پیش آوے رواہ مسلم ابی برزہ کہتے ہین مین مدینہ مین
آیا میرے پاس ابن عمر آئے کہا تو نے جانا کہ مین کیون آیا ہون کہا نہین کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنے باپ کا صلہ رحم قبر مین کرے تو اخوان پدر
سے بعد پدر کے صلہ کرتا ہے تو میرے باپ اور تیرے بھائی سے دوستی تھی مین نے چاہا کہ مین
اوسکا صلہ کرون رواہ ابن حبان ایک وہ لوگ تھے جو ماں باپ کے ملنے والون سے ملنے کا
رسم رکھتے محبت کرتے تھے ایک یہ لوگ ہین جو ماں باپ کو رات دن برا کہنے کو رستے کاٹتے ہین یہ
اونکے دوستون سے کیا خاک سلوک کرینگے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ یہ بھی معلوم
ہوا کہ صلہ کچھ دینے لینے ہی کا نام نہین ہے بشاشت سے ملنا خوش خوئی سے پیش آنا اپنے بزرگون
کے ملنے والون کا اکرام کرنا یہ سب داخل صلہ رحم ہے ۔

بیان صلہ رحم کا یعنی سلوک کرنیکا ناتے والونسے

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ و یوم آخر پر اوسکو چاہیئے کہ وہ صلہ رحم کرے مہمان کا اکرام کرے اچھی بات کہے ورنہ چپ رہے رواہ الشیخان دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جس کسیکو یہہ بات خوش آوے کہ اوسکے رزق مین کشادگی ہو اوسکی عمر زیادہ ہو وہ صلہ رحم کرے رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ یون ہے تم سیکھو اپنے نسب جسکے سبب سے صلہ رحم کرو صلہ رحم کرنا محبت ہے اہل مین زیادتی ہے مال مین زیادتی ہے عمر مین علی مرتضیٰ نے مرفوعاً کہا ہے جسکو یہہ بات خوش آوے کہ اوسکی عمر بڑہے رزق کشادہ ہو بری موت دور ہو وہ اللہ سے ڈرے صلہ رحم کرے اسکو عبداللہ بن امام احمد نے زوائد مسند مین روایت کیا ہے و رواہ البزار ایضاً یہی مضمون حدیث ابن عباس مین نزدیک حاکم کے مرفوعاً توریت سے بھی آیا ہے ایک مرد خثعمی کی حدیث مرفوع مین صلہ رحم کو بعد ایمان کے احب اعمال الی اللہ قطیعت رحم کو بعد اشراک باللہ کے ابغض اعمال الی اللہ ٹھیرایا ہے رواہ ابو یعلی ابو ایوب کہتے ہین سفر مین ایک اعرابی نے باگ ناقہ کی پکڑ کے کہا اے رسول خدا وہ کام بتاؤ جو جنت سے نزدیک دوزخ سے دور کردے فرمایا عبادت کر خدا کی کسی چیز کو شریک اوسکا نکر نماز پڑہ زکوۃ دے صلہ رحم کر ناقہ کی باگ چھوڑ دے دوسری روایت مین ہے کہ جب وہ چلدیا تو فرمایا اگر یہہ یون ہی کریگا جیسا مینے اسکو حکم دیا ہے تو جنت مین جاویگا رواہ الشیخان عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے صلہ رحم حسن ہمسایگی حسن خلق گھر دنکو آباد عمر دنکو زیادہ کرتے ہین رواہ احمد دوسرا لفظ انکا یہہ ہے رحم لٹکا ہوا ہے عرش سے کہتا ہے جسنے ملایا مجھکو ملاویگا اوسکو اللہ جسنے کاٹا مجھکو کاٹیگا اوسکو اللہ رواہ الشیخان یہہ مضمون کئی لفظ سے کئی حدیثون مین آیا ہے قرآن مین فرمایا ہے فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم معلوم ہوا کہ فساد فی الارض مین کاٹنا رحم کا موجب لعنت و کوری باطن ہے ابن ماجہ

کا لفظ مرفوع یہ ہے واصل وہ نہین ہے جو مکافی ہے بلکہ وہ ہے کہ جب تو قطع رحم کرے تو وہ اوسکو وصل کرے رواہ البخاری حدیث ام کلثوم بنت عقبہ مین مرفوعاً آیا ہے افضل صدقہ وہ ہے جو ذی رحم دشمن کو دیا جاتا ہے رواہ ابن خزیمۃ ابوبکرہ کی حدیث مین آیا کوئی گناہ نہین جسکی سزا دنیا مین جلد ملے مگر بغی و قطع رحم رواہ الترمذی طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ والے فاجر ہوتے ہین مگر جبکہ وہ صلہ رحم کرتے ہین تو اونکا مال اونکی تعداد بڑہتی ہے صلہ رحم کرنے والے محتاج نہین رہتے اتنے صلہ رحم کس سے کرے اسکا بیان تعلاع ذات البین مین لکھا گیا ہے ؛

بیان کفالت یتیم کا شفقت کرنیکا رانڈ پر مسکین پر

سہل بن سعد کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے مین اور کفیل یتیم کا جنت مین ہونگے یون پہر سبابہ و وسطی سے اشارہ کیا رواہ البخاری دوسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے کہ وہ یتیم اسکا ہو یا غیر کا رواہ مسلم ابن عباس نے مرفوعاً یون کہا ہے جسنے لیا کوئی یتیم مسلمانون مین سے اپنے کھانے پینے کیطرف داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین البتہ مگر یہ کہ کوئی ایسا گناہ کیا ہو کہ وہ بخشا نہ جاوے رواہ الترمذی حدیث مرفوع ابوموسیٰ مین آیا ہے جس قوم کی رکابی پر یتیم ہوتا ہے شیطان اوس سے قریب نہین ہوتا اس حدیث غریب کو طبرانی و اصبہانی نے روایت کیا ہے عوف بن مالک کا لفظ مرفوع یون ہے جو عورت رانڈ ہوئی اور وہ صاحب منصب و جمال تھی اوسنے اپنی جان کو اپنے یتیمون پر روکا یہانتک کہ وہ اوس سے جدا ہون یا مرجاوین تو مین اور وہ دونون جنت مین ہونگے اسطرح جیسے سبابہ و وسطی ہے رواہ ابوداؤد مراد یہ ہے کہ بسبب پرورش یتیمون کے نکاح نہ کیا عفت سے رہی ہم دو بہائی تین خواہر یتیم تھے ہماری مان نے ہمکو پالا نکاح ثانی نہ کیا اللہ اسکا اجر اونکو بہرپور دے اللھم آمین ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے مین سب سے پہلے دروازہ جنت کا کھولونگا دیکھونگا ایک

عورت مجھ سے آگے جاتی ہے مین کہون گا تو کون ہے وہ کہیگی مین وہ عورت ہون کہ یتیمون پر بیٹھہ رہی تھی رواہ ابو یعلی ابو امامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی کسی یتیم کے سر پر ہاتھہ پھیرتا ہے نہین پھیرتا مگر اللہ کے لیئے تو اوسکو ہر بال پر حسنات ملتے ہین ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا کہ میرا دل بہت سخت ہے فرمایا تو یتیم کے سر پر ہاتھہ پھیر مسکین کو کھانا کھلا رواہ احمد

بیان ملاقات کرنیکا اخوان صالحین سے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ایک آدمی کسی گاؤن کو ایک اپنے بھائی سے ملنے چلا اللہ نے اوسکے رستہ پر ایک فرشتہ کو بٹھایا اوسنے کہا تو کہان جاتا ہے کہا اس گاؤن مین ایک میرا بھائی ہے اوسکی ملاقات کو جاتا ہون کہا اوسکا کچھہ تجھپر احسان ہے جسکی بہدرعایت ہے کہا نہین مین اوسکو فقط اللہ کے لیئے چاہتا ہون کہا مین خدا کا قاصد ہون تیری طرف آیا ہون پیغام یہہ ہے کہ اللہ نے تجھکو دوست رکھا جسطرح تونے اوس شخص کو اللہ کے لیئے دوست رکھا ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ کسی عالم متقی خدا پرست سے ملنے کو جانا محض اللہ کے لیئے اللہ کا دوستدار بنتا ہے زہے نصیب دوسرا لفظ انکا یہہ ہے جسنے عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی بھائی کی اللہ کے لیئے تو ایک منادی پکارتا ہے کہ تو بھی اچھا رہا تیرا چلنا بھی اچھا ہوا تونے جنت مین اپنا گھر بنا لیا رواہ الترمذی معاذ بن جبل کی حدیث مین آیا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واجب ہوگئی محبت میری اونکے لیئے جو میرے سبب سے آپسمین محبت رکھتے ہین باہم اوٹھتے بیٹھتے ہین ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہین میری راہ مین خرچ اوٹھاتے ہین رواہ مالک ؒ

بیان اکرام مہمان کا

اوپر گزر چکا کہ جسکو ایمان ہے خدا و یوم آخر پر وہ مہمان کا اکرام کرے رواہ الشیخان عن

ابی ھریرۃ مرفوعاً ابن عمرو سے فرمایا تیرے مہمان کا تجھپر حق ہے اسکو حدیث رواہ الشیخان حدیث ابی ہریرہ مین قصتاً ایک انصاری کا آیا ہے کہ اوسنے بچونکا کہانا چراغ گل کرکے مہمان کو کہلا دیا بچون کو بہلا دیا خود بھوکا رہا صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے تمہارے اس کام پر تعجب کیا رواہ الشیخان بطولہ اسی پر یہ آیت اوترے ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ رواہ مسلم وغیرہ ۵

بزرگان مسافر بجان پرورند	کہ نام نکوشان بعالم برند

ابی شریح کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ مہمانی تین دن ہے پھر بعد اوسکے صدقہ ہے مہمان کو درست نہین کہ اس سے زیادہ نزدیک میزبان کے ٹہرے اوسکو تنگ کرے رواہ الشیخان یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک احمد و ابو یعلی کے بھی آیا ہے دوسری روایت مین یون ہے کہ جس قوم مین مہمان محرومی سے صبح کرے تو اوسکو پہونچتا ہے کہ بقدر اپنی مہمانی کے لیلے کچھ حق نہین ہے رواہ احمد یہ اوس مہمان کے واسطے ہے جو حاجتمند فاقہ مست ہے مقدام بن معدیکرب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مہمان کی رات ہر مسلمان پر حق ہے جسکے گھر کسی نے صبح کی اوسپر اوسکا اودھار ہے چاہے دے یا نہ دے رواہ ابو داؤد ۵

بیان پھلدار درخت لگانیکا

جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت مگر جو کچھ اوس درخت سے کہایا جاویگا وہ صدقہ ہے جو کچھ چوری جاویگا وہ صدقہ ہے جو کچھ کوئی اوسمین سے لے لیگا وہ صدقہ ہے قیامت تک دوسری روایت یون ہے کہ جو آدمی یا جانور یا پرندہ اوس مین سے کہاویگا وہ سب قیامت تک صدقہ ہے تیسری روایت مین یون آیا ہے کہ جسنے کوئی چیز کاشت کی اب جو کوئی آدمی یا جانور کچھ اوس سے کہاویگا وہ اوسکے لئے صدقہ ہوگا رواہ مسلم یہی مضمون غرس و زرع کا حدیث انس مین بھی مرفوعاً صحیحین مین

آیا ہے منجملہ ان سات چیزون کے جنکا اجر بعد مرنے کے جاری رہتا ہے ایک لگانا درخت کا بھی ہے اسکو بزار و ابو نعیم و بیہقی نے انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اسلیئے چار دیواری باغ کا درونہ بند رکھنا تاکہ کوئی محتاج بھوکا نہ آسکے کچھ نہ کھاسکے منع ہے ؛

بیان جود و سخا کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے جاہل سخی محبوب تر ہے خدا کو عابد بخیل سے رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ مومن فریب کھانیوالا اور کریم ہوتا ہے فاجر دھوکا دینے والا اور لئیم ہوتا ہے تیسرا لفظ یہ ہے کہ جب تمہارے امیر اچھے ہون تمہارے آسودہ لوگ سخی ہون تمہارا کام مشورہ سے ہو تو پشت زمین تمہارے لیے شکم زمین سے بہتر ہے اور جب تمہارے امیر بد ہون تمہارے اغنیا بخیل ہون تمہارے کام عورتون کے حوالہ ہون تو شکم زمین بہتر ہے تمہارے لیے پشت زمین سے رواہ الترمذی حسن کا لفظ مرسلاً یہ ہے جب اللہ کسی قوم سے بہتری کا ارادہ کرتا ہے تو حکمار کو والی کرتا ہے مال پاس سحار یعنی اسخیار کے رکھتا ہے جب کسی قوم سے ارادہ شر کا کرتا ہے تو سفہار کو اونکا امیر بناتا ہے مال پاس بخیلون کے رکھتا ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ؛

بیان قضا حوائج مسلمین کا مسلمانونکے دلکو خوش کرنیکا

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی ہوتا ہے کام مین اپنے بھائی کے اللہ اوسکے کام مین ہوتا ہے جو کوئی دور کرتا ہے کسی مسلمان سے کسی سختی کو دور کریگا اللہ اوسکی سختی کو دن قیامت کے رواہ البیہقی رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے جو کوئی چلا ہمراہ کسی مظلوم کے یہانتک کہ ثابت کیا حق اوسکا تو ثابت رکھیگا اللہ پاؤن اوسکے پل صراط پر جس دن کہ قدم لڑکھڑائینگے اس زیادت کو ابن ابی الدنیا و اصفہانی نے بھی روایت کیا ہے دوسرا لفظ مرفوع ابن عمر کا یہ ہے

اللہ کی کچھ قومیں ہیں جنکو خدا نے خاص کیا ہے ساتھ نعمتوں کے واسطے منافع عباد کے اللہ
اوسکو اوس نعمت میں رکھتا ہے جب تک کہ وہ اوسکو خرچ کئے جاتے ہیں جب روک دیتے ہیں تو
اللہ بھی اوس نعمت کو اونسے پھیر لیتا ہے اونکے غیر کو حوالہ فرماتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا
والطبرانی فی الکبیر والاوسط ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے نہیں کوئی بندہ جسکو خدا نے
کوئی نعمت دی پورا کیا اوس نعمت کو اوس پر پھر لوگوں کی حاجتیں اوسکی طرف لگاتیں وہ نہ
رک گیا تو اوسنے گویا اوس نعمت کو زوال کے لئے پیش کیا رواہ الطبرانی ایک بزرگ نے
حدیث میں میرا حال سنکر مجھ سے کہا من نعم اللہ علیہ حوائج الناس الیہ یہ بھی ابن عباس
سے مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی چلتا ہے کام میں اپنے بھائی کے یہ بہتر ہے اوسکے لئے دس برس
کے اعتکاف سے جسنے ایک دن اعتکاف کیا اللہ کے لئے کریگا اللہ درمیان اوسکے اور دوزخ
کے تین خندق ہر خندق دور تر ہوگا مشرق مغرب سے رواہ الطبرانی حاکم کا لفظ
یہ ہے اگر کوئی تم میں ہمراہ اپنے بھائی کے اوسکے کام نکالنے کو چلے تو یہ افضل ہے دو ماہ اعتکاف
کرنے سے میری مسجد میں طبرانی کا لفظ زید بن ثابت سے مرفوعاً یوں ہے اللہ ہمیشہ کام میں
ہے بندے کے جب تک کہ بندہ کام میں ہے اپنے بھائی کے ابو موسیٰ کہتے ہیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر مسلمان پر صدقہ ہے کہا گیا اگر نہ پاوے فرمایا اپنے ہاتھ
سے کام کرے اپنی جان کو نفع دے خیرات کرے کہا اگر کچھ بھی نہ کر سکے فرمایا کسی حاجتمند کی مدد
کرے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے فرمایا امر بمعروف وغیرہ کرے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے فرمایا شر سے باز رہے
کہ یہ بھی ایک طرح کا صدقہ ہے رواہ الشیخان عائشہ کی حدیث مرفوع یہ ہے جو کوئی وسیلہ
یعنی وسیلہ ہے اپنے بھائی مسلمان کا طرف بادشاہ کے کسی نیکی کے پہونچانے یا کسی مشکل کے
آسان کرنے میں تو اعانت کریگا اللہ اوسکی گزرنے پر پل صراط کے دن قیامت کو وقت ڈگمگانے
قدموں کے رواہ ابن حبان انس مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی ملتا ہے اپنے بھائی مسلمان سے
محبوب بات لیکر جس سے اوسکو خوش کریگا اوسکو اللہ دن قیامت کے رواہ الطبرانی

غرضکہ اعانت کسی مسلمان بھائی کی کسیطرح پر ہو درم یا قلم یا قدم سے اجر کثیر رکھتی ہے گو شفاعت اوسکی اثر کرے یا نکرے ایک عالم نے اس باب مین ایک چہل حدیث جمع کی ہے وللہ الحمد ؛

کتاب الادب وغیرہ

بیان شرم وحیا کا

ابن عمر کہتے ہین گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرد انصاری پر وہ نصیحت کرتا تھا اپنے بھائی کو مقدمۂ حیا مین فرمایا چھوڑ دے اسکو حیا ایمان ہے رواہ الشیخان عمران بن حصین کا لفظ مرفوع یہہ ہے حیا نہین لاتی مگر خیر رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ حیا بالکل خیر ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یون ہے کہ ایمان کچھ اوپر ستر شعبے ہے افضل شعبہ کہنا ہے لا الہ الا اللہ کا ادنی شعبہ دور کرنا ہے ایذا کی چیز کا راہ سے حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا رواہ الشیخان معلوم ہوا جسکو حیا نہین ہوتی ہے اوسکا ایمان ناقص ہوتا ہے بیحیا لوگ اکثر بے ایمان ہوتے ہین دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ حیا ایمان ہے ایمان جنت مین ہے بدزبانی جفا ہے جفا دوزخ مین ہے رواہ الترمذی ابوامامہ مرفوعاً کہتے ہین شرم وحیا ایمان ہے بدزبانی وبیان دو شعبے ہین نفاق کے رواہ الترمذی عمی یہہ ہے کہ بات کرنے مین عاجز ہو بیان یہہ ہے کہ زبان خوب چلے عائشہ سے فرمایا حیا اگر کوئی آدمی ہوتا تو ایک مرد صالح ہوتا فحش اگر آدمی ہوتا تو برا آدمی ہوتا رواہ الطبرانی فیہما زید بن طلحہ مرفوعاً کہتے ہین ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اسلام کا خلق حیا ہے رواہ مالک انس کا لفظ یہہ ہے نہین ہوتا فحش کسی چیز مین مگر عیب دار کر دیتا ہے اوسکو نہین ہوتی حیا کسی شے مین مگر زینت دار کر دیتی ہے اوسکو رواہ الترمذی ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے حیا وایمان کا ساتھ ہے جب ایک چیز گئی تو دوسری بھی اٹھ گئی رواہ الحاکم ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے تم شرماؤ خدا سے حق شرمانے کا کہا اے نبی اللہ

ہم شرماتے ہین والحمد للہ فرمایا یہ بات نہین ہے حیا اللہ سے حق حیا یہ ہے کہ نگاہ رکھے تو سر کو
اور جو اوسنے یاد کیا ہے حفظ کرے تو شکم کا اور جو اوسنے جمع کیا ہے یاد کرے تو موت و بوسیدگی
کو جو کوئی ارادہ کرتا ہے آخرت کا وہ چھوڑ دیتا ہے زینت دنیا کو جسنے یہ کام کئے اوسنے پوری
شرم کی اللہ سے رواہ الترمذی ۔

بیان حسن خلق کا

حدیث نواس بن سمعان مین حسن خلق کو نیکی تعبیر کیا ہے رواہ مسلم ابن عمرو مرفوعاً کہتے ہین بہتر
لوگ تم مین وہ ہین جنکے اخلاق بہت اچھے ہین رواہ الشیخان ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے
کوئی چیز ترازو مین دن قیامت کے حسن خلق سے زیادہ بھاری نہین ہے اللہ دشمن رکھتا ہے بدگو
بدزبان کو رواہ الترمذی ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا
گیا کون چیز لوگون کو جنت مین بہت لیجاتی ہے فرمایا ڈر اللہ کا اور حسن خلق پوچھا کون چیز دوزخ
مین بہت داخل کرتی ہے فرمایا زبان و شرم گاہ رواہ الترمذی عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے
بڑے کامل ایمان میں وہ مومن ہین جنکا خلق بہت اچھا ہے اپنے اہل پر بہت مہربان ہین رواہ
الترمذی دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ مومن حسن خلق کے سبب سے درجہ صائم قائم کا پالیتا ہے
رواہ ابو داؤد ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ پہونچا دیتا ہے بندے کو بسبب حسن خلق کے
درجہ صوم و صلوٰۃ کو رواہ الحاکم انس کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ آدمی اپنے حسن
خلق سے بڑے درجے آخرت کو شریف منزلت کو پہونچتا ہے اور وہ ضعیف العبادۃ ہے بدخلقی سے
اسفل درجۂ جہنم کو پہونچ جاتا ہے صفوان بن سلیم مرفوعاً کہتے ہین مین تمکو ایک عمل آسان بتاتا
بدن پر نہ تباؤن چپ رہنا حسن خلق کرنا رواہ ابن ابی الدنیا ابو العلاء بن الشخیر کہتے ہین ایک
آدمی نے سامنے آکر کہا اے رسول خدا کون عمل افضل ہے فرمایا حسن خلق پھر بائین طرف سے آکر
یہی پوچھا فرمایا حسن خلق پھر پیچھے سے آکر یہی پوچھا ملتفت ہو کر فرمایا تجھکو کیا ہوا ہے کہ تو نہین سمجھتا

حسن خلق یہہ ہے کہ تو غصہ نکرا گر تجہہ سے ہوسکے رواہ محمد بن نصر المروزی حدیث ابو امامہ
مین آیا ہے مین ضامن ہون گہر کا گرد جنت کے واسطے اوس شخص کے جو جہگڑا کرنا چہوڑ دے گو حق
پر ہو وسط جنت مین اوسکے لئے جسنے جہوٹ بولنا ترک کردیا اگرچہ ہنسی دل لگی سے ہو اعلا جنت مین
اوسکے لئے جسنے اپنے خلق کو درست کیا ہے رواہ ابو داؤد جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے بہت محبوب
بہت قریب میری مجلس سے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا جسکے اخلاق حسن ہین الحدیث رواہ ابو حاتم
اسی مضمون کو ابن حبان نے بہی ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے انس کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات ابوذر سے ہوئی فرمایا کیا مین تجہکو دو خصلتین ایسی نہ بتاؤن جو
پشت پر سبک ترازو مین اپنے غیر سے زیادہ بہاری ہین کہا ہان فرمایا تو لازم پکڑ حسن خلق طول
خاموشی کو قسم ہے خدا کی نہین عمل کیا خلائق نے مثل ان دونون کے رواہ ابو یعلی ابو ہریرہ کہتے
ہین آپنے فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تمکو کہ تم مین کون آدمی بہت بہتر ہے کہا ہان فرمایا جسکی عمر بڑی ہو خلق
اچہا ہو رواہ ابن حبان اسامہ بن شریک کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بہت محبوب خدا کو بندون مین
وہ ہے جسکا خلق بہت اچہا ہے رواہ ابن حبان دوسری روایت یون ہے پوچہا سب سے بہتر آدمی
کو کیا چیز دی گئی ہے فرمایا خلق نیک معاذ بن جبل نے وقت جانے سفر کے وصیت چاہی فرمایا استقامت
کر خلق کو نیک کر رواہ ابن حبان ترمذی کا لفظ ابوذر سے مرفوعاً یون ہے تو ڈرا اللہ سے جہان
کہین تو ہو بدی کے بعد نیکی کر وہ اوسکو مٹا دیگی لوگون سے اچہے خلق کے ساتہہ برتاؤ کر عائشہ کا
لفظ مرفوع یہہ ہے تم سب لوگون کی گنجائش اپنے مال سے نہین کرسکتے ہو لکن کشادہ روئی و حسن
خلق تمہارا اونکی گنجایش کرسکتا ہے رواہ ابو یعلی حدیث ابو ثعلبہ خشنی مین مرفوعاً آیا ہے بہت بدتر خلق
وہ لوگ ہین جو بہت باتین بناتے ہین مونہہ بہر کے بات کرتے ہین زبان درازی کرتے ہین رواہ
احمد معلوم ہوا کہ ایسا آدمی اگر دعوی حسن خلق کا کرے تو صحیح نہین ہے حسن خلق کی علامت قلت
کلام با حیا متحمل ایذا ہونا ہے رافع بن مکیث کا لفظ یہہ ہے کہ حسن خلق افزائش ہے تسور خلق نیکی
ہے نیکی عمر کو بڑہاتی ہے صدقہ بری موت کو دور کرتا ہے رواہ احمد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً

یہ دعا ئی ہے اللھم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق رواہ ابوداؤد

بیان نرمی و دیری و حلم کا

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین اللہ نرم ہے ہر امر مین نرمی کو دوست رکھتا ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ جو نرمی پر دیتا ہے وہ سختی پر نہین دیتا دوسرا لفظ یہ ہے کہ نہین ہوتی نرمی کسی چیز مین مگر زینت دیدیتی ہے اوسکو نہین لے لیجاتی کسی چیز سے مگر عیب لگا دیتی ہے اوسکو رواہ مسلم ابوالدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے جسکو ملا حصہ اوسکا نرمی سے اوسکو ملا حصہ خیر کا جسکو یہ حصہ نہ ملا وہ خیر سے محروم رہا رواہ الترمذی ابوامامہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ دوست رکھتا ہے رفق کو پسند کرتا ہے اوسکو مدد دیتا ہے نرمی پر جو مدد نہین دیتا سختی پر رواہ الطبرانی عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ آپنے فرمایا اے عائشہ نرمی کر اللہ جب کسی گھر والون سے ارادہ بھلائی بہتری کا کرتا ہے تو اوسمین رفق کو داخل کرتا ہے رواہ احمد ابوہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد مین پیشاب کر دیا لوگ اوسکو گھورکے لگے فرمایا کچھ مت کہو ایک ڈول پانی کا بہا دو تم آسانی کرنیوالے بنائے گئے ہو نہ مشکل مین ڈالنے والے رواہ البخاری انس کا لفظ مرفوع یہ ہے تم آسانی کرو مشکل مین نہ ڈالو تفرت نہ دلاؤ رواہ الشیخان ابن مسعود کی حدیث مین فرمایا ہے جہنم حرام ہے ہر شخص ہین لین سہل پر رواہ الترمذی انس ن مالک کا لفظ مرجوع یہ ہے دیری طرف سے اللہ کے ہے شتابی طرف سے شیطان کے اللہ سے زیادہ کوئی عذر قبول کرنیوالا نہین ہے نہ کوئی چیز حمد سے زیادہ اوسکو محبوب ہے رواہ ابویعلی

حمد را با تو نسبتے ست درست		بر در ہر کہ رفت بر در تست	

ابن مسعود کہتے ہین گویا مین دیکھتا ہون طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ حکایت کرتے ہین ایک نبی کی جسکو اونکی قوم نے خون آلودہ کیا تھا وہ چہرہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون رواہ الشیخان ابوہریرہ کا لفظ مرفوع

یہ ہے کہ وہ پہلوان نہین ہے جو کسی شخص کو پچھاڑ دیتا ہے پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصے کیوقت اپنی جبان کو قابو مین رکھتا ہے رواہ الشیخان ؛

بیان کشادہ روئی خوش کلامی کا

حدیث ابو ذر مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو حقیر سمجھ کسی معروف کو یہی سہی کہ تو اپنے بھائی سے بکشادہ روئی ملے رواہ مسلم جابر کا لفظ یہ ہے کہ تو اپنے ڈول سے اوسکے ڈول مین پانی ڈالدے رواہ الترمذی ابو ذر کا لفظ یہ ہے مسکرانا تیرا سامنے تیرے بھائی کے صدقہ ہے واسطے تیرے الحدیث رواہ الترمذی ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ نابینا کی مدد کرنا صدقہ ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کلمہ طیبہ صدقہ ہے یعنی اچھی بات کہنا رواہ الشیخان عدی بن حاتم کا لفظ یہ ہے تم بچو آگ سے آدہی کھجور ہی دیکر یہ بھی نہ ملے تو کوئی اچھی بات کہدو رواہ الشیخان یہ سب الفاظ مرفوعاً آئے ہین ؛

بیان افشاء سلام کا

ابن عمرو نے مرفوعاً کہا ہے کہ بہتر اسلام یہ ہے کہ کھانا کھلاوے ہر شناسا و ناشناسا پر سلام کرے رواہ الشیخان ابو ہریرہ کی حدیث مرفوع یہ ہے کیا مین تمکو ایسی بات نہ بتاؤن جس سے تم آپس مین دوستدار ہوجاؤ تم سلام پھیلایا کرو رواہ مسلم اسی مضمون کو بزار نے ابو الزبیر سے بھی مرفوعاً روایت کیا ہے براء بن عازب کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ تم سلام پھیلاؤ سلامت رہوگے رواہ ابن حبان حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے مسلمان کا حق مسلمان پر یہ ہے کہ سلام کا جواب دے بیمار کی عیادت کرے جنازہ کے ہمراہ جائے دعوت قبول کرے چھینک کا جواب دے رواہ الشیخان یہ پانچ کام ہوئے چھٹا کام نزدیک مسلم کے یہ آیا ہے کہ جب وہ نصیحت چاہے تو اوسکو نصیحت کرے یعنی خیر خواہی کی بات بتاوے ؛

خواہم کہ بآن تازہ گل از روے نصیحت	گویند کہ با ہر خس و خارے ننشیند
لیکن بطریقے کہ ز خاکش نشنیند	بر دامن او ہیچ غبارے ننشیند

ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین قریب تر خدا سے وہ لوگ ہین جو پہلے سلام کرتے ہین رواہ ابو داؤد والترمذی جابر کی حدیث مین فرمایا ہے سوار چلنے والے پر چلنے والا بیٹھے پر سلام کرے جو پہلے سلام کرے وہی افضل ہے رواہ ابن حبان ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ سلام نام ہے اللہ کا اس نام پاک کو اوسنے زمین مین رکھا ہے سو تم اسکو پھیلاؤ احدیث رواہ البزار انس بن مالک نے کہا ہے ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے کوئی درخت آجاتا پھر جب سامنے ہوتے تو بعض ہمارے بعض پر سلام کرتے رواہ الطبرانی حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے ایک آدمی نے آکر کہا السلام علیکم اوسکا جواب دیا پھر آیا اوسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا یہ بیس نیکیان ہوئین تیسرا آیا اوسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا یہ تیس ہوئین رواہ ابو داؤد دوسرا لفظ یہ ہے بڑا عاجز وہ شخص ہے جو دعا مین عاجز ہے بڑا بخیل وہ شخص ہے جو سلام مین بخل کرتا ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط معلوم ہوا کہ سلام کرنا بہت بڑی سنت ہے اسکی جگہ کوئی لفظ قائم مقام نہین ہوسکتا ہے بندگی کہنا قریب کفر ہے باقی الفاظ بدعت ہین ؛

بیان مصافحہ کا

حدیث براء بن عازب مین مرفوعاً آیا ہے نہین ملتے دو مسلمان پر مصافحہ کرتے ہین مگر بخشدیتا ہے اونکو اللہ الگ ہونے سے پہلے رواہ ابو داؤد دوسری روایت مین ذکر حمد و استغفار کرنے کا بھی وقت مصافحہ کے آیا ہے انس کہتے ہین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ملتے مصافحہ کرتے جب سفر سے پھر کر آتے معانقہ کرتے رواہ الطبرانی حدیث مرفوع حذیفہ بن الیمان سے معلوم ہوا کہ جب دو مومن ملتے ہین پھر سلام کرکے ایک دوسرے کا مصافحہ کرتے

مصافحہ کی اصل سلام کی ہے نہی کہ وقت مصافحہ کے ذکر اللہ کا بھی ہے ۱۲

ہاتھہ پکڑ لیتا ہے تو دونون کی خطائین ایسی جھڑ جاتی ہین جیسے درخت کے پتے رواہ الطبرانی فی الاوسط ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے کہ پورا اسلام یہہ ہے کہ ہاتھہ پکڑے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حدیث مین ذکر مصافحہ کا ایک ہی ہاتھہ سے آیا ہے دونون ہاتھہ سے مصافحہ کرنا بعض سلف سے ماثور ہے نہ سنت مرفوع سے واللہ اعلم ؛

بیان گوشہ گزینی کا وقت عدم امن کے

سعد بن ابی وقاص مرفوعاً کہتے ہین اللہ دوست رکھتا ہے بندہ پرہیزگار آسودہ نفس نہان کو رواہ مسلم ابوسعید خدری کا لفظ یہہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا کون آدمی افضل ہے فرمایا وہ مومن جو جان مال سے راہ خدا مین جہاد کرتا ہے کہا پھر کون فرمایا وہ شخص جو کنارہ گیر گوشہ گزین ہے کسی گھاٹی مین عبادت کرتا ہے اپنے رب کی ؎

آنکس کہ بخانہ نیم نانے دارد	در گوشۂ شہر آشیانے دارد
نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے	انصاف بدہ چہ خوش بہانے دارد

دوسری روایت مین یون ہے کہ ڈرتا ہے اللہ سے چھوڑتا ہے لوگون کو اپنی شر سے رواہ الشیخان تیسری روایت اسطرح پر آئی ہے قریب ہے کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریان لیے پھرتا ہے اونکو پہاڑون کی چوٹی پہ پانی کی جگہون مین بھاگتا ہے اپنے دین کو فتنون سے بچاکر رواہ البخاری چوتھی روایت اس لفظ سے ہے کہ اچھی معاش والا وہ شخص ہے جو کچھہ بکریان لیے ہوئے کسی دامن کوہ یا کسی شکم وادی مین پڑا پھرتا ہے نماز پڑھتا زکوۃ دیتا خدا کی عبادت کرتا ہے مرنے تک لوگون سے سوائے بھلائی کے کسی بات مین نہین ہے رواہ مسلم حدیث معاذ بن جبل مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص بیٹھہ رہا اپنے گھر مین غیبت نہین کرتا کسی انسان کی اوسکا ضامن اللہ ہے رواہ ابن حبان طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ بیٹھا اپنے گھر مین لوگ اوس سے سلامت رہے وہ لوگون سے سلامت رہا عقبہ بن عامر نے کہا اے رسول خدا نجات

کس بات مین ہے فرمایا روک اپنی زبان کو سمائے تجھکو گھر تیرا رو اپنی خطا پر رواہ الترمذی
ابو موسیٰ کی حدیث مین فرمایا ہے تمہارے سامنے فتنے ہین جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے صبح کریگا
اونمین کوئی آدمی مومن ہوکر شام کریگا کافر ہوکر کوئی شام کریگا مومن رہکر صبح کریگا کافر ہوکر
بیٹھا شخص بہتر ہے اوسمین قائم سے کھڑا بہتر ہے چلنے والے سے چلنے والا بہتر ہے دوڑنیوالے
سے کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا ہو جاؤ تم ٹاٹ اپنے گھرونکے رواہ ابوداؤد حنبلی رح
کہا اس مقدمہ مین بہت حدیثین صحاح مین آئی ہین انسے معلوم ہوا کہ عزلت وقت فتنہ کے
واجب ہے اسلئے کہ صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے جب ہر طرف سے فتنہ برپا ہو جسطرح کہ
آجکل کا حال ہے تو اوسوقت گوشہ گزینی خانہ نشینی ہی نجات دینے والی ہے اسلئے حدیث
مقداد بن اسود مین مرفوعاً آیا ہے کہ سعید وہ شخص ہے جو بچا فتنون سے تین بار یہی کلمہ فرمایا
پھر کہا جو شخص بیٹھ گیا اور اوسنے صبر کیا تو افسوس ہے رواہ ابوداؤد ابن عباس کہتے ہین
ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے تھے فتنہ کا ذکر آیا فرمایا جب تم لوگونکو دیکھو
کہ اونکے اقرار گڑبڑ ہو گئے اونکی امانتین ہلکی پڑ گئین انگلیون مین انگلیان ڈالکر کہا کہ وہ
اسطرح پر ہو گئے مینے کہا مین آپ پر قربان اوسوقت مین کیا کرون فرمایا اپنے گھر مین بیٹھ رہ
اپنی جان پر رو معروف کو پکڑ منکر کو چھوڑ تو خاص اپنی جان کا کام کر عام کا کام چھوڑ دے
رواہ ابوداؤد وہ فتنے جنمین اس عزلت کا حکم فرمایا ہے اب رات دن مینہ کیطرح برستے ہین
ایسے وقت مین سکوت لازم ہیوت مسلم الثبوت ہے معاذ نے مرفوعاً کہا ہے اللہ دوست
رکھتا ہے ابرار اتقیا اخفیا کو کہ جب وہ غائب ہون کوئی اونکو تلاش نکرے جب حاضر ہون
تو کوئی اونکو نہ پہچانے دل اونکے ہدایت کے چراغ ہین یہہ لوگ ہر اندھیری زمین سے نکلتے ہین
رواہ الحاکم حدیث عمران بن حصین مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی منقطع ہو اطراف اللہ کے
کفایت کرتا ہے اللہ اوسکے مؤنت کو رزق دیتا ہے اوسکو وہان سے جہان کا گمان نہین
ہے جو کوئی منقطع ہو اطراف دنیا کے اللہ اوسکو حوالہ دنیا کر دیتا ہے رواہ الطبرانی وابو الشیخ

فی الثواب معلوم ہوا کہ خدا کے لئے اور فتنے سے بچنے کے واسطے گوشہ گزینی اختیار کرنا موجب کفایت الٰہی رزق خداداد کا ہے والحمد للہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اگر ہم سب کو چھوڑ کر کسی جھونپڑے مین بیٹھ رہینگے تو ہمارا کام نہ چلیگا ہمکو رزق نہ ملیگا بلکہ ایسے شخص کا خود اللہ کفیل ہوجاتا ہے ؎ خدا خود میر سامان ست اسباب توکل را ؛

بیان غصہ پی جانے کا

ابوالدرداء کہتے ہین ایک شخص نے کہا وہ کام بتاؤ جس سے جنت ملے فرمایا تو غصہ نہ کیا کر تجھکو جنت ملیگی رواہ الطبرانی ابن عمر نے پوچھا خدا کے غضب سے کون چیز علیحدہ رکھتی ہے فرمایا غصہ نکرنا رواہ احمد وابن حبان پہلوان کی حدیث اوپر گزر چکی ہے ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے کہ کسی گھونٹ کا اجر نزدیک خدا کے اونسا بڑا نہین ہے جتنا کہ غصے کے گھونٹ کا ہے واسطے رضائے الٰہی کے رواہ ابن ماجۃ ع صبر تلخست ولیکن بر شیرین دارد و معاذ بن انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص پی گیا غصے کو اور وہ اوسکے جاری کرنے پر قادر ہے تو اللہ اوسکو سامنے ساری خلق کے بلاکر اختیار دیگا کہ جس حور عین کو چاہے پسند کرلے رواہ ابوداؤد علاج غصے کا حدیث ابی ذر مین مرفوعاً یہ آیا ہے کہ جب تم مین کسیکو غصہ آوے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جاوے غصہ جاتا رہیگا ورنہ لیٹ جاوے اسکو بھی ابوداؤد نے روایت کیا ہے سلیمان بن صرد کی روایت مین یون آیا ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے رواہ الشیخان عطیہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ غصہ طرف سے شیطان کے ہوتا ہے شیطان آگ سے بنا ہے آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے سو جب کسیکو تم مین سے غصہ آوے تو وضو کرے رواہ ابوداؤد یہ سب تین علاج ہوئے ؛

بیان صلح کرادینے کا لوگون مین

حدیث ابوالدرداء مین مرفوعاً آیا ہے کیا خبر نہ دون تمکو اوس بات کی جو درجہ نماز و صدقہ کے

درجہ سے افضل ہے کہا ہان فرمایا آپسمین صلح کرادینا فساد باہمی مونڈنے والا ہوتا ہے مرواہ ابوداؤد
والترمذی دوسری روایت مین ہے کہ یہہ کچھ بال ہی کو نہین مونڈتا بلکہ دین کو مونڈ ڈالتا ہے
ام کلثوم دختر عقبہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین جھوٹ بولا وہ
شخص جسنے صلح کے لیے کوئی بات بنائی دوسری روایت یون ہے وہ دروغگو نہین ہے جو درمیان
لوگون کے صلح کراتا ہے اچھی بات کہتا ہے مرواہ ابوداؤد ابن عمرو کی حدیث مین مرفوعا یون آیا ہے
افضل صدقہ اصلاح ذات البین ہے مرواہ الطبرانی والبزار گھر مین بڑی ضرورت اصلاح کی یہہ
ہوتی ہے کہ کوئی شخص میان بی بی کے بیچ مین صلح کرادے اسکا بڑا اجر ہے جسطرح کہ ان دونون کے آپسمین
لڑائی کرانا موجب لعنت کا ہے رسالہ اصلاح ذات البین دیکھو حقوق شوہر و بیوی کو اچھی طرح معلوم کرو

بیان منع غیبت کا

معائب غیبت کے رسالہ بشارۃ الفساق مین لکھے گئے ہین یہان مقصود بیان کرنا منع غیبت کا
ہے ابوالدرداء کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے رد کیا اپنے بھائی کی
آبرو مسلمان کے رد کریگا اللہ اوسکے مونہہ سے آگ دوزخ کی دن قیامت کے مرواہ الترمذی یہہ حدیث
معاذ بن انس کی اوپر گزر چکی ہے کہ جو کوئی کسی مومن کو کسی منافق سے بچاویگا تو اللہ کا ایک فرشتہ
اوسکے گوشت پوست کو آگ جہنم سے نگاہ رکھیگا مرواہ ابوداؤد جابر و ابوطلحہ کہتے ہین نہین کوئی
مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کی ایسی جگہہ جہان کہ اوسکی آبرو جاتی ہو مگر مدد کریگا اللہ اوسکی
وہان جہان کہ وہ اپنی مدد کو دوست رکھتا ہے مرواہ ابوداؤد مسلمان کو چاہیے کہ جس کسی
مجلس مین کسی مسلمان کی غیبت کیجاتی ہو اوس غیبت کو رد کرے اگر نکر سکے تو نہ سنے اوسمین جاوے
واللہ التوفیق ؛

بیان خاموشی کا

ابو موسیٰ نے کہا اے رسول خدا کونسے مسلمان افضل ہین فرمایا وہ لوگ جنکی زبان و ہاتھ سے مسلمان سلامت رہتے ہین اسکو شیخین نے روایت کیا ہے یہی مضمون صحیحین مین مرفوعاً روایت ابن عمرو سے بھی آیا ہے اتنا اور بڑہایا ہے کہ مہاجر وہ ہے جسنے اللہ کی منع کی ہوئی چیزون کو چھوڑ دیا ابن مسعود نے پوچھا تہا کون سے عمل افضل ہین فرمایا نماز وقت پر کہا پھر کیا فرمایا یہہ کہ لوگ تیری زبان سے سلامت رہین رواہ الطبرانی ایک اعرابی سے کہا تجھہ سے کچھہ نہین بنتا تو اپنی زبان ہی کو روک رواہ ابن حبان حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جسکو سچا یا خدا نے بدی سے زبان و شرمگہ کے وہ جنت مین جاویگا رواہ الترمذی ابن مسعود نے کہا قسم ہے خدا کی زمین پر کوئی چیز زبان سے زیادہ تر لائق قید کرنے کے نہین ہے رواہ الطبرانی موقوفاً

زبان بریدہ بگنجے نشستہ صم بکم		بہ از کسے کہ نباشد بانش اندر حکم	

سفیان ثقفی نے کہا آپکو کس چیز کا ڈر مجھپر زیادہ تر ہے اپنی زبان پکڑکر فرمایا کہ اسکا دوسری روایت مین ہے کہ مینے کہا کس چیز سے زیادہ بچون زبان کیطرف اشارہ کیا رواہ ابو الشیخ فی الثواب

بخاطر ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید		خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید	

حدیث طویل معاذ بن جبل مین فرمایا ہے کہ سب کا گرنیوالا زبان ہے اسکو روک انہون نے کہا کیا ہم بات کرنے پر بھی پکڑے جاتے ہین فرمایا روے تجھکو مان تیری آگ مین اوندہے مونہہ کسنے گرایا ہے سوا اس زبان کی کمائی کے رواہ الترمذی زبان کا روکنا یہی ہے کہ مونہہ سے بری بات نہ نکالے جب کہے تو اچھی بہتر بات ہی کہے بکواس کرے فحش نہ بکے گالی نہ دے تبرا نکرے بد دعا نہ نکالے غیبت کذب سے بچے ہنسی ٹھٹا بیجا نکرے ابو ذر سے فرمایا تو بہت چپکا رہا کر یہہ سکوت شیطان کو رد کرتا ہے تجھکو دین کے کام مین مدد دیتا ہے اسحدیث رواہ ابن حبان والحاکم ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین جب ابن آدم صبح کرتا ہے سارے اعضا زبان کی تکفیر کرتے ہین کہتے ہین ڈر خدا سے ہمارے حق مین تم تیرے ساتھہ ہین تو سیدہی ہوئی تو ہم بھی سیدہے رہینگے

تو ٹیڑھی چلے تو ہم بھی ٹیڑھے چلیں گے رواہ الترمذی اہل علم نے کہا ہے زبان کا جرم بکسر جیم ہوتا ہے جرم بضم جیم بڑا ہے حدیث صید اللہ میں آیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے اکثر خطا بنی آدم کی اسی زبان سے ہوتی ہے رواہ الطبرانی ابوبکر صدیق کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ بدن میں کوئی چیز نہیں ہے مگر تیزی زبان کی شکایت کرتی ہے رواہ البیہقی ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے جو خاموش رہا اوسنے نجات پائی رواہ الترمذی ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یوں ہے کہ آدمی کوئی بات کہہ ڈالتا ہے کچھ سوچتا سمجھتا نہیں ہے اوس بات کے سبب سے نار میں جا گرتا ہے مشرق مغرب سے بھی دور تر رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ ستر برس کی راہ پر جا پڑتا ہے ؎

ہر چہ آمد بزبانت گفتی		ہر چہ آمد بدہانت خوردی	
دیگرے را چہ گناہست کہ تو		خویش را خویش بدوزخ بردی	

انس بن مالک کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی آدمی کسی قوم کو اپنی بات سے ہنساتا ہے اپنے بدن کو تو وہ آسمان پر سے نیچے گر جاتا ہے اللہ اوسپر خفا ہوتا ہے بے جہنم میں داخل کئے راضی نہیں ہوتا ہے رواہ ابو الشیخ بلال بن حارث مزنی نے مرفوعاً کہا ہے آدمی کوئی بات رضائے خدا کی کہتا ہے وہ گمان نہیں کرتا کہ کہاں تک پہنچیگی اوسکے سبب سے قیامت تک اللہ اوس سے راضی رہتا ہے الحدیث رواہ مالک والترمذی ابوہریرہ کی حدیث میں آیا ہے اسلام کی جڑ یہ ہے کہ بیفائدہ بات چھوڑ دے رواہ الترمذی ام حبیبہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر بات آدمی کی وبال ہے اوسپر مگر امر بمعروف یا نہی عن المنکر یا ذکر خدا رواہ الترمذی مغیرہ بن شعبہ مرفوعاً کہتے ہیں اللہ تعالے تین امر کو مکروہ رکھتا ایک قیل قال دوسری اضاعت مال تیسری کثرت سوال رواہ البخاری و مسلم انس کی حدیث میں آیا ہے کہ ایک آدمی مر گیا دوسرے نے کہا تجھے بشارت ہو جنت کی آپنے فرمایا تجھے کیا خبر اوسنے کوئی بیفائدہ بات کہی ہو یا بخل کیا ہو رواہ الترمذی ابو یعلی کی روایت میں یوں آیا ہے

کہ وہ آدمی دن احد کے شہید ہوا تھا ؛

بیان خاکساری کا

عیاض بن حمار نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے مجھکو یہ سندیسا بھیجا ہے کہ تم لوگ خاکساری کیا کرو کوئی شخص کسی شخص پر نہ فخر کرے نہ بغاوت روا ہ مسلم و ابوداؤد حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے نہیں گھٹتا مال صدقہ دینے سے نہیں بڑھتی بندہ کو عفو کرنے سے مگر عزت تو تواضع نہ کی کسی نے خدا کے لئے مگر بلند کر دیا اوسکو خدا نے رواہ مسلم

دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے	جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

ثوبان نے مرفوعاً کہا ہے جو شخص مر گیا اور وہ بری تھا غرور و خیانت و قرض سے وہ جنت میں گیا رواہ الترمذی ابوسعید کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جسنے خاکساری کی واسطے اللہ کے ایک درجہ بلند کرتا ہے اللہ درجہ اوسکا یہانتک کہ اوسکو اعلیٰ علیین تک پہونچاتا ہے الحدیث رواہ ابن حبان سراقہ بن مالک مرفوعاً کہتے ہیں کہ جنت والے یہی ضعیف مغلوب لوگ ہونگے رواہ احمد دوسرا لفظ یہ ہے کہ بہتر بندے خدا کے یہی ضعیف مستضعف دو پرانی چادروں میں جنکی کچھ پروا نہیں کیجاتی تو اگر خدا پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اوسکو سچا کر دے رواہ احمد ابوسعید خدری کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جنت و نار میں حجت ہوئی نار نے کہا مجھمیں جبار متکبر لوگ ہونگے جنت نے کہا مجھمیں ضعفا مسلمین و مساکین ہونگے اللہ نے ان دونوں کے بیچ میں یوں فیصلہ کیا کہ تو اے جنت میری رحمت ہے جسپر چاہوں تجھ سے رحمت کروں تو اے نار میرا عذاب ہے جسکو چاہوں تجھ سے عذاب دوں میں تم دونوں کو بھروں گا رواہ مسلم

کجا خود شکر این نعمت گزارم	کہ زور عجز و عجم آزارے ندارم

حدیث مرفوع ابوہریرہ میں آیا ہے اللہ نے تم سے کبر جاہلیت فخر آبا کو دور کر دیا اب نہیں ہے مومن تقی یا فاجر شقی سب لوگ اولاد آدم ہیں آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں رواہ الترمذی

تو بیڑی جلے تو ہم بھی بیڑے پہلین گے رواہ الترمذی اہل علم نے کہا ہے زبان کا جرم بکسر جیم جھوٹا ہے جرم بضم جیم جرا ہے حدیث عبداللہ مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے اکثر خطا ابن آدم کی اسی زبان سے ہوتی ہے رواہ الطبرانی ابوبکر صدیق کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ بدن مین کوئی چیز نہین ہے کہ تیزی زبان کی شکایت کرتی ہے رواہ البیہقی ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو خاموش رہا اوسنے نجات پائی رواہ الترمذی ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یون ہے کہ آدمی کوئی بات کہہ ڈالتا ہے کچھ سوچتا سمجھتا نہین ہے اوس بات کے سبب سے نار مین جاگرتا ہے مشرق مغرب سے بھی دور تر رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ یہہ ہے کہ ستر برس کی راہ پر جا پڑتا ہے ؎

ہر چہ آمد بزبانت گفتی		ہر چہ آمد بدہانت خوردی	
دیگرے را چہ گناہست کہ تو		خویش را خویش بدوزخ بردی	۱۲

انس بن مالک کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی آدمی کسی قوم کو اپنی بات سے ہنساتا ہے یا اپنے یارون کو تو وہ آسمان پر سے نیچے گرجاتا ہے اللہ اوسپر خفا ہوتا ہے جہنم مین داخل کیے راضی نہین ہوتا ہے رواہ ابوالشیخ بلال بن حارث مزنی نے مرفوعاً کہا ہے آدمی کوئی بات رضاے خدا کی کہتا ہے وہ گمان نہین کرتا کہ کہان تک پہونچیگی اوسکے سبب سے قیامت تک اللہ اوس سے راضی رہتا ہے الحدیث رواہ مالک والترمذی ابوہریرہ کی حدیث مین آیا ہے اسلام کی خوبی یہہ ہے کہ بیفائدہ بات چھوڑدے رواہ الترمذی ام حبیبہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ہر بات آدمی کی وبال ہے اوسپر مگر امر بمعروف یا نہی عن المنکر یا ذکر خدا رواہ الترمذی مغیرہ شعبہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ تعالے تین امر کو مکروہ رکھتا ہے قیل قال دوسری اضاعت مال تیسری کثرت سوال رواہ البخاری و مسلم انس کی حدیث مین آیا ہے کہ ایک آدمی مرگیا دوسرے نے کہا تجھے بشارت ہو جنت کی آپنے فرمایا تجھے کیا خبر اوسنے کوئی بیفائدہ بات کہی ہو یا بخل کیا ہو رواہ الترمذی ابویعلی کی روایت مین یون آیا ہے

کہ وہ آدمی دن احد کے شہید ہوا تھا ؛

بیان خاکساری کا

عیاض بن حمار نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے مجھکو سند یسا بھیجا ہے کہ تم لوگ خاکساری کیا کرو کوئی شخص کسی شخص پر فخر کرے نہ بغاوت رواہ مسلم و ابوداؤد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین گھٹتا مال صدقہ دینے سے نہین بڑھتی بندہ کو عفو کرنے سے مگر عزت تو تواضع نہ کی کسی نے خدا کے لئے مگر بلند کر دیا اوسکو خدا نے رواہ مسلم

دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے	جون جون بلند ہم ہوے پستی نظر پڑی

ثوبان نے مرفوعاً کہا ہے جو شخص مر گیا اور وہ بری تھا غرور و خیانت و قرض سے وہ جنت مین گیا رواہ الترمذی ابوسعید کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے خاکساری کی واسطے اللہ کے ایک درجہ بلند کرتا ہے اللہ درجہ اوسکا یہانتک کہ اوسکو اعلی علیین تک پہونچاتا ہے الحدیث رواہ ابن حبان سراقہ بن مالک مرفوعاً کہتے ہین کہ جنت والے یہی ضعیف مغلوب لوگ ہونگے رواہ احمد دوسرا لفظ یہہ ہے کہ بہتر بندے خدا کے یہی ضعیف مستضعف دو پرانی چادر والے ہین جنکی کچھہ پروا نہین کیجاتی تو اگر خدا پر قسم کھا بیٹھین تو اللہ اونکو سچا کردے رواہ احمد ابوسعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جنت و نار مین حجت ہوئی نار نے کہا مجھمین جبار متکبر لوگ ہونگے جنت نے کہا مجھمین ضعفاء مسلمین و مساکین ہونگے اللہ نے ان دونون کے بیچ مین یون فیصلہ کیا کہ تو اے جنت میری رحمت ہے جسپر چاہون تجھہ سے رحمت کرون تو اے نار میرا عذاب ہے جسکو چاہون تجھہ سے عذاب دون مین تم دونون کو بھروںگا رواہ مسلم

کجا خود و شکر این نعمت گزارم	کہ زور مردم آزاری ندارم

حدیث مرفوع ابوہریرہ مین آیا ہے اللہ نے تم سے کبر جاہلیت فخر آبا کو دور کر دیا اب نہین مگر مومن تقی یا فاجر شقی سب لوگ اولاد آدم ہین آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہین رواہ الترمذی

یعنی پر فخر کیسا تیہ بلا اور نہین لوگون کو لگتی ہے جاہ و لا و دنیا اور آخرت مین اللھم احفظنا

بیان سچ بولنے کا

منجملہ اون چھ چیزون کے جنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث عبادہ بن صامت مین ضمانت جنت کی دی ہے ایک سچ بولنا بھی ہے تو حدیث بروایت ابن حبان پہلے گزر چکی ہے انس بن مالک کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم قبول کرو میرے لیے چھ چیزون کو مین قبول کرتا ہون تمہارے لیے جنت کو جب بات کرے کوئی شخص تم مین کا تو جھوٹ نہ بولے جب وعدہ کرے تو خلاف نکرے جب امین ٹھیرے تو خیانت کرے تم چشم پوشی کرو ہاتھون کو روکو شرمگاہونکو سچا کو رواہ ابن ابی شیبۃ وابو یعلی ابن عمر کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چار چیزین ہین جب تیرے اندر ہون تو پھر تجھپر کچھہ ضرر نہین ہے کچھہ ہی دنیا سے فوت کیون نہو جاوے ایک حفظ امانت دوسرے صدق حدیث تیسرے حسن خلق چوتھے عفت طعمہ رواہ احمد والبیہقی حدیث حسن بن علی مین مرفوعاً آیا ہے صدق طمانینت ہے کذب ریبت ہے رواہ الترمذی منصور بن معتمر نے مرفوعاً کہا ہے تم قصد کرو سچ بولنے کا گو دیکھو اوسمین ہلاکت کو بیشک سچ مین نجات ہے رواہ ابن ابی الدنیا ھکذا المعضلا ورواتہ ثقات ابی سعید کی حدیث مرفوع یون ہے تم اختیار کرو سچ کو بیشک سچ راہ دکھاتا ہے نیکی کی نیکی لیجاتی ہے جنت کو آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے سچ بولنے کا قصد کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک اللہ کے صدیق یعنی بڑا سچا لکھہ لیا جاتا ہے سچ تم جھوٹ سے بیشک جھوٹ راہ دکھاتا ہے فجور کی فجور لیجاتا ہے جہنم کو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے جھوٹ بولنے کا قصد کیا کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک خدا کے کذاب یعنی بڑا جھوٹا لکھہ لیا جاتا ہے رواہ البغاوی لے اللہ تو میرے نام کا اثر میرے کام مین بخش ابن عمر کہتے ہین ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا اہل جنت کا کیا ہے فرمایا سچ بولنا بندے نے جب سچ بولنے کی جب سچی کی اس مین ہوا امن مین ہوا جنت مین گیا پوچھا اہل نار کا کیا ہے فرمایا جھوٹ بولنا بندے نے جب جھوٹ بولا

فجور کیا جب فجور کیا کافر ہوا جب کافر ہوا نار مین گیا رواہ احمد ؎

راستی موجب رضائے خدا ست		کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست	

قرآن مین فرمایا ہے کونوا مع الصادقین تم رہا کرو ساتھ سچون کے گروہ علمار مین اہل حدیث سے زیادہ کوئی سچا نہین ہوتا ہے اہل دنیا مین پہلے امرار رؤسا سچے ہوتے تھے مگر اب نہین اب تو جسکا زیادہ یہی قوم بدعہد بیوفا کذاب دغاباز مکار فریبی خودغرض مطلب آشنا ہوتی ہے ؎

بیان تقوی کا

حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے یہہ تمہارے نسب کچھہ کسیکے گالی دینے کو نہین ہین تم سب آدم ہی کی اولاد ہو کسیکو کسی پہ کچھہ فضیلت نہین ہے مگر دین اور عمل صالح سے رواہ احمد والبیہقی ابو ذر سے فرمایا دیکھہ تو بہتر نہین ہے کسی احمر و اسود یعنی گورے کالے سے مگر یہہ کہ بڑھہ جاوے تو اوسپر تقوی مین رواہ احمد ورواتہ ثقات مشہور ہون جابر بن عبداللہ کہتے ہین خطبہ پڑہا ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسط ایام تشریق مین فرمایا اے لوگو تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے نہ عربی کو عجمی پر کچھہ فضیلت ہے نہ عجمی کو عربی پر نہ لال کو کالے پر نہ کالے کو گورے پر مگر ساتھہ تقوی کے بڑا بزرگ تم مین نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے جو بڑا متقی پرہیزگار ہے کیون مینے پہونچا دیا مینے کہا ہان فرمایا اب جو کوئی اسجگہ حاضر ہے وہ غائب کو پہونچا دے رواہ البیہقی ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ ایک منادی کو حکم دیگا کہ پکار دے مینے ایک نسب مقرر کیا ہے تمنے اور نسب مینے تمہارے متقی تر شخص کو بزرگتر ٹہیرایا ہے مگر تمنے نہ مانا یہی کہا کہ فلان بن فلان بہتر ہے فلان بن فلان سے سو آج مین اپنے نسب کو اونچا کرونگا تمہارے نسب کو نیچا بلا و متقی کہان ہین رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر والبیہقی مرفوعاً قال والمحفوظ الموقوف مگر یہہ ایسی بات ہے کہ کوئی اپنے جی سے نہین کہہ سکتا اسکو حکم مرفوع کا ہے دوسری روایت یون ہے باز رہین لوگ فخر کرنے سے لوگون پہ

وہ تو کولا بین جہنم کے یا اللہ کے سامنے گوبریلے سے بھی زیادہ خوار ہین جو نجاست کو اپنی ناک لڑکا تا پھرتا ہے رواہ ابوداؤد والبیہقی واللفظ لہ جاہل امیر فقیر اپنے باپ دادون پر بڑا فخر کیا کرتے ہین رات دن اونکی تعریف توصیف مین رہتے ہین حالانکہ خوب جانتے ہین کہ وہ مشرک بدعتی بد دین بڑے فاسق نالائق دشمن خدا و رسول مبتدع و رسم و دنیا ظالم و ستمگار تھے کسیکو اونکے نسب پر فخر ہوتا ہے کہ وہ بڑے شریف تھے کسیکو اونکی بہادری کا ناز ہوتا ہے کسیکو حسب پر فخر ہے کہ وہ فلان بادشاہ کی اولاد مین ہے کسیکو کسی امام مجتہد عالم درویش پر فخر ہے کہ ہم اونکی نسل مین ہین یہ سارے فخر بیکار ہین فخر کی چیز دین و عمل صالح و تقوی ہے نہ یہ باتین پس تو مجلسون مین رات دن یہ فخر ہوا کرتا ہے تو وہان وہ جہنم کے کولی ہو گئے ہین یا جعل کیطرح نجاست کے کیڑے اللہ تعالے نے اہل دین کو اس واہیات خرافات سے ہمیشہ اپنی عافیت و صحت مین رکھا ہے ؎

بندۂ شرع شدی ترک نسب کن جامی	کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست

سلمان فارسی سے اگر کوئی پوچھتا کہ تم کسکے بیٹے ہو تو کہتے ہین اسلام کا فرزند ہون آدمی کا شرف تقوی سے حسب دین سے ہوتا ہے نہ ان باتون سے ؎

اعتبار شرف آدمیاں از حسب ست	بہر تحقیق نسب آدم و حوا کافی ست

جسمین دینداری نہین ہے وہ اگر خاص پیغمبر کا بیٹا یا پوتا یا نواسا ہو تو کیا ہوتا ہے اگر دیندار تقوی شعار ہے تو ابوجہل کا بیٹا ہو تو بھی کچھ عار نہین ہے ؎

مس ز بطن بلال از حبش صہیب ارزد	رخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

اے اللہ تو ہمکو متقی کر فسق و فجور کذب و زور سے بچا ہمکو یہ بات اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخوبی سمجھادے کہ آدمی دو ہی طرح کے ہوتے ہین ایک مومن متقی دوسرے فاجر شقی دگر ہیچ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؛

بیان دور کرنے ایذا کی چیز کا راہ سے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایمان کچھ اوپر ستر شعبے ہوا دنی ایمان یہہ ہے کہ راہ سے ایذا کی چیز دور کرے ارفع ایمان یہہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کہے رواہ الشیخان ابوذر نے مرفوعاً کہا ہی مجھپر اعمال نیک و بد میری امت کے عرض کیے گئے محاسن اعمال مین مینے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے پایا الحدیث رواہ مسلم دوسری روایت مین یہہ لفظ آیا ہے کہ دور کرنا تیرا پتھر کانٹے کا لوگون کی راہ سے صدقہ ہے رواہ البیہقی معقل بن یسار مرفوعاً کہتے ہین جس نے دور کی کوئی چیز راہ سے مسلمانون کے لکھی گئی ہے اوسکے لیے ایک نیکی جسکی ایک نیکی ہی قبول ہوئی وہ جنت مین گیا رواہ الطبرانی فی الکبیر والبخاری فی کتاب الادب المفرد ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ایک آدمی رستہ پر چلا جاتا تھا ایک شاخ خاردار پائی اوسکو رستہ سے الگ کر دیا اللہ تعالے نے اوسکا شکر مانا اوسکو بخشدیا رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے مینے ایک آدمی کو دیکھا جنت مین لوٹ پوٹ رہا ہے ایک درخت کے سبب سے کہ راہ مین تھا وہ مسلمانون کو ایذا دیتا تھا اسنے اوسکو کاٹ کر پھینکدیا ؛

بیان قتل کرنے گرگٹ و سانپ وغیرہما کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے قتل کیا گرگٹ کو پہلے مار مین اوسکو اتنی نیکیان ملین گی جس نے دوسری بار مین مارا اوسکو اتنی نیکیان ہونگی پہلی مار سے کم جسنے تیسری بار مین مارا اوسکو اتنی نیکیان ملین گی پہلی بار سے کم رواہ مسلم ابراہیم علیہ السلام جب آگ مین ڈالے گئے تھے تب یہی ہوئی اوس آگ کو سلگاتا تھا اسلئے حکم اسکے مارنے کا دیا گیا ہے یہہ مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک ابن حبان و نسائی کے آیا ہے صحیحین مین بھی اسکا ذکر ام شریک سے ہے لکن ینفخ علی ابراہیم ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہہ ہے جس نے قتل کیا کوئی سانپ اوسکو سات نیکیان ملین گی جسنے انجام بد سے ڈر کر اوسکو نہ مارا وہ ہم مین سے نہین ہے رواہ احمد ابو یعلی کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے جب تم گھر مین کوئی سانپ دیکھو تو کہو تجھے قسم ہے اوس عہد کی جو تجھ سے

نوح وسلیمان علیہما السلام نے لیا ہے کہ تو ہمکو ایذا نہ دے اسپر اگر وہ پھر آوے تو اوسکو مار ڈالے
رواہ ابوداؤد خصوصاً اوس سانپ کو جسکے سر پر دو نقطے ہوں کہ وہ اندھا کر دیتا ہے حمل گرا دیتا
ہے حدیث ابن عباس میں چار جانوروں کے مارنے سے منع فرمایا ہے چیونٹی شہد کی مکھی ہدہد
صرد رواہ ابوداؤد اسیطرح بندک کو مار کر علاج میں ملانے سے نہی فرمائی ہے اسکو ابوداؤد
نے عبدالرحمن بن عثمان سے روایت کیا ہے ؛

بیان ایفاء وعدہ وامانت کا

حدیث ابن مسعود میں مرفوعاً آیا ہے قتل ہونا راہ خدا میں سب گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے
مگر امانت کا قیامت میں جب اوس سے کہا جاویگا کہ امانت دے وہ کہیگا دنیا میں چلے گئے
حکم ہوگا اسکو ہاویہ میں لیجاؤ پھر فرمایا نماز امانت ہے وضو امانت ہے وزن امانت ہے پیمانہ
امانت ہے اسیطرح اور بہت سی چیزوں کو گنا بھر فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت ودیعت ہے
رواہ احمد والبیہقی موقوفاً اسکی سند جید ہے ؎

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

معلوم ہوا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر امانت وقرض کسی طرح کی امانت کسی
طرح کا قرض کیوں نہ فرائض ومحارم خدا کے امانت ہیں حقوق عباد بندوں کی امانت ہیں امانت
میں خیانت کرنا جہنم کا سول لینا ہے اللہ بچاوے ابن عمر کی حدیث میں مذکور فرمایا ہے کہ
نہیں ہے ایمان اوسکا جسکو امانت نہیں ہے الحدیث رواہ الطبرانی حدیث علی میں مرفوعاً
منجملہ پندرہ علامت قیامت کے یہ بھی آیا ہے کہ غنیمت کو دولت امانت کو غنیمت سمجھ لیں گے
الحدیث رواہ الترمذی عمران بن حصین کی حدیث میں بعد قرون ثلثہ کے یہ فرمایا ہے
کہ پھر ایک ایسی قوم ہوگی کہ جو بے طلب گواہی دیگے امانت میں خیانت کریگے نذر وفا نہ کرینگے
اوسمیں فربہی ظاہر ہوگی الحدیث رواہ الشیخان ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے تحبہ بحبح سرگیا اللہ

اولین و آخرین کو دن قیامت کے تو بلند کریگا واسطے ہر عہد شکن کے ایک جھنڈا کہا جاویگا کہ یہہ بدعہدی عہد شکنی ہے فلان بن فلان کی اسکو مسلم نے روایت کیا ہے عہد بھی ایک امانت ہوتا ہے اوسکا توڑنا گویا خیانت ہے حدیث ابی ہریرہ مین یہہ دعا مرفوعاً آئی ہے اعوذ بک من الخیانۃ فانہا بئست البطانۃ رواہ ابوداؤد روایت مرتضوی مین مرفوعاً آیا ہے جسنے توڑا ذمہ کسی مسلمان کا اوسپر لعنت ہے خدا و ملائکہ و سارے لوگون کی اوسکا نہ فرض قبول نہ نفل رواہ مسلم حدیث انس مین یہہ بھی فرمایا ہے کہ نہین ہے دین اوسکا جسکا عہد نہین ہے رواہ احمد و ابن حبان بریدہ مرفوعاً کہتے ہین نہین توڑا کسی قوم نے عہد کو مگر اونمین قتل پھیلا نہ ظاہر ہوا زنا کسی قوم مین مگر مسلط ہوئی اونپر موت نہ منع کیا کسی قوم نے زکوۃ کو مگر بند ہو گیا اون پہ برسنا پانی کا رواہ الحاکم ۔

بیان محبت کا اللہ کے لئے

انس سے مرفوعاً آیا ہے تین چیزین ہین جس کسی شخص مین ہونگی وہ مزا ایمان کا پاویگا ایک وہ شخص کہ اللہ و رسول اوسکو سب سے زیادہ محبوب ہون دوسرا وہ شخص کہ سچا ہے کسی بندہ کو مگر اللہ کے لئے تیسرا وہ شخص جو کافر ہونیکو بعد نکلنے کے کفر سے ایسا مکروہ جانے جیسے آگ مین گرنے کو رواہ الشیخان اس حدیث کی شرح پانچ جزو مین مینے لکھی ہے تقویۃ الایقان بشرح حدیث حلاوۃ الایمان اوسکا نام ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ تعالے دن قیامت کے فرماویگا کہان ہین محبت رکھنے والے بسبب میرے جلال کے آج مین اونکو سایہ دونگا اپنے سایہ مین الحدیث رواہ مسلم دوسرا لفظ یہہ ہے جسکو خوش آوے یہہ بات کہ وہ پاوے حلاوت ایمان کی تو چاہیے کہ دوست نرکھے کسی شخص کو مگر اللہ ہی کے لئے رواہ الحاکم تیسری روایت مین ذکر ہے سات گروہ کا جنکو خدا کا سایہ ملیگا اونمین ایک وہ دو آدمی ہین کہ جو اللہ کی دوستی کے لئے آپسمین جمع ہوتے جدا ہوتے ہین الحدیث رواہ الشیخان ابن

مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ منجملہ ایمان کے ایک یہہ بات ہے کہ کوئی کسی کو نچاہے
مگر اللہ کے لئے بغیر کسی مال کے جو اوسکو دیا ہے رواہ الطبرانی یعنی محسن کی محبت اور چیز
ہے غیر محسن کی محبت خدا ہی کے لئے ہوتی ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے دو شخص آپسمین دوست ہوتے ہین اونمین زیادہ محبوب خدا کو وہ شخص ہے جسکو
اپنے دوست سے زیادہ محبت ہے رواہ ابو یعلی ابن حبان کا لفظ یہہ ہے کہ افضل ان
دونون مین وہ ہے جو اپنے صاحب سے شدید المحبۃ ہے معاذ نے مرفوعاً کہا ہے محبت رکھنے
والے راہ خدا مین سایہ عرش کے نیچے ہونگے جسدن سوائے خدا کے سائے کے کہیکا سایا نہوگا
نبی و شہید اونپر رشک کرینگے رواہ ابن حبان ابو الدرداء کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اوٹھاویگا اللہ کچھ قومون کو دن قیامت کے اونکے مونہہ پر
نور ہوگا وہ موتیون کے منبر پر بیٹھے ہونگے لوگ اونپر رشک کرینگے وہ نہ انبیا ہین نہ شہدا رکہے
اعرابی نے گھٹنون کے بل کھڑے ہوکر کہا ذرا بتا دیجئے کہ ہم اونکو پہچان رکھین فرمایا وہ محبت
کرنیوالے ہین راہ خدا مین مختلف قبائل مختلف بلاد سے باہم جمع ہوکر خدا کا ذکر کرتے ہین رواہ
الطبرانی عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ کے بندون مین سے وہ لوگ ہین جو نہ پیغمبر ہین نہ
شہید مگر پیغمبر و شہید بھی اونپر رشک کرینگے اونکا مرتبہ دیکھکر دن قیامت کے کہا ہمکو اون کی
خبر دیجئے فرمایا یہہ ایک قوم ہے جو محبت رکھتی ہے آپسمین اللہ کی رحمت سے بغیر کسی رشتہ داری
یا مال کے جسکا لین دین کرے قسم ہے اللہ کی اونکے مونہہ نور ہین یہہ نور پر ہونگے نہ ڈرین گے
جسوقت کہ لوگون کو ڈر ہوگا اور نہ غم کھا ینگے پھر یہہ آیت پڑہی الا ان اولیاء اللہ لا خوف
علیہم ولا ہم یحزنون رواہ ابو داؤد ابو امامہ کا لفظ مرفوع یون ہے جسنے دوست
رکھا کسیکو اللہ کے لئے دشمن رکھا کسیکو اللہ کے لئے دیا اللہ کے لئے نہ دیا اللہ کے لئے اوسنے
ایمان اپنا کامل کرلیا رواہ ابو داؤد ابو ذر سے مرفوعاً مروی ہے کہ افضل اعمال حب فی اللہ
بغض فی اللہ ہے رواہ ابو داؤد انس کہتے ہین ایک آدمی نے پوچھا قیامت کب ہوگی

فرمایا تونے اوسکے لئے کیا تیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہین فقط اتنی بات ہے کہ مین اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہون فرمایا تو اوسی کے ساتھ ہوگا جسکو چاہتا ہے انس نے کہا ہم کسی چیز سے ایسے خوش نہین ہوئے جیسی اس بات سے ہمکو خوشی ہوئی پھر کہا انا احب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابا بکر وعمر وارجوان اکون معھم بحبی ایاھم رواہ الشیخان ایک روایت بخاری مین یون ہے کہ ایک صحرائی آدمی آیا اوسنے کہا قیامت کب قائم ہوگی فرمایا افسوس ہے تجھکو تونے اوسکے لئے کیا تیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہین مگر مین اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہون فرمایا انک مع من احببت صحابہ نے کہا ونحن کذلک فرمایا نعم ففرحنا یومئذ فرحا شدیدا ترمذی کا لفظ یہہ ہے ما رایت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرحوا بشئ اشد منہ ایک آدمی نے کہا کوئی کسیکو بسبب کسی کار خیر کے دوست رکھتا ہے لیکن اوسطرح کا کام نہین کرتا فرمایا المرء مع من احب ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے ایک آدمی آیا اوسنے کہا بھلا ایک آدمی ایک قوم کو چاہتا ہے مگر اونسے نہین ملا یعنی عمل مین فرمایا المرء مع من احب رواہ البخاری ابو ذر نے کہا اے رسول خدا آدمی کسی قوم کو چاہتا ہے مگر اونکا سا عمل نہین کر سکتا فرمایا انت یا اباذر مع من احببت انہون نے کہا مین اللہ و رسول کو چاہتا ہون فرمایا فانک مع من احببت ابو ذر نے اسکا اعادہ کیا آپنے بھی وہی فرمایا رواہ ابو داؤد ان حدیثون مین بڑی بشارت ہے اونکے لئے جو موحد متبع سنت ہین اسلئے کہ انکی محبت ساتھ خدا اور رسول کے مسلم الثبوت ہے کہین بدون محبت کے یہہ ہو سکتا ہے کہ آدمی کسی کی بات کو سبکی بات پر مقدم رکھے آنہون نے حدیث رسول اللہ کو گو زبان رسول اللہ سے نہین سنا ہے مگر حاملان سنت سے تو ضرور ہی سنا ہے یہہ رتبہ بھی کچھہ کم نہین ہے ؎

حرف از زبان دوست شنیدن چہ خوش بود		یا از زبان آنکہ شنید از زبان دوست

اے رب ہم اس موندھ سے نہین کہہ سکتے کہ ہم کسیکو دوست رکھتے ہین اسلئے کہ ہمارے عمل سراپا زلل وخلل ہین تو چاہے تو ہمکو اپنے اور اپنے رسول کے دوستون مین شامل کرلے گو ہم قاصر العمل ناقص العقل

ہیں کیونکہ ہم کیسے ہی کیوں نہوں آخر پھر تیرے ہیں گو تجھکو ہم سے بہتیرے ہیں اللھم غفرا حدیث ابو سعید خدری ہیں مرفوعاً آیا ہے تو پاس نہ بیٹھ مگر مومن کے نہ کھائے کھانا تیرا مگر متقی حدیث ابی جحیفہ عائشہ کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شرک پوشیدہ تر ہے چال سے چونٹی کی پتھر پر اندھیری رات ہیں ادنیٰ شرک یہ ہے کہ دوست رکھے کسیکو تو ذرا سے جور پر دشمن رکھے تو کسیکو ذرا سے عدل پر نہیں ہے دین مگر یہی حب وبغض قال اللہ تعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ رواہ الحاکم۔

بیان ہمنشین نیک کا

ابو موسیٰ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثال ہمنشین نیک وبد کی ایسی ہے جیسے مشک والا اور بھٹی پھونکنے والا مشک والا کچھ تجھکو دیگا یا کچھ تو اوس سے مول لیگا یا اوسکی خوشبو پاویگا بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اوسکی بدبو پاویگا رواہ الشیخان انس کا لفظ مرفوع یہ ہے جلیس صالح ایسا ہے جیسے صاحب مشک کہ اگر کچھ اوس سے تجھکو نہ ملیگا تو خوشبو ہی پہونچ جاویگی جلیس سوء ایسا ہے جیسے صاحب کیر کہ اگر سیاہی اوسکی تجھکو نہ پہونچے تو دھواں تو ضرور ہی پہونچیگا رواہ ابو داؤد ابن عمر کہتے ہیں آپنے فرمایا کہ تم میں کسی شخص کو اوسکی مجلس سے اوٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے لیکن جگہ وکشادگی کرو کشادگی کریگا اللہ تمہارے لئے رواہ الشیخان حدیث ابو سعید خدری ہیں مرفوعاً آیا ہے بہتر مجلس وہ ہے جو وسیع تر ہو رواہ ابو داؤد دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جب لوگوں نے کہا ہم سے بے راہوں پر بیٹھے بات چیت کئے ہوئے نہیں بنتا تو فرمایا راہ کا حق ادا کرو کہا کیا ہے فرمایا نگاہ بند کرو ایذا دہی سے باز رہو سلام کا جواب دو امر بمعروف نہی عن المنکر کرو رواہ الشیخان

بیان دبقبا بیٹھنے کا

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین ہر چیز کے لئے ایک سید ہے سید مجالس قبال قبلہ ہے رواہ الطبرانی یعنی قبلہ کیطرف منہ کرکے بیٹھنا اللھم ارزقنا ۔

بیان سکونت کا ملک شام مین

ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے اے اللہ برکت دے ہمارے شام ہمارے یمن مین الحدیث رواہ الترمذی ابن حوالہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تم لشکر کے لشکر ہو جاؤ ایک لشکر شام مین ہوگا ایک یمن مین ایک عراق مین انہون نے کہا اگر مین اوسوقت کو پاؤن تو کدہر ہون فرمایا شام کو اختیار کر کہ اوسی زمین کو خدا نے پسند کیا ہے وہان نیک بندے اوسکے آتے ہین اگر تم نہ مانو تو یمن کو اختیار کرو وہان کے تلاؤن کا پانی پیو اللہ کفیل ہوا ہے شام اور شام والون کا رواہ ابوداؤد یہہ حدیث اخبار ہے حالت آخر زمان سے جسوقت کہ قیام قیامت سر پر آجاویگا لکن جب شام مین بہتر ارض ٹھیرا تو جس زمانہ مین وہان کا رہنا بن سکے خالی راحت و نجات سے نہین ہے ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے قریب ہے کہ ہوگی ہجرت بعد ہجرت کے بہترین اہل زمین وہ لوگ ہونگے جو مہاجر ابراہیم علیہ السلام کو لازم پکڑینگے زمین مین بدترین اہل زمین باقی رہجاوینگے اونکو زمین پھینکدے گی اللہ کا جی اونسے گھن کریگا آگ اونکا حشر ہمراہ بندرون سورون کے کریگی رواہ ابوداؤد ابوالدرداء کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تم سنلو جبکہ فتنے واقع ہونگے تو ایمان اوسوقت شام مین ہوگا رواہ احمد تیہہ وقت بڑے فتنون کا ہے اگر کسی سے بن سکے تو شام مین جارہو ابھی کچھہ نہین گیا ہے رستہ کہلا ہے صبح کا بھولا اگر شام کو آیا تو اوسکو بھولا نہین کہتے ہین ابن حوالہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین ایک سفید ستون دیکھا گویا موتی ہے فرشتے اوسکو اوٹھائے لئے جاتے تھے پوچھا یہہ کیا ہے کہا عمود کتاب ہے مجھکو حکم ہے کہ ہم اسکو شام مین لیجا کر رکھین پھر فرمایا مین سوتا تھا مینے دیکھا کہ ستون کتاب کا میرے سرہانے سے اچک

لیا گیا یعنے گمان کیا کہ اللہ عزوجل اہل ارض سے الگ ہوا دیکھا تو ایک نور چمکتا ہوا میرے روبرو ہے اوسکو شام میں رکھدیا ابن حوالہ نے کہا میں کہان رہون فرمایا تو شام میں رہ رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات ظاہر حدیث یہہ ہے کہ شام میں علم کتاب اللہ رکھا گیا ہے وہان کے علما عارف و عامل کتاب و سنت ہوتے رہے ہین حرّان و دمشق قدس سب داخل شام ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ حافظ ابن القیم اور اونکے اقران و اماثل و تلامذہ سب اسی زمین شام سے اوٹھے ہین جسقدر علم توحید و اتباع انکی ہمت عالی سے دنیا مین ابتک باقی رہا ہے وہ سب اہل انصاف پر روشن ہے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یون ہے شام برگزیدہ خدا ہے سارے شہرون مین سے وہان پہنچے ہوئے بندے خدا کے آتے ہین جو کوئی شام سے نکلا وہ خدا کے غصے سے نکلا جو کوئی وہان گیا وہ خدا کی رحمت سے گیا رواہ الحاکم والطبرانی زید بن ثابت کہتے ہین ایکدن ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے آپنے فرمایا خوشی ہو شام کو رحمن کے فرشتے اپنے پر اوپر کھولے ہوئے ہین اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اصحاب حدیث جیسے اہل صحاح ستہ وغیرہ گو انمین بعض ملک شام کے نہ تھے مگر اکثر رہنا بسنا انکا اسی ملک مبارک مین رہا گویا سارا علم حدیث اسی ارض مقدس سے سارے جہان مین پھیلا ہے مصداق فضیلت شام کے یہی لوگ ہین نہ اور کوئی دستہ احمد ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے آخر زمانے مین ایک آگ نکلیگی طرف سے حضرموت کے وہ لوگون کو گھیر کر لیجاویگی ہمنے کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تم شام کو جاؤ رواہ الترمذی یہہ آگ ابھی تک نہین نکلی مگر زمانہ اوسکے نکلنے کا بوا دیہ قرائن صحیحہ قریب تر معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم ابو الدرداء کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملحمہ کبریٰ مین خیمہ مسلمانون کا ایک زمین پر ہوگا جسکو غوطہ کہتے ہین وہان ایک شہر ہے جسکو دمشق بولتے ہین وہ شہر اوسدن بہترین منازل مسلمین ہوگا رواہ الحاکم بہرحال یہہ وہ جگہہ ہے جسکے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے یا مکنا لہ حشر آخر زمان یہین ہوگا حشر آخرت بھی یہین سے ہوگا بیت المقدس زمین شام کی جان ہے شام کا ملک اعدل اقالیم ہے

ہمارے بڑے باوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہی شام مقام ہجرت تھا صدہا انبیاء کی قبور گرد قدس ہین گو قبر ہر واحد متعین نہین ہے ؛

بیان رفقاء سفر کا

ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے بہتر یار چار ہین بہترین سریا چار سو ہین بہتر لشکر چار ہزار ہین بارہ ہزار آدمی براہ قلت مغلوب نہین ہوتے ہین رواہ ابوداؤد آدمی جب سفر کرے تنہا نہ جاوے کیونکہ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے اگر جان لین لوگ وہ بات جو مین جانتا ہون کہ تنہائی مین کیا آفت ہے تو کبھی ایک سوار بھی اکیلا رات کو نہ چلے رواہ البخاری بلکہ حدیث ابی ہریرہ مین تنہا صحرا نورد پر لعنت آئی ہے رواہ احمد عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت مین ایک سوار کو ایک شیطان دو سوار کو دو شیطان تین سوار کو قافلہ فرمایا ہے رواہ الحاکم و مالک ؛

بیان ذکر خدا کا وقت سوار ہونیکے

حدیث ابوالاسد خزاعی مین فرمایا ہے ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے سو تم ذکر کرو اللہ کا جب اوسپر سوار ہو احمد رواہ ابن خزیمۃ حمزہ بن عمرو کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ تم بسم اللہ کہو عقبہ بن عامر مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی سوار اپنی راہ مین اللہ و ذکر اللہ سے کام رکھتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکا ردیف ہو جاتا ہے اور جو کوئی شعر وغیرہ پڑھتا جاتا ہے اوسکا ردیف شیطان ہو جاتا ہے رواہ الطبرانی ؛

بیان چلنے کا رات کو وتر نیکا آخر شب مین

حدیث انس مین فرمایا ہے تم رات کو سفر کیا کرو زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے رواہ ابوداؤد

یعنی بدون مسافت معلوم نہین ہوتا کسل راہ کم ہوتا ہے جابر بن عبداللہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جو تم تعریس سے شاہ راہ پر اور نماز پڑھنے سے وہان کہ رہ جگہہ ہے سانپون رندون کی وہان پر قضا رحاجت بھی نکرو کہ یہ کام بہت بڑنے کا ہے رواہ ابن ماجۃ تعریس کہتے ہین مسافر کے آخر شب مین اوترنے کو ابو ثعلبہ خشنی نے مرفوعا کہا ہے لوگ الگ الگ گھاٹیون مین اوترتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جدا جدا اوترنا تمہارا گھاٹی جنگل مین طرف سے شیطان کے ہے پھر جب وہ کہین اوترتے تو ملے جلے ہوتے اوترتے رواہ ابوداؤد ؛

بیان ذکر خدا کا ٹھوکر لگتے وقت جانور کو

ابوالملیح کے باپ راوی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اونٹ کو ٹھوکر لگی انہون نے کہا ہلاک ہو شیطان فرمایا یہہ نہ کہہ وہ اس کہنے سے پھولکر برابر ایک گھر کے ہو جاتا ہے کہتا ہے میری قوت سے یہہ ٹھوکر لگی بسم اللہ کہہ کر وہ مثل مکھی کے چھوٹا بنجاتا ہے رواہ ابوداؤد بھی مضمون حدیث ابی تمیمہ مین نزدیک احمد کے مرفوعا آیا ہے مگر بجاے بعیر کے ذکر حمار کا کیا ہے

جب منزل پر اوترے تو کیا کہے

خولہ بنت حکیم مرفوعا کہتے ہین کہ جو کوئی منزل پر اوترا پھر اوسنے یہہ کہا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اوسکو کوئی چیز نقصان نہ پہونچائیگی جب تک کہ اوس منزل سے کوچ کرے رواہ مسلم ؛

بیان دعا کرنیکا پس پشت

ام الدرداء مرفوعا کہتی ہین کہ جب کوئی آدمی اپنے بھائی کے لیے اوسکی پس پشت دعا کرتا ہے

تو ترمذی یہہ کہتے ہین ولک مثل ذلک رواہ مسلم وابوداؤد واللفظ لہ ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بہت سریع الاجابت وہ دعا ہے جو غائب شخص واسطے غائب کے کرتا ہے اسکو بھی ابوداؤد نے روایت کیا ہے ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے تین دعا ئین مستجاب ہین اونمین کچھہ شک نہین ہے دعا باپ کی دعا مظلوم کی دعا مسافر کی رواہ ابوداؤد والبزار لفظ بزار کا یون ہے تین آدمی ہین اللہ پر حق ہے کہ اونکی دعا کو نہ پھیرے ایک صائم جب تک کہ افطار کرے دوسرا مظلوم جب تک کہ مدد پاوے تیسرا مسافر یہانتک کہ پھر آوے اے اللہ مین دعا کرتا ہون تجھہ سے اس بات کی کہ تو میری ذریت کو صلاح وارین بخش اونکے علم وعمر ومال واہل وعیال مین برکت دے ایمان پر اونکو جلا ایمان پہ اوٹھا آخرت مین میری اور اونکی مغفرت کر مجھکو اون سے اونکو محبوب سے محبب وعدہ قرآن پاک ملا اللھم آمین ۔

مرنا غربت کا

ابن عمرو نے کہا ہے ایک شخص اہل مدینہ سے مدینے مین مرا اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑہی فرمایا یا لیتہ مات بغیر مولد یعنی کاش یہہ شخص سوا اپنے اس مولد کے کہین اور مرتا کہا کسلئے فرمایا آدمی جب غیر مولد مین مرتا ہے تو اوسکے مولد سے انقطاع اثر تک جنت مین ناپتے ہین رواہ النسائی منذری نے کہا یہہ بھی آیا ہے کہ موت غربت کی شہادت ہوتی ہے مگر یہہ حدیث درجہ حسن کو نہین پہونچی ہے انتہے نہ پہونچے اگلی حدیث کیا کم ہے آواز بلند نوید مغفرت دے رہی ہے اللھم ارزقنا شہادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد رسولک آمین ۔

کتاب التوبۃ

بیان شتابی کرنے کا توبہ مین

ابو موسیٰ مرفوعاً کہتے ہین اللہ عزوجل رات کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار تائب ہو یہانتک کہ سورج مغرب سے نکلے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ طلب توبہ کی طرف سے خدا کے ہر رات دن رہتی ہے اب اگر کوئی عاصی دیر لگاتا ہے تو اپنا برا کرتا ہے اودہر سے تو قبول توبہ مین کچھ بھی تاخیر نہین ہوتی ہے ؎

توبہ از بادہ در آغاز جوانی کردم		اول مستی من بود کہ ہشیار شدم	۱

ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے توبہ کی پہلے اسکے کہ سورج مغرب سے نکلے اللہ اوسکی توبہ قبول کرتا ہے رواہ مسلم افسوس ہے کہ لوگ گناہ کرتے کرتے مرجاتے ہین توبہ نہین کرتے باوجودیکہ ابھی تک سورج پچھم سے نہین نکلا ہے حدیث صفوان بن عسال مین مرفوعاً آیا ہے کہ یہہ دروازہ مغرب کیطرف ہے عرض اوسکا چالیس یا ستر برس کی راہ ہے جسدن خدا نے آسمان زمین بنائے تھے اوس دن سے یہہ دروازہ واسطے توبہ کے کھول رکھا ہے جبتک سورج اوسطرف سے نہ نکلے گا بند نہوگا رواہ الترمذی ابن مسعود کی حدیث مرفوع یون ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہین سات بند رہتے ہین ایک توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے جبتک کہ اوسطرف سے سورج نکلے رواہ الطبرانی ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اگر تم اتنے قصور کرو کہ آسمان تک پہونچ جاوین تو بھی اللہ تمہاری توبہ قبول کریگا رواہ ابن ماجۃ جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ منجملہ سعادت آدمی کے ایک یہہ بات ہے کہ اوسکی عمر زیادہ ہو اللہ اوسکو توبہ پر موقع نصیب کرے رواہ الحاکم عائشہ نے مرفوعاً کہا ہے جسکو یہہ بات خوش آوے کہ وہ ایک صحنتی عابد سے بڑھ جاوے اوسکو چاہئے کہ گناہون سے باز رہے رواہ ابو یعلی معلوم ہوا کہ گناہ سے بچنا زیادہ عبادت کرنے پر مقدم ہے انس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ سارے بنی آدم خطاکار ہین بہتر خطاکارون مین وہ لوگ ہین جو بہت توبہ کرتے رہتے ہین رواہ الترمذی ابو ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ اے رب مینے گناہ کیا تو مجھکو بخشدے اللہ کہتا ہے اس بندہ کو معلوم ہے کہ

اوسکا رب گناہ بخشتا ہے گناہ پر پکڑتا ہی سو اوسکا گناہ بخشا گیا پہر وہ بندہ کچھہ ٹہیر کر اور گناہ کرتا ہے پہر کہتا ہے مجھہ سے گناہ ہوا تو اوسکو بخشدے اللہ فرماتا ہے اسکو معلوم ہے کہ اسکا رب گناہ بخشتا گناہ پر مواخذہ کرتا ہے یعنے گناہ اوسکا بخشدیا پہر وہ بندہ جب تک خدا چاہتا ہے درگذر کرتا ہے پہر کوئی اور گناہ کر بیٹہتا ہے کہتا ہے اے رب مجھہ سے گناہ ہوگیا تو اوسکو معاف فرما بخشدے رب کہتا ہے یہہ بندہ جانتا ہے کہ اوسکا ایک رب ہے وہ گناہ بخش گناہ گیر ہے یعنے اپنے بندے کا گناہ بخشدیا اب وہ جو چاہے سو کرے رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ کوئی انسان تکرار خطا و گناہ سے ناامید نہو ہان اتنا چاہیئے کہ جب شامت اعمال سے کوئی گناہ ہوجاوے تو اوسکے ساتہہ ہی توبہ بہی لگی چلی جاوے پہر دیکہین کہ کسطرح وہ گناہ بخشا نہین جاتا ہے اللہ تعالے ضرور ہی اوس قصور و خطا کو معاف کریگا ؎

دور کے ساتہہ لگی جائے چلی گردش چشم		دیکہنا ہین مجہے ساقی ترے میخوار کے ہوش

منذری نے کہا فلیعمل ما یشاء کے یہہ معنی ہین کہ جب گناہ ہوجاتا ہے تو استغفار و توبہ بہی کرلیتا ہے پہر طرف اوسکے عود نہین کرتا کیونکہ یہہ فرمایا ہے کہ پہر اوس سے اور گناہ ہو یعنی نہ وہ اگلا بلکہ دوسرا یہہ مطلب نہین ہے کہ گناہ کرتا جائے زبان سے استغفار بہی پڑہتا جائے نہ گناہ چہوڑے نہ عود ترک کرے کہ یہہ توبہ کذابین کی ہے انتہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین قبول کرتا ہے اللہ توبہ بندے کی جب تک کہ خرخرہ نکرے رواہ الترمذی یعنی جان گلے تک نہ پہونچے جب حالت احتضار آگئی دم مین دم نرہا تو اب توبہ کیا کام دیگی وقت تو ہاتہہ سے نکلگیا ؎

توبہ ہا را نفس بازہ پسین دست ردست		بیخبر دیر رسیدی در محل بستند

معاذ بن جبل کی روایت مین ابن ارشاد فرمایا ہے کہ جب تجہہ سے کوئی بدی ہوجاوے تو اوسکے لئے توبہ کر جیسے گناہ کی جہپی توبہ کہلے گناہ کی کہلی توبہ رواہ الطبرانی ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین پشیمان اللہ کی رحمت کا انتظار کرتا ہے اترانے والا خدا کی دشمنی کا منتظر ہے اے بندو اللہ کے تم جان لو کہ ہر عامل عنقریب اپنے عمل کے پاس آویگا دنیا سے نہ نکلیگا جب تک کہ اچہا

براعمل اپنا نہ دیکھے اعمال کا اعتبار خاتمے پہ ہے راہ مین دو سوار ہین سو تم اونپر سوار
ہو کر طرف آخرت کے چلو دیر کرنے سے بچو موت ناگہان آتی ہے تم اللہ کے حلم پر دھوکا نہ کھاؤ
جنت و نار تمہارے اس تسمہ پاپوش سے بھی زیادہ نزدیک ہین پھر یہہ آیت پڑہی فمن یعمل
مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الاصبہانی اس حدیث
کے الفاظ کیا عبرت انگیز دل آویز ہین اللہ تعالے توفیق عمل کی بخشے ق حدیث ابن مسعود
مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ توبہ کرنیوالا گناہ سے مانند بے گناہ کے
ہے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے بیہقی نے ابن عباس سے بھی مرفوعا اسکی تخریج کی ہے اتنا
اور بڑہایا ہے کہ استغفار کرنیوالا گناہ سے جبکہ اوس گناہ پر مقیم ہے مانند مستہزی کے ہے
اپنے رب سے یہہ زیارت موقوفا اشبہ ہے صحیح ہے جبکہ گناہ سے پھوڑا زبان سے توبہ توبہ بکا کیے
تو یہہ کینا خدا سے ہٹے ہاذی دل لگی کرنا ہوا نہ استغفار کرنا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ابوہریرہ
مرفوعا کہتے ہین قسم ہے اللہ کی اگر تم سے گناہ نہوتے تو اللہ تمکو لیجاکر ایسی قوم کو لاتا جنسے گناہ
ہوتے پھر وہ استغفار کرتے اللہ اونکو بخشتا رواہ مسلم اس حدیث سے طلب گناہ کی نہین
نکلتی ہے بلکہ اس حدیث مین بڑی امید واری ہے ہم سے گناہگارون کے لئے ناامیدی سے
بچومنع کیا ہے اپنی مغفرت و رحمت پر لالچ دیا ہے ہم سے استغفار طلب فرمائی ہے اس احسان
عمیم و کرم عظیم کا کچہہ بھی پایان ہے اگر سبھی اگر لوگ تائب نہون مستغفر نہ بنین تو سمجھو کہ اونکی بڑی
بدنصیبی ہے اللھم توبۃ وغفرانا ق

الٰہی تا غفور اسمت شنیدیم		گنہ را مست ثانی مرگ دیدیم	

ابن مسعود مرفوعا راوی ہین کہ کسیکو مدح اتنی پسند نہین ہے جتنی اللہ کو پسند ہے اسلئے
اوسنے خود اپنی مدح فرمائی ہے نہ کوئی اللہ سے زیادہ غیرت دار ہے اسلئے فواحش کو حرام کیا ہے
نہ کسیکو اوتنا عذر محبوب ہے جتنا اللہ کو محبوب ہے اسلئے کتاب اوتاری رسول بھیجے رواہ
مسلم عمران بن حصین کی حدیث مین قصہ زن جہینہ کا آیا ہے وہ رجم کیگئی تھی جب اوسپر رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی عمر نے کہا اسنے تو زنا کیا تہا فرمایا اسنے وہ توبہ کی ہے
کہ اگر درمیان ستر اہل مدینہ کے تقسیم کیجاوے تو سبکو گنجایش کرجاوے تو نے اس سے بہتر
کوئی بات پائی ہے کہ اسنے اپنی جان اللہ کے لئے دیدی رواہ مسلم معلوم ہوا کہ حدود ہونے
سے گناہ مٹ جاتا ہے اب اوسپر نماز جایئے اوسکے لئے دعا جائز ہے یہہ حد بجائے توبہ کے ہوجاتی
ہے حدیث ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے کہ کفل نام ایک آدمی بنی اسرائیل مین تہا کسی گناہ سے پرہیز
نکرتا تہا ایک عورت آئی اوسکو ساٹہہ دینار دئے وطی کرنے پر راضی کیا جب اوسکو واب کر بیٹہا
جسطرح مرد وقت صحبت عورت کے بیٹہتا ہے وہ عورت کانپنے لگی اور روئی کہا تو کیون روتی
ہے کیا اپنے تجہپر زبردستی کی ہے کہا نہین لکن یہہ ایک ایسا کام ہے جو کبہی نہین کیا تہا حاجت نے
نے مجہکو اس کام پر اوٹہایا کہا تو تو یہہ کرتی ہے اور مین نکرون جا یہہ روپیہ اپنے تجہکو دیا واللہ اب کبہی
مین خدا کی نافرمانی نکرونگا پہر اوسی رات وہ مرگیا صبح کو اوسکے دروازے پر یہہ لکہا ملا ان اللہ قد
غفر للکفل رواہ الترمذی سبحان اللہ ایک دم کی توبہ نے ساری عمر کے گناہ ملیامیٹ
کردئے رحمت خدا کو جوش دلادیا رحمت اپنا کام کرگئی تائب کا نام کرگئی خدا کا ایسا ہی ڈر
چاہیئے تب کہین مغفرت ہاتہہ لگتی ہے ابو سعید خدری کی حدیث مرفوع مین قصہ ایک اسرائیلی آیا
ہے جسنے ننانوے قتل کئے تہے جب اوس سے راہب نے کہدیا کہ تیرے لئے توبہ نہین ہے تو اوسنے
اوس راہب کو بہی مارڈالا پورے سو خون کئے دوسرے عالم نے اوس سے کہا تیری توبہ ہوسکتی ہے
کوئی مانع نہین ہے مگر تو فلان زمین کو چلا جا وہان کچہہ لوگ خدا کی عبادت کرتے ہین تو بہی اونکے
ساتہہ عبادت کر اپنی زمین کو نہ آ کہ وہ بری زمین ہے یعنی ہجرت کرجا وہ جب آدہے رستہ پہونچا
اوسکو موت آگئی رحمت و عذاب کے فرشتون مین جہگڑا ہوا رحمت والون نے کہا یہہ تائب ہوکر
اللہ کیطرف دل سے متوجہ ہوا تہا عذاب والون نے کہا اسنے کبہی کوئی اچہا کام نہین کیا ہے ایک
اور فرشتہ بصورت آدمی کے آیا اوسنے یہہ فیصلہ کردیا کہ تم دونون زمین کے مابین کو ناپو جس
زمین سے یہہ زیادہ نزدیک ہو اوسی زمین کا اسکو سمجہو ناپا تو اوسکو زمین ہجرت سے قریب پایا

رحمت کے فرشتون نے اوسکو لیا دوسری روایت مین یون ہے کہ وہ قریہ صالحہ سے ایک بالشت قریب نکلا اسلئے اوسی گاؤں والون مین شمار کیا تیسری روایت مین ہے اللہ نے پہلی زمین کو وحی کی کہ تو دور ہوجا اس زمین کو سمندر سے کہا کہ تو قریب ہوجا پھر دونون کو ناپا تو اوس زمین سے ایک بالشت نزدیک پایا اوسکو بخشدیا چوتھی روایت مین ہے حسن نے کہا ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ جب ملک الموت آیا یہ شخص اپنے سینہ کے بل طرف اوس زمین کے گھسٹنے لگا رواہ البخاری ومسلم یہ حدیث بڑی بشارت ہے اوس شخص کے لیے جو خت گنہگار رہو قتل نفس اکبر کبائر تھا مگر توبہ سے مٹ گیا معلوم ہوا خدا کو جس کسیکا بخشنا منظور ہوتا ہے تو اوسکو توفیق توبہ دیتا ہے جب سچے دل سے توبہ کا ارادہ ہوتا ہے تو خدا ویسا ہی سامان مغفرت کا ہی غیب سے کر دیتا ہے بسطرح کہ اس شخص کے لیے زمین کو دور و نزدیک کر دیا یہ آگلا پرا مقتدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی لیے بیان فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان رحمت خدا سے ناامید نہو کتنے ہی گناہ کیون نہوئے ہون توبہ کرڈالے اللہ ضرور ہی انشاء اللہ تعالیٰ اوسکی مغفرت کریگا ؎

رقم سپید وسیاہ من بزمین شکستہ نگاہ من	چہ من وچہ قدر گناہ من تجملم زنام غفور تو

حدیث مرفوع ابوہریرہ مین آیا ہے قسم ہے اللہ کی اللہ بہت زیادہ خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندے کی جسطرح کوئی تم مین کا اپنی کھوئی ہوئی چیز جنگل مین پاتا ہے رواہ مسلم بطولہ شریح بن حارث کا لفظ یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو میری طرف چلکر آ مین تیری طرف دوڑکر آؤنگا رواہ احمد ع من آیم بسجان گر تو آئی بہ تن و کوئی آدمی کسی جنگل مین اپنی سواری کو جسپر اوسکا کھانا پینا تھا کھوکر مرنے پر آمادہ ہوتا گہان جاگ کر دیکھے کہ اوسکی سواری مع زاد وشراب کے موجود ہے جو خوشی اوسکو ہوتی ہے اوس سے زیادہ خوشی اللہ کو بندۂ مومن کی توبہ کرنے سے ہوتی ہے یہ مثال بالفاظ مختلفہ کئی حدیثون مین آئی ہے یہ حدیثین صحیحین کی ہین ف ابوذر مرفوعاً کہتے ہین جسنے اچھے کام کیے ہاتی زمانے مین اللہ

اوسکے گناہ گذشتہ بخشدیتا ہے جو کوئی برے کام کرتا ہے زمانہ باقی مین اوسکو گذشتہ و آیندہ دونون گناہ پہ پکڑتا ہے رواہ الطبرانی ابو الدرداء نے کہا مجھکو کچھ وصیت فرمایئے فرمایا جب تجھ سے کوئی سیئہ ہو جاوے تو بعد اوسکے حسنہ کر یہہ حسنہ اوس سیئہ کو مٹا دیگا رواہ احمد یہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے حدیث ابی ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لیا تھا وہ آیا اوسنے کہا مجھ سے بدلا لیجئے کچھ جواب نہ دیا جب وہ چلدیا اوسکو بلایا یہہ آیت اوسکو سنائی اقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین اوسنے کہا یہہ میرے لئے خاص ہے یا سارے لوگون کے واسطے ہے فرمایا سبکے لئے ہے رواہ مسلم بطولہ معلوم ہوا کہ گناہ صغیرہ نماز پڑہنے سے دور ہوتے رہتے ہین کبیرہ توبہ کرنے سے مٹ جاتے ہین پھر جسکا ایمان درست ہے مگر اوسکو توفیق توبہ کی نہوئی تو بھی اگر خدا چاہے تو بطریق خرق عادت کے اوسکو بخشدے کوئی مانع نہین ہے مگر بڑا عمدہ علاج گناہ کا کوئی گناہ کیون نہو یہی توبہ ہے اللہ ہم سبکو توبہ و استقامت نصیب کرے رسالہ محو الحوبہ مین بیان توبہ کا رسالہ فتح الباب مین بیان مغفرت کبائر کا لکھا گیا ہے اللھم غفرا و توفیقا۔

بیان خالی ہونیکا واسطے عبادت کے متوجہ ہونیکا طرف اللہ تعالیٰ کے

معقل بن یسار کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارا رب عزوجل کہتا ہے اے ابن آدم تو خالی ہو واسطے میری عبادت کے مین بھر دونگا دل تیرا غنا سے تیرے دونون ہاتھ رزق سے اے ابن آدم تو دور نہو مجھ سے ورنہ مین بھر دونگا دل تیرا فقر سے ہاتھ تیرے شغل سے رواہ الحاکم یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ مین بلفظ دیگر ترمذی کے بھی آیا ہے عمران بن حصین کا لفظ یہہ ہے جو شخص منقطع ہو اطرف اللہ کے کفایت کرتا ہے اللہ اوسکے مؤنت کو رزق دیتا ہے اوسکو جہان سے گمان نہین ہوتا رواہ ابن حبان والبیہقی

ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے سب ہموم کو ایک ہم معاد کا کر دیا کفایت کرتا ہے اللہ اوسکے ہم دنیا کو اور جسکو لیگئے ہموم اوسکے جانبجا تعین پروا کرتا اللہ کہ وہ کس جنگل مین ہلاک ہوا رواہ ابن ماجۃ ۱۲

غم دین خور کہ ہم غم دین ست	ہمہ غمہا فرو دتر زین ست

ابن عمر کا لفظ یہ ہے من جعل الہموم ہما واحدا کفاہ اللہ ہم دنیاہ ومن تشعبتہ الہموم لم یبال اللہ فی ای اودیۃ الدنیا اہلکہ رواہ الحاکم جس معنی کے وہی ہیں جو اوپر گزر چکے ۱۲

بیان عمل صالح کا وقت فساد زمان کے

ابو ثعلبہ خشنی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اس آیت کے کیا معنی ہین علیکم انفسکم فرمایا تم معروف پر چلو سکر سے بچو جب تو دیکھے کہ بخل کی اطاعت کیجاتی ہے ہوی کا اتباع ہوتا ہے دنیا اختیار کی گئی ہر ذی رای اپنی رائے پر ناز کرتا ہے اوسوقت تو اپنی جان کو لازم پکڑ عوام کے کام کو چھوڑ دے تمہارے پیچھے دن صبر کے چلے آتے ہین اونمین صبر کرنا ایسا ہے جیسے چنگاری کا ہاتھ مین لینا جو کوئی اون دنون مین صبر کریگا اوسکو اون پچاس آدمیون کا سا اجر ملیگا جو کہ اوسکی طرح کا عمل کرتے ہین رواہ الترمذی دوسری روایت مین اتنا اور آیا ہے کہ کہا گیا اے رسول خدا یہ پچاس آدمی ہم مین سے ہین یا اونمین سے فرمایا بلکہ تم مین سے پچاس آدمی کا اجر ملیگا اس حدیث مین بشارت ہے اون لوگون کے لئے جو زمانہ فساد مین سنت و کتاب پر عمل کرتے ہین پہر اس عمل کے سبب سے وفات اہل زمان پر صابر ہین بشارت ہی کیسی کہ پچاس صحابی کے برابر اس ایک عامل بالحدیث کو اجر ملیگا اگر برابر ایک ہی صحابی کے اجر ملتا تو نجات دارین کے لئے بس ہوتا چہ جائے پنجاہ صحابی کے وللہ الحمد اے اللہ تو ہمکو توفیق اتباع کی دے ابتداع سے بچا جیسا تو نے ہمارے عقیدہ کو درست کیا ہے اسیطرح ہم سے کام بھی اچھے لے مجتہد

بات کچھہ دشوار نہین ہے ؛

بیان جمے رہنے کا اچھے کام پر اگرچہ قلیل ہو

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے اے لوگو لو تم وہ عمل جسکی طاقت رکھتے ہو اللہ نہین ملول ہوتا یہانتک کہ تم ملول ہو بہت دوست اللہ کو وہ عمل ہے جسپر ہمیشگی ہو گو تھوڑا ہی کیون نہو دوسری روایت مین یون ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اوسپر ثابت رہتے تیسری روایت یہہ ہے کہ آپ سے پوچھا احب اعمال الی اللہ کونسا عمل ہے فرمایا ادومہ وان قل چوتھی روایت مین یون آیا ہے کہ ان احب الاعمال الی اللہ ادومہا وان قل رواہ الشیخان پانچوین روایت ام سلمہ سے یون ہے کہ انتقال نہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ اکثر نمازیں آپکی بیٹھہ کر ہوتی بہت محبوب عمل آپکو وہ تہا جسپر بندہ مداومت کرے گو تھوڑا سا ہو رواہ ابن حبان

بیان محتاجی و تہیدستی و فضیلت فقر وغیرہ کا

ابو الدرداء نے مرفوعاً کہا ہے کہ تمہارے سامنے ایک سخت گہاٹی ہے نجات نپاویگا اوس سے مگر سبکبار رواہ البزار ؎

توشہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میداری		سبکرو ہان چو بوئے گل فرو بستند محملہا	

ام درداء کا لفظ یہہ ہے کہ مینے ابو الدرداء سے کہا تجھکو کیا ہوا ہے جو تو اورون کیطرح مائل طلب نہین کرتا کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے فرماتے تہے تمہارے پیچھے ایک ٹیڑہی گہاٹی ہے بوجھل لوگ اوس سے نگذر سکین گے سو مین چاہتا ہون کہ اوس گہاٹی کے لئے ہلکا پہلکا ہون رواہ الطبرانی ؎

حرص قانع نیست بیدل ورنہ اسباب جہان		انچہ من درکار دارم اکثرش درکار نیست	

ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین اللہ بچاتا ہے اپنے بندہ مومن کو دنیا سے اور وہ چاہتا ہے

اوسکو جسنے کہا تھا تم اپنے یار کو کھانے پینے سے مرواہ الحاکم ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ آپنے فرمایا ہے جہانکا جنت میں دیکھا اکثر جنت والے فقرا ہیں جہنم میں جہانکا دیکھا اکثر ناری یہی عورتیں ہیں مرواہ الشیخان اسکو احمد نے بھی باسناد جید ابن عمرو سے روایت کیا ہے مگر لفظ یہ ہے کہ جہانکا ہے نار میں دیکھا اکثر نار والے اغنیا رو سا رہیں حدیث ابو سعید میں مرفوعاً آیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب تو اپنے بندۂ مومن پر دنیا میں تنگی رزق کی کرتا ہے اللہ نے جنت کا دروازہ کھولدیا کہ اسکو دیکھو یہ ہے اوسکے لئے تیار کر رکھا ہے موسیٰ نے کہا اے رب تیری عزت و جلال کی قسم ہے اگر وہ دست و پا بریدہ ہوتا مونہہ کے بل چلتا جسدن سے کہ تونے اوسکو پیدا کیا ہے قیامت تک اور انجام اوسکا یہ ہے تو کبھی اوسنے کوئی تکلیف نہیں دیکھی پھر کہا اے رب یہ تیرا بندۂ کافر ہے تونے اسپر رزق کو کشادہ کردیا ہے فرمایا دروازہ نار کا کھولدو کہا ہے اوسکے لئے یہ تیاری کی ہے موسیٰ نے کہا اے رب قسم ہے تیرے عزت و جلال کی اگر اوسکو ساری دنیا ملتی جسدن سے کہ تونے اوسکو پیدا کیا ہے قیامت تک اور انجام اوسکا یہ ہے تو اوسنے کبھی کوئی بہتری نہیں دیکھی مرواہ احمد معلوم ہوا کہ انجام فقر کا ہمراہ ایمان کے جنت ہے انجام آسودگی کا ہمراہ کفر کے جہنم ہے خاک پڑے اوس عیش پر جسکی عاقبت ناری ہے بہتر ہے وہ محتاجی جسکی عاقبت خلد بریں ہے اللھم ارزقنا ابن عمرو مرفوعاً کہتے ہیں تم جانتے ہو کہ سب سے پہلے خلق خدا سے جنت میں کون آدمی جائیگا کہا اللہ و رسول داماتر میں کہا فقرا مہاجرین جسکے سبب سے سرحدوں کی حفاظت ہوتی ہے مکاروں سے بچاؤ رہتا ہے ایکا انہیں کا مرتا ہے اوسکی حاجت اوسکے سینے میں ہوتی ہے اوسکو تقدار نہیں کرسکتا ع دلکی دل ہی میں رہی بات نہونے پائی ۱۲ اللہ جن فرشتوں سے چاہتا ہے کہتا ہے تم جاکر اولیا کو سلام کردو وہ کہتے ہیں ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں تیری خلق میں پسندیدہ ہیں کیا ہم اوسکے پاس جاکر اوپر سلام کریں اللہ فرماتا ہے یہ وہ بندے ہیں جنہوں نے مجھکو چھوڑ جاکسی چیز کو برابر نہیں کیا اسکے سبب سے ستر ہوتا ہے اسکا بچاؤ ہوتا ہے انہیں کا کوئی مرجاتا تو اوسکی

حاجت اوسکے دل مین رہتی وہ اوسکو پورا نکر سکتا اوسپر ہر دروازے سے فرشتے آکر یون کہتے ہین
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار رواہ احمد اس حدیث مین بیان ہے حسن
عاقبت جملہ اہل فقر کا گو اس جگہہ خاص فقرار مہاجرین کا نام لیا ہے تو بان کی حدیث مین مرفوعاً
آیا ہے میری حوض عدن سے عمان تک ہوگی اوسکے کوزے جتنے آسمان کے تارے پانی برف
سے زیادہ سفید مزا شہد سے زیادہ شیرین سب سے زیادہ جو اوسپر آئینگے یہی فقرار مہاجرین ہونگے
کہا اونکا حال بیان فرمائیے فرمایا پریشان سر میلے کچیلے کپڑے نکاح نہین کرتے ہین چین کر نیوالی
عورتون سے کہولا نہین جاتا انکے لئے دروازہ جو حق اوپر ہے وہ دیتے ہین جو حق انکا ہے
وہ انکو نہین ملتا رواہ الطبرانی وھو فی الترمذی بنحوہ اس حدیث مین بھی اگرچہ ذکر
فقرار مہاجرین کا ہے مگر جو فقیر مومن شریک انکے حال وقال کا ہے اوسکا انجام بھی یہی ہوگا جو
انجام انکا ہے انشاء اللہ تعالے ف عمر بن عبدالعزیز نے جب یہہ حدیث زبان ابوسلام
اسود سے سنی کہا لکن مینے تو منعمات سے نکاح کیا فاطمہ دختر عبدالملک سے میرے لئے دروازے
بھی کھولے گئے اب ضرور ہے کہ مین اپنا سر نہ دھوؤن تاکہ بال پریشان رہین نہ اپنا کپڑا دھوؤن
جو میرے بدن سے ملا رہتا ہے یہانتک کہ میلا کچیلا رہے رواہ الترمذی والحاکم واللفظ لہ
معلوم ہوا کہ باوجود آسودگی کے تواضعاً للہ میلے سر میلے بدن رہنا حوض کوثر پر جانیکا وسیلہ
ہے تنبیہ اور بات ہے کہ کوئی شخص یہہ کام بخل سے کرے نہ خاکساری سے کہ وہ کفران نعمت
ہے یہہ شکر احسان باری تعالے ہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین قیامت مین جب سب لوگ جمع ہونگے
تو کہا جاویگا کہ اس امت کے فقیے کہان ہین اون سے کہین گے تمنے کیا عمل کیا وہ کہینگے اے رب
ہم بلا مین پڑے ہم نے صبر کیا تو نے دولت وسلطنت اور رونکو دی اللہ فرماویگا تم سچ کہتے ہو پہر
وہ سب لوگون سے پہلے جنت مین جاوینگے دولت وسلطنت والون پر سختی حساب کی رہیگی کہا
مومن اوس دن کہان ہونگے فرمایا نور کی کرسیون پر ابر اونپر سایہ کریگا وہ دن ایمان والون
پر ایک گھڑی بھر سے بھی زیادہ کوتاہ تر ہوگا رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ یہان کے بادشاہ

وہان گدا ہونگے یہان کے فقیر وہان کے سلطان ہونگے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے فقرا مسلمین جنت مین اغنیا سے آدہے دن پہلے جاوینگے یعنی بانسو برس رواہ الترمذی یہہ وہ اغنیا ہونگے جنکا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے لائق مغفرت کے تہرے ہین اونکا تو کہنہ ذکر ہی نہین ہے جو غرۂ دولت مین بے ایمان ہوکر مر گئے اتنے ظلم و کبائر کرکے لایق عفو نہیرے حدیث ابو سعید خدری مین مرفوعاً ہے اللھم احینی مسکینا و توفنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین رواہ ابن ماجۃ حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ان استفی الاشقیاء من اجتمع علیہ فقر الدنیا وعذاب الآخرۃ یعنی سب مین بڑا بدبخت بدنصیب کمبخت و شخص ہے جسپر دنیا کی محتاجی آخرت کا عذاب بہم ہو اف آدمی چار قسم کے ہوتے ہین ایک وہ جو یہان وہان دونون جگہہ اچھے رہے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار دوسرے وہ جو یہان وہان دونون جگہہ برباد ہوئے جیسے کافر فقیر وگدا یہہ اشقی الاشقیا رہین تیسرے وہ جو یہان برے وہان اچھے رہین گے جیسے فقرا مومنین چوتھے وہ جو یہان اچھے وہان برے ٹہیرینگے جیسے سلاطین مشیاطین ف مسکین اوسکو کہتے ہین جسکی آمدنی کم خرچ زیادہ ہو کانت المساکین یعملون فی البحر فقیر وہ ہے جسکو فاقہ گیرے رہے بقدر کفاف بھی میسر نہ آوے امیہ بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقر ما گنتے تھے بوسیلہ صعالیک مسلمین کے رواہ الطبرانی صعلوک کہتے ہین تہیدست فاقہ مست کو ابو ذر کو وصیت کی تہی کہ اپنے مافوق کیطرف نہ دیکہو اپنے مادون کیطرف دیکہو مساکین سے محبت رکہو اونکے پاس بیٹہو احمد حدیث رواہ ابن حبان کہتے ہین سلیمان علیہ السلام جب پاس کسی مسکین کے بیٹہتے تو کہتے مسکین جالس مسکینا یعنی ایک مسکین دوسرے مسکین کے پاس آبیٹہتا ہے ع سلیمان باہمہ حشمت نظر بابور باموریش ؛ سمجھو تو سارے ابن آدم مسکین بن مسکین ہین مگر جسکو کام ہی مسکین کا ساکرین بہت پادشاہ باطن مین مسکین تہے بہت ساکین باطن مین بندۂ درہم و دینار گزرے ہین اونکا حشر اہل مسکنت مین ہوگا انکا حشر اہل دولت مین ہ

چو فقر اندر لباس شاہی آمد		بہ تدبیر عبید اللہی آمد	

اے اللہ تو مجھکو مسکین جلا مسکین مار مسکین اوٹھا مساکین مساکین مین پہونچا اس دولت ظاہری فانی کو حجاب نعمت و راحت جاودانی کا نکر تو کسی کی صورت کو نہین دیکھتا ہے سیرت و دل کو دیکھتا ہے ختم اللہ لنا بالحسنی حارثہ بن وہب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کیا خبر نہ دون مین تمکو اہل جنت کی ہر ضعیف مستضعف جنتی ہے اگر اللہ پر قسم کہا بیٹھے تو اللہ اوسکو سچا ہی کردے الحدیث رواہ الشیخان ضعیف وہ مومن ہے جسکو مقدور نہین مستضعف وہ غریب ہے جسکو لوگ حقیر فقیر جانتے ہین ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے قیامت مین ایک بڑے موٹے آدمی کو لاوینگے وہ نزد یک اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے بھی نہ ٹہیریگا رواہ الشیخان یعنی ایک بال کے برابر بھی کچھ قدر اوسکی نہو گی موٹے لوگ یہہ نہ سمجھین کہ بضمار اے الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی جسطرح یہہ دنیا مین ہماری بہر کم نظر آتے ہین اسیطرح انکا وزن وہان بھی بھاری ہوگا بلکہ وہان سب سے زیادہ ہی ہلکے بیقدر رہونگے جیسے ایک گھاس کا تنکا بے حقیقت محض ہوتا ہے وللہ الحمد مصعب بن سعد کہتے ہین سعد کو یہہ خیال ہوا کہ وہ اورون سے بہتر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ملتی تمکو مدد و روزی مگر بسبب انہین ضعیفون کے یعنی پھر فخر کیا رواہ البخاری نسائی کا لفظ یون ہے جزین نیست کہ مدد کیجاتی ہے یہہ امت بسبب اپنے ضعفار کے اونکی دعا نماز اخلاص کیوجہ سے معلوم ہوا کہ اہل دولت و سلطنت و ریاست کو جو کچھ ملتا ہے وہ صدقہ ہے انہین ضعفا کا اگر یہہ نہوتے تو انکی سلطنت و دولت بھی نہوتی اسلیئے یہہ بات ہے کہ انکی بد دعا سے زوال دولت ہوجاتا ہے انکی دعا سے سلطنت ملجاتی ہے ؎

بر در سکدہ رندان قلندر باشند		کہ ستانند و دہند افسر شاہنشاہی	

فضالہ بن عبید مرفوعاً کہتے ہین کہ آپنے یہہ دعا کی اے اللہ جو شخص تجھپر ایمان لایا ہے مجھکو تیرا رسول جانتا ہے تو اوسکو محبت اپنے دیدار کی دے قضا کو اوسپر آسان کردے دنیا اوسکو

کم دے اور جو شخص تجھپر ایمان نہین لایا نہ میری رسالت کی گواہی دیتا ہے اوسکو تو نہ محبت اپنے دیدار کی دی نہ ثنا کو اوسپر سہل کر اوسکو محبت دنیا دے رواہ ابن حبان سلمت جبکسی شخص کو مدد حاویتے کہتے عمر و دولت زیادہ ہو یعنی تاکہ اوسکی آخرت تباہ ہو وہ یہان عیش و فسق مین گرفتار ہوکر نعیم آخرت سے محروم رہے محمود بن لبید کا لفظ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو چیزین ہین ابن آدم اوسکو مکروہ رکھتا ہے موت حالانکہ موت فتنہ سے بہتر ہے قلت مال حالانکہ اس سے حساب کم ہوتا ہے رواہ احمد ثوبان کا لفظ مرفوع یہ ہے میری امت مین ایسے لوگ بھی ہین کہ اگر کوئی ادمین کا تم سے ایک دینار یا ایک درہم یا ایک پیسا مانگے تو نہ دیا جاوے اللہ سے اگر وہ جنت مانگے تو اللہ اوسکو دیدے وہ دو پرانی چادر والا بے حقیقت ہے لیکن اگر اللہ پر قسم کھالیوے تو اللہ اوسکو سچا کردے رواہ الطبرانی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ رواہ مسلم ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین بڑا رشک والا میرے اولیا مین نزدیک میرے وہ مومن ہے جو کم عیال ہے نماز سے نصیب ور ہے اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہے چھپکر اطاعت بجالاتا ہے لوگون مین مخفی ہے انگلیون سے اوسکی طرف اشارہ نہین کیا جاتا ہے رزق اوسکا بقدر کفاف ہے وہ اس حال پر صابر ہے اوسکی موت نے جلدی کی اوسکے لئے رونے والیان کم ہین اوسکی میراث تھوڑی ہے رواہ الترمذی یعنی ایسا شخص لایق رشک کے ہے خود اللہ پاک کو اوسپر رشک آتا ہے کہ دیکھو اسنے کیا کام کیا ہے جسنے قلت و علت و ذلت دنیا پر صبر کیا اوسنے میدان جنت کا مار لیا ہے ؛

بیان زہد و اکتفا کرنیکا تھوڑی چیز پر

سہل بن سعد ساعدی مرفوعاً کہتے ہین ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا ایسا کام بتاؤ کہ جسکے کرنے سے اللہ اور لوگ مجھکو دوست رکھین فرمایا تو زہد یعنی بے رغبتی کر دنیا مین اللہ

تجھکو دوست رکھیگا زہد کر اوس چیز مین جو لوگون کے ہاتھ مین ہے دوست رکھین گے تجھکو لوگ
رواہ ابن ماجۃ مراد مال و متاع دنیا ہے ف شقیق بلخی سے بادشاہ نے کہا تم زاہد بلخ
تمھین ہو جواب دیا کہ مین نہین ہون تم ہو کہا کیونکر کہا زاہد وہ ہے جو قلیل پر قناعت کرے دنیا کو
خدا نے قلیل فرمایا ہے قل متاع الدنیا قلیل سو تمنے اس قلیل پر قناعت کی ہے ہم حریص ہین کہ
آخرت کی طلب مین گرفتار ہین بادشاہ نے رو دیا کہا سچ کہتے ہو پھر توبہ کی ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے
زہد دنیا مین دل کو تن بدن کو چین دیتا ہے رواہ الطبرانی ضحاک کہتے ہین ایک آدمی نے کہا
اے رسول خدا سب سے زیادہ زاہد کون شخص ہوتا ہے فرمایا جو قبر و بوسیدگی کو نہ بھولا دنیا کی آرائش
زائل کو اوسنے چھوڑا باقی کو فانی پر اختیار کیا روز فردا کو اپنے ایام مین نہ گنا اپنی جان کو مردون
مین شمار کر لیا رواہ ابن ابی الدنیا مرسلا ف

دنیا خوابی ست و زندگانی دروے	خواب ست کہ در خواب بہ بینی آنرا
امروز گر از رفتہ حریفان خبرے نیست	فردا ست درین بزم ز ما ہم اثرے نیست

کسکو معلوم ہے کہ کل تک جیتے رہینگے یا نہین روز ہی تو لوگ مرتے چلے جاتے ہین کوئی کل مر گیا تھا
کوئی آج مر گیا کوئی کل مریگا یہ سلسلہ ختم نہوگا ع تا نتا لگا ہے ایک یہان سے وہان تلک ف
ابوسعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ دنیا ہری بھری میٹھی ہے اللہ نے تمکو اوسمین
اپنا خلیفہ ٹھیرایا ہے دیکھتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو سو تم اللہ سے ڈرو عورتون سے بچو دنیا سے
الگ رہو میرے کوئی فتنہ بعد اپنے زیادہ مضر مردون پر ان عورتون سے نہین چھوڑا ہی رواہ
مسلم و النسائی ابن عمرو کا لفظ مرفوع یون ہے دنیا شیرین و سرسبز ہے جسنے اوسکو اوسکے حق
بموجب لیا اوسکو برکت ہوئی بہت سے لوگ خواہش نفس مین گھستے ہین نہین سیر ہوتے اونکو قیامت مین مگر آگ
رواہ الطبرانی فی الکبیر ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے بندے کو دنیا مین سے کوئی چیز نہین ملتی
مگر درجہ اوسکا نزدیک خدا کے گھٹ جاتا ہے گو وہ شخص بزرگ ہی کیون نہو رواہ ابن ابی الدنیا
حدیث طویل ابوعسیب مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کھا کر ٹھنڈا پانی

پیکر کہا تم سے قیامت کو اس نعمت کا سوال ہوگا کہا سچ فرمایا ہان مگر تین چیزین ایک لتا جس سے ستر چھپے ایک کڑا جس سے بدن مرے ایک سو لیخ جسمین گرمی سردی سے بچنے کو بیت رواہ احمد عثمان بن عفان کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین کوئی حق ابن آدم کا سوا ان خصلتون کے ایک گھر جو اسکو سایہ دے ایک کپڑا جو اوسکا ستر چھپا دے ایک سوکھا ٹکڑا روٹی کا پانی سمیت رواہ الترمذی ف خلیل صاحب عروض بہت محتاج تھے ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے سوکھی روٹی کا ٹکڑا پانی مین بھگو کر کھا رہے تھے کسی نے کہا یہہ کیا حال ہے کہا شکر خداوند ذوالجلال ہے ف خبز و ماء و ظل هذا النعيم الاجل یعنی روٹی پانی سایہ سب کچھ تو ہے اس سے زیادہ اور کیا نعمت ہوگی واللہ اعلم ابن عمرو سے ایک آدمی نے کہا کیا مین فقرا مہاجرین مین نہین ہون کہا تیرے پاس جورو ہے جسکے پاس تو اکر رات بسر کرتا ہے کہا ہان کہا تیرا گھر ہے جہان تو بستا ہے کہا ہان کہا پھر تو تو اغنیا مین سے ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک خادم بھی ہے کہا اب تو بادشاہون مین سے ہے رواہ مسلم موقوفا ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین پہلا حساب دن قیامت کے بندے سے یہہ ہوگا کہ اوس سے کہا جاویگا کیا مینے تیرا بدن تندرست نرکھا تجھکو ٹھنڈے پانی سے سیراب نکیا رواہ ابن حبان یعنی صحت بدن اور سیری پر حساب ہوگا کہ تندرست ہو کر کیا کیا اور سیر ہو کر کیا کیا کوئی عبادت و طاعت ادا کی یا کوئی گناہ صغیرہ کبیرہ سجالایا اللھم لبر علیا حسابنا عائشہ سے فرمایا تو اگر مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو کفایت کرتا ہے تجھکو دنیا سے اتنا توشہ جتنا سوار کو کافی ہوتا ہے خبردار جو کبھی تو پاس اغنیا کے بیٹھے تو کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجھ جب تک کہ اوسمین پیوند لگا کر نہ پہن لے رواہ الترمذی زین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ عروہ نے کہا اوسدن سے عائشہ کسی کپڑے کو بے پیوند لگائے نرہتین ایک دن پاس سے معاویہ کے اسی ہزار درہم نزدیک اونکے آئے تھے شام تک ایک درہم بھی باقی نرکھا لونڈی نے کہا بھلا ایک درہم کا ہمارے لئے گوشت ہی خرید لیا ہوتا کہا تو یاد دلاتی تو مین ایسا ہی کرتی سبحان اللہ زہد و ہمت اسکو کہتے ہین کہ پرانا پہنا پیوند لگا

پیئین اللہ کے لئے ہزارون درہم دم بھر مین دیدین اللھم وفقنا صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالے نے گدڑی اسی جگہ سے نکالی ہے گدڑی ہی مین لعل ہوتا ہے مگر ایسے لباس پر صبر کرنا کچھ ٹھٹھا نہین ہے جو کوئی صبر کرتا ہے اوسیکو یہہ کمال ملتا ہے ؎

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر		آرے شود ولیک بخون جگر شود	

صحیح ابن حبان مین آیا ہے کہ جب سلمان فارسی مرے انکا مال چودہ یا پندرہ درہم کو بکا فضالہ بن عبید کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خوشی ہو اوس شخص کو جسنے راہ پائی طرف اسلام کے عیش اوسکا کفاف تہا اوسنے قناعت کی رواہ الترمذی منذری نے کہا کفاف وہ ہے کہ کفایت سے زیادہ کچھ نہ بچے سعید بن عبد العزیز سے کسی نے پوچھا رزق کفاف کیا ہے کہا ایک دن کہانا ایک دن بہوکا رہنا ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یہہ دعا آئی ہے کہ اے اللہ کر رزق آل محمد کا قوت یا کفاف رواہ الشیخان مراد آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذات جناب رسالت ہے یا سارے اہل بیت نبوت یہی سبب ہے کہ سادات کم رزق ہوتے ہین الا ماشاء اللہ تعالے انمین کبہی ویسی سلطنت و دولت وحکومت نہ آئی جیسے قوم مغل پٹہان مین ہوئی لھم الدنیا ولنا الآخرۃ انشاء اللہ تعالے جابر کہتے ہین گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار مین ایک بچہ مختون مردہ گوسفند پر اوسکا کان پکڑ کر فرمایا تم مین کوئی شخص اسکو ایک درہم پر لینا چاہتا ہے کہا ہمتو مفت مین بہی نہ لین اسکو لیکر کیا کرینگے فرمایا بھلا اگر یہہ تمکو ملے کہا اگر یہہ زندہ بہی ہوتا تو بہی عیب دار ہوتا کیونکہ کان چہوٹے ہین اب تو یہہ مردار ہے فرمایا واللہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم یعنی قسم ہے اللہ کی دنیا اللہ پر اس سے بہی زیادہ خوار تر ہے تمپر رواہ مسلم یہی مضمون بلفظ دیگر ابن عباس سے مرفوعاً نزدیک امام احمد کے آیا ہے لفظ مذکور یہہ ہے والذی نفسی بیدہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذہ علی اھلھا اسی کے ہم معنی بزار نے ابو الدرداء سے مرفوعاً روایت کیا ہے سہل بن سعد کا لفظ مرفوع یہہ ہے اگر دنیا نزدیک اللہ کے برابر پشہ کے ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بہی اوس سے نہ پلاتا رواہ الترمذی یعنی دنیا ایک ذلیل نابکار چیز ہے اسلیئے نابکار ون

والیوں کو دی گئی ہے اگر قدر ہی عزیز ہوتی تو اونکو ہرگز نصیب نہوتی اسلیئے اللہ اپنے دوستوں کو جسطرح اس ناچیز کی نہین دیتا ہے دنیا کو اون سے اور کو دنیا سے الگ تھلگ رکھتا ہے حدیث سلمان مین دنیا کو چرکین کی مانند فرمایا ہے جسکی بدبو سے آدمی ناک بند کرلیتا ہے رواہ الطبرانی حدیث ضحاک بن سفیان مین مثال دنیا کی نفضلہ بنی آدم ٹھیرایا ہے رواہ احمد معلوم ہوا کہ جو لوگ نرے دنیا دار ہین وہ مادین کو کہاتے جھک مارتے ہین روایت ابی بن کعب مین ہے مطعم ابن آدم کو دنیا کی مثال بتایا ہے پھر فرمایا کہ دیکھو انجام اس طعام کا کیا ہے رواہ ابن حبان فی صحیحہ مستورد سے مرفوعاً آیا ہے کہ دنیا آخرت مین اتنی ہے جیسے کوئی اپنی انگلی دریا مین ڈبوئے پھر دیکھے کتنا پانی لیآئی رواہ مسلم حدیث طویل ابی ہریرہ مین بندۂ درہم و دینار و خمیصہ یعنی لباس پر دعاے ہلاکت فرمائی ہے رواہ البخاری یعنی اللہ مال دوست جامہ دوست کو برباد کرے ابو مالک اشعری نے مرفوعاً کہا ہے دنیا کی لذت آخرت کی تلخی ہے دنیا کی تلخی آخرت کا مزا ہے رواہ الحاکم کعب بن عیاض کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر امت کے لیئے ایک فتنہ ہے میری امت کا فتنہ مال ہے رواہ الترمذی عائشہ کا لفظ یہ ہے دنیا گھر ہے اور اسکے لیئے گھر نہین دنیا کے لیئے وہی جمع کرتا ہے جسکو کچھ عقل نہین رواہ احمد والبیہقی وزاد وما قل ومما لا یلہ ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین مجھکو تمہارے فقر کا ڈر نہین ہے ڈر تمہارے کثرت کا ہے یعنی زیادتی مال ومتاع دنیا کا ڈر خطا کا نہین ہے ڈر تمہارے تعہ کا ہے رواہ احمد یعنی بھولے بھٹکے کس سے خطا نہین ہوتی ہے اسکا چنداں اندیشہ نہین ہے خوف اس بات کا ہے کہ کہین تم جان بوجھ کر گناہ خطا جرم تصور کرو ابن تغلب نے مرفوعاً کہا ہے کہ تم پاس اغنیا کے کم جایا کرو اسلیئے یہ ہوگا کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر سمجھوگے رواہ الحاکم حافظ منذری نے ایک فصل مستقل بیان مین عیش سلف کے لکھی ہے اور اسکا خلاصہ صاحب تلخیص منذری نے ایک جزو مین کیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب واہل بیت نے بیشہ تنگی ترشی کھانے پینے رہنے سہنے کی بھگتے فاقہ ہاتھون دستہ پستہ حاضر رہتا تھا اکثر

کھانے کو ملا تو دو دن ناغہ سے موٹا کھانا بے چھنا جو کا آٹا یا کھجور پانی پر گزرتا لباس دیکھو تو ویسا ہی درشت و سخت و سنگین تھا اس جگہ اون سب حدیثون کا ذکر کرنا مشکل ہے کتاب بڑھتی ہے حاصل یہہ ہے کہ اس زمانہ حاضر مین جس کیکو سب سے زیادہ تنگ حال گرفتار افلاس پابند فقر اسیر احتیاج سمجھا جاوے وہ بہ نسبت زیست سلف وصلحا کے گویا بادشاہ وقت سے زیادہ آسودہ حال ٹھیرتا ہے اسکو بخوبی سمجھ لو سو وہ لوگ تو اوس حال پر اختلال مین شاکر ذوالجلال صابر و حامد ربہ متعال رہتے تھے ہم لوگ باوجود اس فراغت بال وحصول امانی و آمال کے ہر دم شاکی خدا حالی جفا مین انا للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اللھم تب علینا ووفقنا ۔

بیان رونے کا اللہ پاک کے ڈر سے

منجملہ اون سات گروہ کے جنکا ذکر حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً صحیحین مین آیا ہے اور اونکو دن قیامت کے اللہ کا سایہ رحمت ملیگا ایک وہ لوگ بھی ہین جنھون نے اکیلی جگہ اللہ کو یاد کیا پھر اونکی آنکھون سے آنسو بہ چلے دوسری حدیث مین انس سے مرفوعاً یون مروی ہے جسنے یاد کیا اللہ کو پھر ہی آنسو اوسکے ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ زمین پر گرے وہ دن قیامت کے معذب نہوگا رواہ الحاکم بوریحانہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے حرام ہے آگ اوس آنکھ پر جو روئی ڈر سے اللہ کے حرام ہے آگ اوس آنکھ پر جو جاگی راہ خدا مین رواہ احمد والنسائی ابن عباس کا لفظ یہہ ہے دو آنکھین ہین جنکو آگ نہ چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو خوف خدا سے روئی دوسری وہ آنکھ جسنے راہ خدا مین جاگ کر حراست کی رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہ گھسیگا آگ مین وہ شخص جو روبا ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ پھر دودھ تھن مین جمع نہین ہوتا غبار راہ خدا کا اور دھوان جہنم کا رواہ الترمذی ابن مسعود کا لفظ یون ہے نہین ہے کوئی مومن کہ نکلے اوسکی آنکھ سے آنسو گو برابر سر مگس ہی کے کیون نہو خوف سے خدا کے پھر وہ آنسو اوسکے مونہہ پر گرے مگر حرام کر دیتا ہے اللہ اوسکو آتش دوزخ پر رواہ ابن ماجۃ والبیہقی والاصبہانی ابن ماجہ کی اسناد مقارب ہے

سلم بن یسار کا لفظ یہ ہے نہ بہرائی کوئی آنکھ اپنے آنسو سے مگر حرام کر دیتا ہے اللہ سارا بدن
اوسکا آگ پر نہ بھا کوئی قطرہ رخسار پر بہرا دس مونہہ کو سیاہی لگے یا خواری آوے اگر کوئی رسول اللہ
کسی امت مین روتا ہے تو وہ ساری امت مرحوم ہوجاتی ہے ہر چیز کا ترازو مین ایک مقدار دیا
ہے مگر آنسو کہ یہ آگ کے دریا کے دریا بجھا دیتا ہے رواہ البیہقی ھکذا مرسلا مطرف بن عبداللہ
نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے آپکے
سینہ سے آواز نکلنی سے مثل آواز ہنڈی کے بسبب رونے کے رواہ ابوداؤد دوسری روایت
مین یوں آیا ہے کہ مثل رگیمانی کی آواز گریہ سنائی دیتی تھی سبحان اللہ سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تو خوف خدا سے نماز مین اور باہر نماز کے روئیں امت اتنی سخت دل ہوگئی ہے
کہ انکو کسیطرح پر بھی خوف خدا سے ایک دن بھی رونا نہین آتا حدیث علی مین آیا ہے کہ بدر کے
دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے ایک درخت کے صبح تک نماز پڑھتے روتے رہے رواہ
ابن خزیمۃ ہیثم بن مالک کہتے ہین خطبہ پڑھا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک آدمی آپکے روبرو رونے لگا فرمایا اگر حاضر ہو باس تمہارے آجکے دن ہر موس جسکے گناہ
مثل بڑے پہاڑون کے ہون تو وہ سب اس آدمی کے رونے سے بخشدئے جاوین اسلئے کہ
فرشتے اسکے لئے روتے دعا کرتے ہین کہتے ہین اللھم شفع البکائین فیمن لم یبک یعنی
اے اللہ تو قبول کر لے شفاعت ان رونے والون کی اوسکے حق مین جو نہین روتے ہین رواہ
البیہقی وقال ھکذا جاء الحدیث مرسلا ابن عباس نے کہا جب اللہ نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت اتاری یا ایہا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا
الناس والحجارۃ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن یہ آیت اپنے اصحاب کو پڑھکر
سنائی ایک جوان بیہوش ہوکر گر پڑا آپنے اوسکے دل پر ہاتھ رکھا دیکھا ہلتا ہے فرمایا اے جوان کہہ
لا الہ الا اللہ اوسنے کہا آپنے اوسکو جنت کی بشارت دی صحابہ نے عرض کیا یہ ہمارے
درمیان ہوا فرمایا تمنے یہ قول خدا کا نہین سنا ہے ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید

رواہ الحاکم

بیان موت کے یاد کرنے کا

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے تم بہت یاد کیا کرو قاطع لذات یعنی موت کو رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ نہین یاد کرتا کوئی شخص موت کو کسی تنگی مین مگر اوسکو کشادہ کر دیتی ہے نہ کسی وسعت مین مگر اوسکو تنگ کر دیتی ہے ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ قبر ایک روضہ ہے ریاض جنت سے یا ایک حفرہ ہے حفر نار سے رواہ الترمذی ابن عمر کہتے ہین ایک انصاری نے کہا اے رسول خدا کون آدمی بڑا عقلمند ہوشیار ہے فرمایا جو موت کو بہت یاد کرتا ہے موت کے لیے بڑی تیاری کر رہا ہے یہ لوگ ہین بڑے دانا دنیا کا شرف آخرت کی کرامت یہی لیگئے رواہ الطبرانی فی الصغیر براء ابن عازب نے کہا ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ایک جنازے مین سو بیٹھے آپ ایک قبر کے کنارے پہ یہانتک روئے کہ زمین تر ہو گئی پھر فرمایا اے بھائیو اسدن کے لیے تیاری کرو رواہ ابن ماجۃ ابن عمر کا کندھا پکڑ کر فرمایا رہ تو دنیا مین مثل غریب یا مسافر کے یہ کہا کرتے جب تو شام کرے توصبح کی راہ نہ دیکھ جب صبح کرے تو شام کا انتظار نکر اپنی تندرستی سے کچھ بیماری کے لیے لے اپنی زندگی سے کچھ موت کے لیے لے رواہ البخاری معاذ نے کہا اے رسول خدا مجھے وصیت کرو فرمایا پوج اللہ کو گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہے گن اپنی جان کو مردون مین یاد کر اللہ کو پاس ہر پتھر درخت کے جب تجھ سے کوئی برا کام ہو تو اوسکے مقابلہ مین کوئی اچھا کام کر سر بسر علانیہ بعلانیہ رواہ الطبرانی انس کا لفظ یہ ہے کہ کھینچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خط کہا یہ انسان ہے پھر کھینچا پاس اوسکے ایک دو سرا خط کہا یہ اوسکی اجل ہے پھر ایک اور خط ذرا دور تک کھینچا فرمایا یہ اوسکی امید ہے اس درمیان مین کہ انسان اسطرح پہ ہے ناگہان جو قریب تر خط تھا وہ آگیا رواہ البخاری یعنی امید دھری رہتی ہے موت جلدی سے آکر گھیر لیتی ہے ابن مسعود نے

مرفوعاً کہا ہے کہ قیامت تو قریب آئی مگر لوگون کی حرص دنیا پر بڑھتی جاتی ہے یعنی اللہ سے دور پڑتے جاتے ہین دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جنت نزدیک تر ہے تم سے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ اسیطرح مار رواہ البخاری ابو ہریرہ مرفوعاً راوی ہین کہ جلدی کرو تم عمل کرنے مین پہلے اس سے کہ آوین فتنے جیسے ٹکڑے اندھیری رات کے صبح کریگا آدمی مومن ہوکر شام کرے گا کافر ہوکر شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر ہوگا اپنا دین توڑے سے دنیا کے عوض فروخت کریگا رواہ مسلم وہ فتنے اسوقت مین ہر جگہ بکثرت موجود ہین ابتو دنیا ایمان ٹھیر گئی ہے کسکا دین کسکا اسلام کہان کا احسان ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے وعظ مین فرمایا تو غنیمت جانلے پانچ چیزون کو پہلے پانچ چیزون کے جوانی کو پہلے بڑھاپے کے صحت کو پہلے بیماری کے آسودگی کو پہلے محتاجی کے فراغت کو پہلے شغل کے حیات کو پہلے موت کے رواہ الحاکم شداد بن اوس کا لفظ مرفوع یہ ہے ہوشیار وہ شخص ہے جسنے حساب لیا اپنی جان کا کام کیا مابعد موت کے لئے عاجز وہ شخص ہے جس نے پیروی کی اپنی جان کی تمنا رکھے اللہ سے رواہ الترمذی یعنی گناہ کئے جانا اور اللہ سے امید نجات کی رکھنا حماقت کی علامت ہے اعمش مرفوعاً کہتے ہین آہستگی ہر چیز مین اچھی ہے مگر آخرت کے کام مین رواہ ابوداؤد انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب اللہ کسی آدمی کے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو مرنے سے پہلے اوسکو توفیق عمل صالح کی دیتا ہے رواہ الحاکم ف حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے عذر قطع کردیا اللہ نے اوس شخص سے جسکی موت مین دیر کی یہانتک کہ وہ ساٹھ برس کو پہونچ گیا رواہ البخاری سہل کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے میری امت مین ستر برس کی عمر پائی بے شک خدا نے اوسکا عذر کھودیا مقدمۂ عمر مین رواہ الحاکم جابر بن عبداللہ کا لفظ یہ ہے نکرو تم تمنا موت کی بیشک ہول مطلع کا بہت سخت ہے آدمی کی سعادت ہے کہ اوسکی عمر لمبی ہو اللہ اوسکو رجوع نصیب کرے رواہ احمد ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین کوئی تم مین سے آرزو موت کی نکرے اگر نیک ہے شاید نیکی زیادہ ہو برا ہے تو شاید

بازرہے رواہ البخاری مسلم کا لفظ یہ ہے نہین بڑہتی مومن کو اوسکی عمر سے مگر بھلائی اُس کی
حدیث مین فرمایا ہے تمنا نکرے کوئی شخص موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اوسپر نازل ہوا ہے اگر
بے کئے نہ بنے تو یون کہے اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی ان کانت الوفاۃ
خیرا لی رواہ البخاری ومسلم ؛

بیان خوف خدا کا

منجملہ اون سات گروہ کے جنکو دن قیامت کے اللہ کا سایہ ملیگا ایک وہ شخص بھی ہے جسکو
کسی عورت منصب وجمال والی نے بلایا اوسنے کہا مین ڈرتا ہون اللہ سے رواہ بتمامہ الشیخان
عن ابی ھریرۃ اس مقدمہ مین ایک حدیث کفل کی بھی گزر چکی ہے مطلب یہ کہ خدا کے خوف سے
زنا نہ کیا باوجودیکہ داعی زنا موجود تہا عورت صاحب منصب وجمال تہی قصہ اون تین شخصون
کا جو اندر ایک غار کے پہنس گئی تہی اوپر گزر چکا ہے اُنمین ایک شخص وہ تہا جسنے ایک عورت کو خرچ
دیکر پھر خوف خدا سے زنا نہ کیا یہہ حدیث ابوہریرہ سے بطولہ صحیحین مین مروی ہے دوسری روایت
ابوہریرہ مین مرفوعاً قصہ ایک شخص کا آیا ہے جسنے اپنی اولاد سے کہا تہا کہ بعد مرنے کے اوسکو
جلاکر اوسکی خاک ہوا مین اوڑادین جب وہ مرگیا تو ایسا ہی کیا گیا اللہ نے کہا تو نے یہہ کیون کیا
کہا اے رب تیرے ڈر سے اللہ نے اوسکو بخشدیا رواہ الشیخان بطولہ حدیث انس مین مرفوعاً
آیا ہے اللہ تعالے فرماویگا نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا مجھکو کسی دن یا ڈرا مجھ سے
کسی جگہ مین رواہ الترمذی ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ تعالے فرماتا ہے یعنی فرشتون سے
جب بندہ میرا ارادہ کسی برے کام کرنے کا کرے تو تم اوسکو نہ لکھو جب تک کہ نکرے جب وہ کر گزرے
تو ایک سیئہ لکھو اور جو اوس کام کو میری وجہ سے چھوڑدے تو ایک حسنہ لکھو احدیث رواہ الشیخان
دوسرا لفظ انکا یہہ ہے اللہ تعالے کہتا ہے قسم ہے میری عزت کی نہین جمع ہوتی میرے بندے پر دو
خوف دو امن جب وہ دنیا مین مجھ سے ڈریگا تو مین قیامت مین اوسکو امن دونگا اور جو وہ دنیا مین

مجھسے امن مین رہیگا تو مین قیامت مین اوسکو ڈراؤن گا رواہ ابن حبان سہل بن سعد کہتے ہین ایک جوان انصاری کے دلمین خوف خدا کا بیٹھ گیا جب ذکر مار کا ہوتا تو وہ روتا یہانتک کہ گھر مین بیمار رہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا کرسنا اوسکے گھر گئے اوسے اوسکا معائنہ کیا مر گیا فرمایا اسکی تجہیز کرو ڈرنے اس کے جگر کو پھاڑ دیا رواہ الحاکم والبیہقی ہزیل بن حکیم کہتے ہین زرارہ بن ابی اوفی نے مسجد بنی قشیر مین امامت کی سورۂ مدثر پڑہی جب اس آیت پر پہونچے فاذا نقر فی الناقور مر کر گر پڑے رواہ الحاکم ابوالدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہی اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو روؤ بہت ہنسو تھوڑا کھاؤ جنگل کو نکل جاؤ چلاتے ہوئے رواہ البزار

بیان حسن ظن کا ساتھ اللہ پاک کے

اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کہتا ہے اے ابن آدم اگر آویگا تو پاس میرے زمین بھر خطائین لیکر پھر ملیگا تو مجھ سے شریک نکرتا تھا تو کسی چیز کو ساتھ میرے تو ملونگا مین تجھسے زمین بھر مغفرت لیکر رواہ الترمذی دوسری روایت مین یون آیا ہی آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان پر آور وہ موت مین تھا فرمایا تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا اللہ سے امید رکھتا ہون یعنی مغفرت کی اپنے گناہون سے ڈرتا ہون فرمایا جمع نہین ہوتی رجاء ہون کسی مومن کی دلمین ایسی جگہ مین مگر اللہ اوسکی امید پوری کرتا ہے خوف سے اوسکو امن دیتا ہے رواہ الترمذی معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہین اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون کہ سب سے پہلے اللہ دن قیامت کے مومنون سے کیا کہیگا اور وہ اللہ سے کیا کہین گے کہا ہان فرمایا اللہ یہ کہیگا تم مجھسے ملنا چاہتے تھے وہ کہین گے ہان اے رب ہمارے فرماویگا کیلئے کہین گے عفو و مغفرت کی امید پر فرماویگا تمہارے لئے میری مغفرت واجب ہو گئی رواہ احمد حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے مین پاس گمان اپنے بندے کے ہون احمد ہیثمی رواہ الطبرانی جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن پہلے وفات سے فرمایا تھا مرے کوئی تم مین مگر گمان نیک کرتا ہو

اللہ عزوجل سے رواہ مسلم واثلہ بن اسقع کا لفظ یہ ہے اللہ فرماتا ہے مین ہون نزدیک گمان بندے اپنے کے اگر مجھ سے نیک گمان رکھتا ہے تو اوسکا فائدہ ہے اور جو بد گمان ہے تو اوسیکا نقصان ہے رواہ احمد وابن حبان ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے اللہ نے حکم کیا ایک بندے کو آگ مین جانیکا جب وہ کنارہ نار پر پہونچا کھڑے ہوکر ادہر ادہر دیکھنے لگا پھر کہا قسم ہے اللہ کی میرا گمان تو نیک تہا اللہ نے فرمایا اسکو پھیرلاؤ مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون رواہ البیہقی ۔

کتاب الجنائز

بیان مانگنے عفو وعافیت کا اللہ پاک سے

انس کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون دعا افضل ہے فرمایا تو اپنے رب سے عافیت ومعافات دنیا وآخرت کی مانگ دوسرے دن آکر پھر یہی کہا آپنے پھر وہی جواب دیکر فرمایا کہ جب تجھکو دنیا وآخرت مین عافیت ملے تو تو فلاح کو پہونچ گیا رواہ الترمذی ابو بکر صدیق کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر رو کر فرمایا اللہ سے عفو وعافیت مانگو کیونکہ یقین کے عافیت سے بہتر کوئی چیز نہین دیگئی ہے رواہ الترمذی ابو ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ کوئی دعا بندہ کی اس سے بہتر نہین ہے کہ یون کہے اللھم انی اسئالک المعافاۃ فی الدنیا والآخرۃ رواہ ابن ماجۃ ابو مالک اشجعی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا مین اپنے رب سے کسطرح مانگون فرمایا کہہ اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی یہ کلمے دنیا وآخرت کو تیرے لئے جمع کردیتے ہین رواہ مسلم انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ دعا درمیان اذان واقامت کے مردود نہین ہوتی کہا ہم کیا کہین فرمایا اللہ سے عافیت دنیا وآخرت مانگو رواہ الترمذی

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے مین سوال کیا جاتا ہون سے زیادہ ترجبوب عافیت سے مرواہ الترمذی عائشہ نے کہا بلا اگر مین شب قدر دیکھون تو کیا کہون فرمایا یہ کہہ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی مرواہ الترمذی معنی

کرو ما بخشائے رحال ما		کہ ستم اسیر کمند ہوا	

مبتلا کو دیکھکر کیا کہے

ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہی جو کوئی کسی مبتلا کو دیکھے تو یون کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا وہ بلا اس شخص کو نہ پہونچیگی مرواہ الترمذی والبزار والطبرانی

بیان صبر کرنیکا جان و مال کی بلا پر

ابوسعید خدری مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی صبر کرتا ہے اللہ اوسکو صبر دیتا ہے کسیکو کوئی عطا صبر سے زیادہ کشادہ ترنہین دیگئی مرواہ الشیخان

صبر ست علاج دل بیمار تو واقف		افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست	

علقمہ کا لفظ مرفوع یہ ہے صبر آدھا ایمان ہے یقین پورا ایمان ہے مرواہ الطبرانی جعفر بن برقان کا لفظ یہ ہے کہ صبر مسلمان کا نیکا ہے مرواہ رزین

اتنی گزری جو ترے ہجر مین سو اسکے سبب		صبر مرحوم عجب مونس تنہائی تھا	

ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے مثال مومن کی جیسے کھیتی کہ ہمیشہ ہوائین اوسکو ہلاتی رہتی ہین اسیطرح مومن کو ہمیشہ کچھ نہ کچھ بلا پہونچتی رہتی ہے مثال منافق کی جیسے کہ درخت صنوبر کا جب ہا جڑ سے اوکھڑ گیا مرواہ الترمذی مصعب بن سعد اپنے باپ سے مرفوعاً راوی ہین کہ مینے کہا اے رسول خدا کسکی بلا زیادہ سخت ہے فرمایا انبیاء کی پھر جو افضل ہے پھر جو بعد اوسکے افضل ہے آدمی مطابق اپنے دین کے مبتلا ہوتا ہے اگر دین مین سخت درشت ہے تو اوسکی بلا بھی سخت تر ہوتی ہے اگر دین

مین ہلکا ہے تو بقدر دین مبتلا ہوتا ہے بلا بندے پر چلی جاتی ہے یہانتک کہ وہ زمین پر چلتا ہے
اوسپر کوئی گناہ باقی نہین رہتا رواہ الترمذی ابو سعید کا لفظ یہ ہے کہ سخت تر بلا مین سب
لوگون سے انبیا رہین پھر علما رپھر صالحین الحدیث رواہ الطبرانی کبیر جابر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے
قیامت کو اہل عافیت جب ثواب اہل بلا کا دیکھین گے تمنا کرینگے کہ کاش اونکی کھال قینچی سے کاٹی
جاتی رواہ الترمذی ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین شہید کو دن قیامت کے لاوینگے اوسکو حساب
کے لئے کھڑا کیا جاویگا صدقہ دینے والے کو لاوینگے اوسکو بھی حساب لینے کے لئے کھڑا کرینگے پھر اہل
بلا کو لاوینگے اونکے لئے نہ ترازو کھڑی ہوگی نہ نامۂ اعمال کھولا جاویگا بلکہ اونپر اجر پر اجر برساوینگے
یہانتک کہ عافیت والے تمنا کرینگے کہ کاش اونکی کھال مقراض سے کاٹی جاتی اللہ کا حسن ثواب
دیکھکر رواہ الطبرانی فی الکبیر انس مرفوعاً کہتے ہین عظمت جزا کی عظمت بلا سے ہوتی ہے اللہ
جب کسی قوم کو دوست رکھتا ہے تو اونکو بلا مین مبتلا کرتا ہے جو راضی رہا وہ راضی ہوگا جو خفا ہوا
وہ خفگی اوٹھاویگا رواہ الترمذی ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے آدمی کے لئے نزدیک
اللہ کے ایک مرتبہ ہوتا ہے وہ کسی عمل سے اوس درجہ تک نہین پہونچتا اسلئے اللہ ہمیشہ اوسکو
کسی نہ کسی مکروہ مین مبتلا رکھتا ہے یہانتک کہ وہ اوس مرتبہ کو پہونچ جاتا ہے رواہ ابن حبان
فی صحیحہ ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے نہین پہونچتا کسی مومن کو کوئی تعب یا مرض یا ہم
یا حزن یا ایذا یا غم یہانتک کہ کوئی کانٹا لگ جاوے مگر اللہ اوسکے لئے کفارہ اوسکی خطاؤن
کا کر دیتا ہے رواہ الشیخان عائشہ کا لفظ یہ ہے نہین لگتا کسی مسلمان کو کانٹا یا کانٹے سے
زیادہ لیکن لکھا جاتا ہے اوسکے لئے ایک درجہ بڑھائی جاتی ہے اوس سے ایک خطا رواہ مسلم
ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے ہمیشہ رہتی ہے بلا مومن و مومنہ کو جان اور اولاد مال مین یہانتک کہ
جب خدا سے ملاقات ہوتی ہے تو کوئی خطا بھی اوسپر باقی نہین رہتی رواہ الترمذی ابن عباس
مرفوعاً کہتے ہین جس کسیکو کوئی مصیبت مال یا جان مین پہونچی اوسنے اوسکو چھپایا لوگون سے شکایت
نہ کی تو اللہ پر حق ہے کہ اوسکو بخشدے رواہ الطبرانی فی عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جب کسی

بندے کے گناہ بہت ہو جاتے ہین اور کوئی عمل اوسکا ایسا نہین ہوتا ہے جو کفارہ ہو سکے تو
اللہ اوسکو رنج مین مبتلا کر دیتا ہے جو اوسکے گناہون کا کفارہ ہو جاتا ہے رواہ احمد دوسرا
لفظ انکا یہ ہے کہ جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ اوسکو گناہون سے ایسا خالص کر دیتا ہے
جیسے بھٹی لوہے کو صاف کر دیتی ہے رواہ الطبرانی ابو موسیٰ مرفوعاً کہتے ہین جب بندہ بیمار
یا مسافر ہوتا ہے تو اوسکے لیے وہ عمل جو کہ حالت اقامت و صحت مین کرتا تھا لکھا جاتا ہے رواہ
البخاری ابن عمر کا لفظ یہ ہے نہین کوئی آدمی جسکے بدن مین کوئی بلا ہو پھر مگر حکم دیتا ہے اللہ
عزوجل ملائکہ حافظین کو کہ لکھو اوسکے لیے ہر دن ہر رات وہ عمل خیر جو کیا کرتا تھا میرے اعتماد پر
رواہ احمد واللفظ لہ والحاکم یہی مضمون حدیث انس مین نزدیک احمد کے بھی آیا ہے اتنا
زیادہ ہے کہ اگر اوسکو شفا دے تو نہلا کر پاک کر دیتا ہے اور جو قبض کر لیا تو اوسکو مغفور مرحوم
فرماتا ہے احمد بن کرز نے مرفوعاً کہا ہے بیمار کی خطائین ایسی جھڑ جاتی ہین جیسے درخت کے پتے
رواہ ابن احمد فی زوائدہ ام العلاء سے وقت عیادت کے فرمایا تو خوش ہو جا بیماری اللہ
کی اوسکی خطاؤن کو ایسا دور کرتی ہے جیسے آگ میل لوہے چاندی کا رواہ ابو داؤد ابو ہریرہ
کہتے ہین جب یہ آیت اوتری من یعمل سوءا یجز بہ مسلمانون کو بہت شاق گزرا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لگے رہو سیدھی چال چلے جاؤ مسلمان کی ہر مصیبت کفارہ ہوتی ہے یہانتک
کہ ذرا سی تکلیف اور کانٹا جو اوسکو لگتا ہے رواہ مسلم ابو بکر صدیق نے کہا اے رسول خدا
بعد اس آیت کے کیونکر درستی و صلاح ہو سکتی ہے لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتاب من
یعمل سوءا یجز بہ ہم جو کام کرینگے جکو اوسکی سزا جزا ملیگی فرمایا اللہ تجھے بخشتے کیا تو بیمار نہین ہوتا
ہے کیا تجھکو غم نہین پہونچتا ہے کیا تجھکو سختی نہین ہوتی ہے کہا ہان فرمایا یہی تمہاری سزا جزا ہے
رواہ ابن حبان عطا بن یسار مرفوعاً کہتے ہین جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے اللہ تعالے دو فرشتے
بھیجتا ہے کہتا ہے دیکھو یہ اپنی عیادت کرنے والون سے کیا کہتا ہے اگر اوسنے اللہ کی حمد و ثنا
بیان کی تو وہ اس حمد و ثنا کو باس اللہ کے لیجاتے ہین حالانکہ اللہ کو خوب معلوم ہے اللہ فرماتا ہے

اگر وفات دونگا مین اس بندے کو تو جنت مین داخل کرونگا اگر شفا دونگا تو اوسکے گوشت وخون سے بہتر گوشت وخون بدل دونگا اوسکے سیئات کا کفارہ کرونگا رواہ مالک مرسلا حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے کسی مسلمان کو کوئی ایذا بیماری وغیرہ کی نہین پہونچتی مگر اللہ اوسکے سیئات کو دور کردیتا ہے جیسے پتے درخت کے جھڑجاتے ہین رواہ الشیخان ابو ہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے ہمیشہ اللہ کے کسی لونڈی غلام کو تپ اور دردسر رہتا ہے اور اوپر خطائین مثل احد کے ہوتے ہین یہ دونون اونکو نہین چھوڑتے اور اوپر برابر مادۂ رائی کے کوئی خطا باقی ہو رواہ ابو یعلی یہی مضمون حدیث ابی الدرداء مین نزدیک احمد کے بھی آیا ہے مطلب یہ کہ تپ و دردسر سے سارے گناہ دور ہوجاتے ہین گو برابر کوہ احد کے کیون نہون مجکو دردسر اکثر رہا کرتا ہے گرمی یا بدخوابی یا قبض سے سر پیر اکرتا ہے مین امید کرتا ہون کہ اللہ میرے گناہون کو عوض اس تکلیف کے بخشدیگا مجھپر رحم کریگا مین اپنے گناہون سے تائب ہوتا ہون ۵

بر در آمد بندۂ بگریختہ		آبروئے خود بعصیان ریختہ	

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسکا سر راہ خدا مین دکھا اوسنے صبر کیا اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے رواہ الطبرانی والبزار ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین دردسر مومن کا اور بوکا نٹا اوسکو لگتا ہے یا جو چیز اوسکو ایذا دیتی ہے اوسپر اللہ دن قیامت کے اوسکا درجہ بلند کرتا ہے اور اوسکے گناہ کا کفارہ فرماتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے اللہ مبتلا کرتا ہے اپنے بندے کو بیماری مین یہانتک کہ وہ بیماری ہر گناہ کا کفارہ ہوجاتی ہے رواہ الحاکم وللہ الحمد انس مرفوعاً کہتے ہین اللہ فرماتا ہے مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی نہین نکالتا مین کسی شخص کو دنیا سے اور مین اوسکا بخشنا چاہتا ہون یہانتک کہ پورا کرتا ہون ہر گناہ جو اوسکی گردن پر ہے اوسکے بدن کی بیماری رزق کی تنگی سے ذکرہ رزین ابو امامہ باہلی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے کوئی بندہ کسی بیماری مین نہین پہچتا لیکن اللہ اوسکو پاک کرکے اوٹھاویگا رواہ الطبرانی فی الکبیر حسن کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے اللہ کفارہ کرتا ہے مومن سے اوسکی

ساری خطاؤن کو ایک دن کی تپ سے رواہ ابن ابی الدنیا دوسرا لفظ یہ ہے کہ صحابہ امید رکھتے تھے کہ ایک رات کی تپ کفارہ ہے سارے گناہ ان گذشتہ کا رواہ ابن ابی الدنیا ایضاً یہ اسلئے کہ تپ جب آتی ہے تو سارے بدن مین سر سے پاؤن تک سرایت کرجاتی ہے جس جس عضو سے جو جو گناہ ہوا ہے اوسکا کفارہ ہوجاتی ہے آدمی گناہون سے بالکل پاک ہوکر اوٹھتا ہے ؎

تا آمدہ بشہر وجود دم تپ غمت	گر مش بسیر کوچہ ہر بستوان کنم

ایک روایت مین یہ بھی آیا ہے کہ ایک دن کی تپ سال بھر کے گناہون کا کفارہ ہوجاتی ہے یہ اسلئے ہے کہ آدمی کے بدن مین تین سو ساٹھ جوڑ پیوند ہین سال بھر کے بھی اتنے ہی دن ہین جس تپ نے سب مفاصل مین اثر کیا تو اتنے ہی دنکا کفارہ بھی ہوا ہوگا تو یہ محض ایک حیلہ ہے رحمت کا ورنہ کہان ایک دن کی بیماری کہان سال بھر کا کفارہ کار بنایت ست باقی بہانہ عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ تپ حصہ ہے ہر مومن کا آتش دوزخ سے رواہ البزار ف انس مرفوعاً کہتے ہین اللہ تعالے کہتا ہے جب مبتلا کرتا ہون مین کسی اپنے بندے کو اوسکی دونون آنکھون مین اور وہ صبر کرتا ہے تو دیتا ہون مین اوسکو عوض اوسکے جنت رواہ البخاری ترمذی کا لفظ یون ہے اللہ فرماتا ہے جب لین مینے آنکھین کسی اپنے بندے کی دنیا مین تو نہین ہے جزا اوسکی نزدیک میرے مگر جنت دوسری روایت یہ ہے کہ مینے جسکی آنکھین لین اور اوسنے صبر کیا امید اجر تو راضی نہین ہوتا مین اوسکے لئے ثواب کا سوائے جنت کے عرباض بن ساریہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب تبارک وتعالے سے راوی ہین کہ اوسنے کہا جب لین مینے دونون آنکھین کسی اپنے بندے کی اور وہ ساتھ اوسکے بخیل ہے تو اوسکے لئے سوا جنت کے کسی ثواب پر مین راضی نہیں ہوتا اگر اوس نے اس بلا پر میری حمد کی ہے رواہ ابن حبان عائشہ بنت قدامہ مرفوعاً کہتی ہین مشکل ہے اللہ پر یہ بات کہ لے آنکھین کسی مومن کی پھر اوسکو جہنم مین داخل کرے رواہ احمد والطبرانی۔

جسکے بدن کو کچھ دکھ پہونچے وہ کیا کہے

عثمان بن ابی العاص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ جب سے مین مسلمان ہوا ہون اپنے بدن مین درد پاتا ہون فرمایا جس جگہہ بدن مین درد ہے اوسجگہہ ہاتھہ رکھہ تین بار بسم اللہ کہہ سات بار یہہ دعا پڑہ اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر رواہ الشیخان مالک کا لفظ یہہ ہے اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد عثمان کہتے ہین پھر یون ہی کیا اللہ نے وہ دکھہ دور کردیا جب سے مین ہمیشہ اپنے گھر والون وغیرہم کو اس دعا کے پڑہنے کو کہا کرتا ہون ثابت بنانی کہتے ہین جب تجھکو دکھہ ہو تو دکھہ کی جگہہ ہاتھہ رکھہ پھر بسم اللہ کہہ کے دعا سے مذکور پڑہ پھر ہاتھہ اوٹھا پھر رکھہ اسکو طاق پڑہ انس بن مالک نے مجھہ سے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے یون ہی فرمایا تھا رواہ الترمذی

بیان حجامت کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اگر تمہاری کسی دوا مین کچھہ خیر ہے تو حجامت مین ہے رواہ ابوداؤد جابر کا لفظ مرفوع صحیحین مین یون ہے کہ شرط محجم یا شربت عسل یا الذعۃ بنار مین ہے مگر مین داغ دینے کو دوست نہین رکھتا سلمی خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہین کوئی آدمی درد سر کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکرتا تھا مگر فرماتے کہ حجامت کرتہ پاؤن کی مگر کہتے کہ مہدی کا خضاب لگا رواہ ابوداؤد والترمذی ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے کہ شب معراج مین جس گروہ ملائکہ پر گزر ہوا اونہون نے یہی کہا کہ تم اپنی امت کو حکم دو کہ حجامت کیا کرین رواہ الترمذی ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اچھا بندہ حجام ہے خون دور کرتا ہے پشت کو ہلکا کردیتا ہے آنکھہ کو روشنی بخشتا ہے بہتر دن حجامت کا ستر ہوان دن ہے یا اونیسوان یا اکیسوان الحدیث رواہ الترمذی ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے جسنے حجامت کی

ستر ہوین تاریخ کو وہ ہر درد سے شفا پاویگا رواہ ابو داؤد یہی حکم اونسویں بیسوین تاریخ کا ہے اسکو حاکم نے روایت کیا ہے مراد حجامت سے بچنے لگا ہے آدمی سے خون فاسد نکلجاتا ہے امراض دموی سب دور ہوجاتے ہین بدن ہلکا آنکھ پر نور رہتی ہے واللہ اعلم

بیان عیادت بیمار و دعا برائے بیمار کا

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً جو حق ہر مسلمان کے ہر مسلمان پر آتے ہین منجملہ اونکے ایک بیمار پرسی بھی ہے رواہ مسلم دوسرا لفظ الکلام مرفوعاً یہ ہے اللہ عزوجل دن قیامت کے فرماوے گا اے ابن آدم مین بیمار ہوا تھا تو نے مجھکو نہ پوچھا وہ کہیگا الٰہی رب مین کسطرح تیری عیادت کرتا تو تو رب العالمین ہے اللہ کہیگا تجھے معلوم نتھا کہ فلان بندہ میرا بیمار ہے تو نے اوسکی عیادت نہ کی اگر تو اوسکی عیادت کرتا مجھکو اوسکے پاس پاتا اسیطرح یہ آیا ہے کہ فلان شخص بھوکا تھا تو نے اوسکو نہ کھلایا فلان بندہ پیاسا تھا تو نے اوسکو پانی نہ پلایا اگر تو اوسکو کھلاتا یا پلاتا تو مجھکو اوسی کے پاس پاتا رواہ مسلم ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے تم عیادت کرو بیمار کی ساتھ جاؤ جنازون کے یہ کام تمکو آخرت کی یاد دلاویگے رواہ احمد و ابن حبان دوسرا لفظ انکا یہ ہے پانچ کام ہین جسنے اونکو ایکدن مین کیا اللہ اوسکو اہل جنت مین لکھ لیتا ہے بیمار کی عیادت کی جنازہ پر حاضر ہوا روزہ رکھا جمعہ کو گیا کوئی گردن آزاد کی رواہ ابن حبان معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہین پانچ کام ہین جسنے ایک بھی اونمین سے کیا اللہ تعالےٰ اوسکا ضامن ہے بیمار کی عیادت کی جنازہ کے ساتھ نکلا کسی امام کے پاس آیا اوسکی عزت و توقیر کی یا گھر مین بیٹھا رہا لوگ اوس سے وہ لوگون سے سلامت رہا الخ رواہ الطبرانی و ابو داؤد نحوہ من حدیث ابی امامۃ ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا آج کس نے عیادت کی کسنے مسکین کو کھلایا کون ہمراہ جنازے کے گیا ابوبکر نے ہر کام پر کہا مین نے یہ کام کیا فرمایا یہ خصلتین کسی شخص مین جمع نہین ہوتین مگر وہ بہشت مین جاتا

رواہ ابن خزیمۃ دوسرا لفظ مرفوع انکا یہہ ہے جو کوئی عیادت کرتا ہے کسی بیمار کی تو ایک منادی آسمان سے پکارتا ہے کہ تو اچھا اور تیرا چلنا اچھا تو نے جنت مین گھر لیا رواہ الترمذی وابن ماجۃ واللفظ لہ ؎

اوسکی لگی مین لے گئے آزردہ کو اوسے		وہی تھی دعا یہہ کہنے کہ جنت مین گھر ملے	

تو بان سے مسلم کا لفظ یہہ ہے جب آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو سبزہ زار جنت مین ہوتا ہے جب تک کہ پھر کر آئے پوچھا سبزہ زار جنت کیا ہے فرمایا میوہ خوری اوسکی ہے انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے جس نے اچھی طرح وضو کر کے کسی برادر مسلمان کی عیادت بامید ثواب کی وہ ستر برس کی راہ تک جہنم سے دور ہو گیا رواہ ابو داؤد جابر مرفوعاً کہتے ہین جسنے عیادت کی کسی بیمار کی وہ رحمت مین گھسا یہانتک کہ بیٹھے جب بیٹھا تو رحمت مین غوطہ لگایا رواہ مالک بلاغا اسی کے لگ بھگ لفظ کعب بن مالک کا نزدیک احمد کے آیا ہے عمر بن خطاب کی حدیث مین مرفوعاً یون ہے کہ جب تو پاس بیمار کے جاوے تو اوس سے دعا طلب کر اوسکی دعا مثل دعا ملائکہ کے ہوتی ہے رواہ ابن ماجۃ افسوس ہے کہ اکثر لوگ اس نعمت سے غافل ہین بیمار لوگون سے دعا کا طلب کرنا فال بد جانتے ہین اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین ؛

بیمار کو کیا دعا دے بیمار کیا کہے

حدیث ابن عباس مین آیا ہے جسنے عیادت کی ایسے بیمار کی جسکی اجل حاضر نہین ہوئی ہے تو اوسکے پاس سات بار یہہ دعا کہے اسأل اللہ العظیم رب العرش الکریم العظیم ان یشفیک اللہ اوس بیمار کو اوس مرض سے عافیت دیگا رواہ ابو داؤد والترمذی منذری نے کہا دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیمار کے لیے بہت حدیثون مین آئی ہے ذکر اونکا اس کتاب کی شرط پر نہین ہے سعد بن مالک مرفوعاً کہتے ہین جس مسلمان نے اپنی بیماری مین چالیس بار لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کہا پھر مر گیا تو اوسکو اجر ایک شہید کا ملیگا

اور جراحہا ہو گیا تو سارے گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین رواہ الحاکم ۔

بیان عدل کا وصیت مین

حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ ہر مسلمان پر جسکے پاس کوئی چیز لایق وصیت کرنے کے ہو حق ہے کہ دو یا تین رات بسر کرے مگر وصیت اوسکی پاس اوسکے لکھی رکھی ہو رواہ مالک و مسلم انس بن مالک کہتے ہین ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ایک آدمی نے آکر کہا کہ فلان شخص مر گیا فرمایا ابھی تو ہمارے پاس تھا کہا ہان فرمایا سبحان اللہ گویا غضب کا پکڑنا ہے محروم وہ ہے جو وصیت کرنے سے محروم رہا رواہ ابو یعلی حکم مسئلہ وصیت کا مقالہ فضیحہ مین مفصل لکھا گیا ہے کہ وصیت واجب ہے یا سنت یا مستحب احادیث وصایا کو قرۃ العین میر علی حسن خان ابو النصر نے کتاب تخریج الوصایا مطبوع مصر مین بہت اچھی طرح ضبط کیا ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے مرد عورت خدا کی طاعت کرتے ہین ساٹھ برس تک پھر اونکو موت آتی ہے وہ وصیت مین ضرر دیجاتی ہین اونپر نار واجب ہو جاتی ہے رواہ ابو داؤد ابن ماجہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ عمل کرتے ہین اہل شر کا ستر برس تک پھر وصیت مین عدل کر جاتے ہین عمل خیر پر انکا خاتمہ ہوتا ہے جنت مین چلے جاتے ہین ابن عباس نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ضرر دینا وصیت مین منجملہ کبائر کے ہے پھر تلک حدود اللہ پڑھا رواہ النسائی ابو سعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے آدمی اگر اپنی حیات و صحت مین ایک درہم خیرات کرے تو سو درہم کی خیرات کرنے سے مرتے وقت بہتر ہے رواہ ابو داؤد وابن حبان ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا کون صدقہ بڑا ہے یعنی اجر مین فرمایا یہہ کہ صدقہ دے تو اور تو تندرست ہو بخیل ہو محتاجی سے ڈرے تونگری کی امید رکھے اتنی دیر نکر کہ جب جان گلے مین پہونچے تب تو کہے فلان کو یہہ دو فلان کو وہ دو وہ تو اوس فلان کا پہلے ہی ہو چکا ہے رواہ البخاری ۔

بیان محبت لقاء اللہ کا

عائشہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی دوست رکھتا ہے ملنا اللہ کا دوست رکھتا ہے اللہ اوسکے ملنے کو جو کوئی مکروہ رکھتا ہے ملنا اللہ کا مکروہ رکھتا ہے اللہ ملنا اوسکا انہون نے کہا ہم سب ہی تو موت کو مکروہ رکھتے ہین فرمایا یہ بات نہین ہی مومن کو جب خدا کی رحمت و رضوان و جنت کی خوشخبری سنائی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہی اللہ بھی اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے کافر کو جب عذاب و سخط خدا کی بشارت دیجاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا نہین چاہتا اللہ بھی اوسکے ملنے کو ناپسند رکھتا ہے رواہ الشیخان والترمذی والنسائی یہی مضمون حدیث انس مین نزدیک احمد کے بھی بلفظ دیگر آیا ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے اذا احب عبدی لقائی احببت لقاءہ واذا کرہ لقائی کرھت لقاءہ رواہ البخاری اس سے بڑھکر کیا خوشی ہوسکتی ہے کہ نوکری غلام اپنے مالک کو دیکھین مالک اوپر رحم و کرم کرے گناہ بخشے خطا معاف فرماوے اے اللہ تو مجھپر اپنا ملنا آسان کردے اپنے ملنے کی خوشی سب سے زیادہ مجھکو دے قبر مین تو ہوا اور مین ہون پس بس ؎

جہانے مختصر خواہم کہ آنجا	ہمین جای من و جای تو باشد

جسکا کوئی آدمی مرگیا ہو وہ کیا کہے

حدیث ام سلمہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین کوئی بندہ جسکو کوئی مصیبت پہونچتی ہے اور وہ یون کہتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا مگر اللہ اوسکو اجر دیتا ہے بہتر اوس سے بدلا بخشتا ہے رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہ ہے جب تم مین کسیکو کوئی مصیبت پہونچے تو یون کہے انا للہ الخ اللھم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی بہا وابدلنی بہا خیرا منھا حدیث ابی موسیٰ کی بمقدمہ وفات ولد و بنا ربیت الحمد

پہلے اس کتاب مین گزر چکی ہے ۔ رواہ الترمذی وابن حبان ۔

بیان قبر کھودنے مردے کے نہلانے کا

حدیث ابی رافع مین مرفوعاً آیا ہے جسنے نہلایا کسی میت کو پھر چھپایا اوسکے عیب کو بخشیگا اللہ چالیس گناہ کبیرہ اوسکے جس نے قبر کھودی کسی اپنے بھائی کی یہانتک کہ چھپایا اوسکو اندر اوسکے تو گویا اسسے اوسکو ایک گھر مین رکھا یہانتک کہ وہ بعوث ہو ۔ رواہ الطبرانی حاکم نے آسنا اور زیادہ کیا ہے کہ جسنے کفن کیا کسی میت کو پہنا دیگا اوسکو اللہ سندس واستبرق جنت کا عائشہ کا لفظ یہ ہے جسنے نہلایا کسی میت کو ادا کیا امانت کو ظاہر نہ کیا اوسکے عیب کو وہ اپنے گناہون سے ایسا نکلا جیسے کہ آج اوسکی مان نے اوسکو جنا ہو ۔ رواہ احمد والطبرانی ابوذر مرفوعاً کہتے ہین تو زیارت کر گور کی وہ تجھکو آخرت کی یاد دلا دیگی نہلا موتی کو بیشک کام کر اخالی بدن کا ایک بڑی موعظت ہے نماز پڑھ جنازے پر شاید یہ نماز تجھکو غمگین کرے غمگین آدمی خدا کے سایہ مین ہوتا ہے ہر خیر کے سامنے آتا ہے ۔ رواہ الحاکم ۔

بیان جانیکا ہمراہ جنازہ کے اور دفن کرنیکا

منجملہ حقوق مشترکہ مسلم کے مسلم پر ایک یہہ بھی ہے کہ جب وہ مرجاوے تو اوسکے پیچھے جاوے اسکو مسلم نے ابوہریرہ سے بطول روایت کیا ہے دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جو شخص جنازہ پر حاضر ہوا تو اوسپر نماز پڑھے اوسکو ایک قیراط ثواب ملیگا جس شخص نے حاضر ہو کر دفن بھی کیا اوسکو دو قیراط ملین گے پوچھا دو قیراط کیا ہین فرمایا مثل دو بڑے پہاڑون کے ہین ۔ رواہ الشیخین مسلم وغیرہ کی روایت یہہ ہے کہ چھوٹا قیراط برابر احد کے ہوگا ۔

بیان کثرت مصلین کا نماز جنازہ پر

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین کسی مُردے پر ایک گروہ مسلمانون کا نماز نہین پڑہتا ہے جنکی تعداد سو نفر ہو پھر وہ سب اوسکی سفارش کرتے ہین مگر اللہ اونکی سفارش کو اوسکے حق مین قبول فرماتا ہے رواہ مسلم ابن عباس کی حدیث مرفوع مین ذکر چالیس شخص کا آیا ہے جو مشرک نہین ہین یعنی اونکی شفاعت پذیرا ہوتی ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ بعضے نمازی بھی مشرک ہوتے ہین یہہ بات نہین ہے کہ جو کوئی نماز پڑہتا ہے یا روزہ رکھتا ہے وہ مشرک نہین ہوسکتا بلکہ باوجود ایمان ظاہری کے شرک بھی جمع ہوجاتا ہے دیکھو خود خدا نے ہمکو اس بات کی خبر دی ہے فرمایا وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون اسلیئے یہہ بات فرمائی ہے کہ ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئا الا شفعھم اللہ فیہ رواہ مسلم عن ابن عباس مرفوعاً یہہ بھی معلوم ہوا کہ نمازی مشرک کی شفاعت حق مین میت کے قبول نہین ہوتی ہے کیا خاک قبول ہو پیر خود درماندہ شفاعت کجا چنین مسلمان پیر پرست گور پرست رائے پرست قیاس پرست بدعت دوست ہین اکثر مشرک مبتدع ہوتے ہین انسے نہ زندگی مین کچھہ فائدہ ہے نہ بعد موت کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مالک بن ہبیرہ مرفوعاً کہتے ہین کوئی میت مسلمان نہین ہے جسپر تین صفین مسلمانون کی نماز پڑہین مگر اوسکے لیئے جنت واجب ہوجاتی ہے امام مالک بموجب اس حدیث کے جب اہل جنازہ جمع ہوجاتے تو اونکی تین صفین کرتے رواہ ابوداؤد ف۱ عبد اللہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے تعزیت کی کسی مصیبت زدہ کی اوسکو اجر ہے برابر اوسکے رواہ الترمذی ابوبردہ کا لفظ یہہ ہے جسنے تعزیت کی کسی ایسی عورت کی جسکا بچہ مرگیا ہے تو اوسکو جنت کی ایک چادر اوڑہا دینگے ۔

بیان جلد لیجانے جنازہ کا جلد دفن کرنیکا

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تم جلدی کرو جنازہ مین اگر نیک ہے تو تم اوسکو طرف خیر کے

لے جاتے ہوا ور اگر کچھ اور طرح پر ہے تو ایک تکہ اپنی گردنون سے اوتار کر رکھتے ہو ابو
الشیخان ابن مسعود نے کہا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ جنازہ کے ہمراہ
کسطرح چلین فرمایا دوڑنے سے کچھ کم اگر خیر ہے تو اور ہر جلدی لیجانا چاہئے اگر اور طرح پر ہے
تو اہل نار کو دور کرنا اچھا ہے رواہ ابوداؤد مسائل کفن دفن وغیرہ کے کتب فقہ سنت
مین لکھے گئے مین جیسے فتح المغیث وغیرہ مین یہہ جگہہ ذکر احکام کی نہین ہے ؛

بیان دعا کا واسطے میت کے شنا کرنیکا میت پر

عثمان بن عفان رض کی حدیث مین آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفن میت
سے فارغ ہوتے کھڑے ہوکر فرماتے تم استغفار کرو اپنے بھائی کے لیے ثابت رہنا مانگو واسطے
اوسکے کہ وہ اسوقت سوال کیا جاتا ہے رواہ ابوداؤد انس نے مرفوعا کہا ہے ایک
جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے اچھا کہا تین بار فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی دوسرا جنازہ نکلا
اوسکو لوگون نے برا کہا تین بار فرمایا کہ دوزخ واجب ہوگئی پھر کہا جسکو تمنے اچھا کہا وہ جنتی
ہوا جسکو تمنے برا کہا وہ دوزخی ہوا تم خدا کے گواہ ہو زمین مین رواہ البخاری ومسلم
واللفظ لہ معلوم ہوا کہ اہل تقوی ودین کا اچھا برا کہنا کسیکو موجب حصول جنت ودخول
نار کا ہوتا ہے خدا کرے کہ کسی مردے کو نیک مسلمان برا کہین ورنہ پھر اوسکی مٹی خراب
ہے یہی مضمون حدیث انس کا حدیث عمر بن خطاب مین بھی مرفوعا آیا ہے اتنا اور زیادہ کیا
ہے کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی خیر کی گواہی دیتے ہین اوسکو اللہ جنت مین لیجاویگا تین
اور دو آدمی کا بھی ذکر آیا ہے مگر ایک آدمی کی گواہی کا حال نہین پوچھا رواہ البخاری
انس کا لفظ یہہ ہے نہین مرتا کوئی مسلمان کہ چار ہمسایہ قریب اوسکے لیے گواہی دین کہ وہ
سوا خیر کے اور کچھ نہین جانتے مگر اللہ تعالے فرماتا ہے مینے تمہارا جاننا اسکے حق مین قبول
کیا جو بات اسکی تم نہین جانتے ہو وہ مینے اسکو بخشدی رواہ ابویعلی وابن حبان

یہ محض ایک حیلہ ہے مغفرت کا ورنہ خدا کو کیا معلوم نہیں ہے چار کے کہنے پر کیا انحصار ہے برے کو اگر ہزار اچھا کہیں تو وہ اچھا نہیں ہو سکتا اچھے کو اگر لاکھ برا کہیں تو وہ برا نہیں ہو سکتا حدیث ابو قتادہ میں آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازے پر بلائے جاتے تو میت کا حال دریافت فرماتے اگر لوگ اوسکو اچھا کہتے تو نماز پڑھتے ورنہ کہدیتے کہ تم پڑھو تو نہ پڑھتے رواہ احمد ابن عمر کا لفظ یہ ہے تم ذکر کرو خوبیاں اپنے مردوں کی باز رہو اونکی برائی کرنے سے رواہ ابو داؤد عائشہ مرفوعاً کہتی ہیں تم برائی کہو اموات کو وہ پہونچ گئے اپنے آگے بھیجے ہوئے کو رواہ ابن حبان فی صحیحہ

بیان اسکا کہ مرد زیارت قبور کریں عورتیں نہ کریں

ابو ہریرہ نے کہا زیارت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر کی روئے اور رلایا پھر فرمایا میں نے اجازت چاہی تھی اپنے رب سے کہ اونکے لئے استغفار کروں مجھکو اجازت نہ دی میں نے زیارت قبر کی اجازت چاہی اوسکی اجازت فرمائی سو تم قبروں کی زیارت کیا کرو وہ موت کو یاد دلاتی ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ آپکی والدہ مومن نہ تھیں ورنہ اذن استغفار کا ہو جاتا یہ بھی معلوم ہوا کہ زیارت قبور کفار اقربا کی بھی تذکر موت کے لئے جائز ہے مگر اونکے لئے دعاے خیر نکرے ہاں اون سے عبرت پکڑے اپنا مرنا یاد لائے اونکا انجام بد دیکھکر اپنا انجام درست کرے ؎

بیا بگور غریبان شہر سیر ے کن	ببین کہ نقش الٰہی چہ باطل افتادست

ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے میں منع کرتا تھا تمکو زیارت قبور سے سو تم قبروں کی زیارت کیا کرو کہ وہ دنیا میں بے رغبت کرتی ہے آخرت کو یاد دلاتی ہے رواہ ابن ماجۃ منذری نے کہا پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عموماً سب مرد عورتوں کو زیارت قبر سے منع کیا تھا پھر مردوں کو اجازت دی عورتوں کے حق میں نہی بدستور باقی رہی انتہے ابن عباس مرفوعاً

کہتے ہین لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرات قبور پر اور سا ونیر جو قبرون کو مسجد ٹھیراتے ہین قبرون پر چراغ جلاتے ہین رواہ ابن ماجۃ والترمذی ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زوارات قبور پر رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ یہ لعنت عورتون پر بعد اذن زیارت قبور کے واسطے رجال کے ہے یہ بات کہ صیغہ مبالغہ سے جواز زیارت کا واسطے نساء کے نکلتا ہے لعنت کثرت زیارت پر ہے نہ نفس زیارت پر ٹیک نہین اسلئے کہ اگلی حدیث مین لفظ زائرات بھی آچکا ہے پس مسئلہ یہی ٹھیرا کہ مرد زیارت کرین نہ عورتین ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفن کرکے پھرے گھر کے دروازے پر ایک عورت کو آتے ہوئے دیکھا وہ فاطمہ علیہا السلام تھین فرمایا تو کہان گئی تھی کہا ان گھر والون کی تعزیت کیواسطے نکلی تھی فرمایا شاید تو اونکے ہمراہ گورتک گئی اونہون نے کہا معاذ اللہ جب مینے آپ سے سن لیا تو پھر وہان تک جانا کیسا فرمایا اگر تو وہان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکھتی جب تک کہ تیرے باپ کے دادا نہ دیکھتے یعنی بہت غصہ کیا رواہ ابوداؤد والنسائی معلوم ہوا کہ عورت کو ہمراہ جنازے کے جانا یا قبر پر جانا کسیطرح درست نہین ہے اگرچہ بعض اہل علم کا اس مسئلہ مین اختلاف ہے ؛

بیان گزر کرنے کا قبور ظالمین پر

ابن عمر کہتے ہین جب گزر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حجر یعنی دیار ثمود پر ہوا اصحاب سے فرمایا تم داخل نہوان معذبین پر مگر روتے ہوئے اگر رونا نہ آوے تو داخل بھی نہو کہین تمکو وہ بلا نہ پہونچے جو اونکو پہونچی تھی رواہ الشیخان دوسری روایت مین یون ہے لما مر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالحجر قال لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسھم ان یصیبکم ما اصابھم الا ان تکونوا باکین پھر اپنا سر چھپا کر جلدی کرکے اوس وادی سے نکل گئے معلوم ہوا کہ ظالمون کے گھر پر گزر نہ چاہیئے اگر گزرے تو روتے ورنہ اندیشہ ہے کہ مبادا کہین

اونکی طرح یہہ بہی کسی عذاب مین گرفتار ہوجاوے اعاذنا اللہ منہ ؛

بیان عذاب و نعیم قبر کا

عثمانؓ نے مرفوعاً کہا ہے قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے اگر اوس سے نجات ملے تو مابعد آسان ہے اگر نہ ملے تو مابعد سخت تر ہی قبر سے زیادہ کوئی جگہہ گہبراہٹ کی مینے نہ دیکہی رواہ الترمذی پہر خان نے یہہ شعر پڑہا

فان تنج منها تنج من ذی عظیمة	وإلا فانی لا اخالک ناجیا
مدد اے پروردگار لطف نبوی کوئی عمل	شمع تنہائی ظلمت کدۂ گور نہین

ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین آدمی جب مرجاتا ہے تو صبح شام اوسکی جگہہ اوسکو دکہائی جاتی ہے اگر جنتی ہے تو اہل جنت سے اور اگر دوزخی ہے تو اہل دوزخ سے کہتے ہین یہہ جگہہ ہے تیری جب تک کہ تجھکو خدا دن قیامت کے اوٹہاوے رواہ الشیخان ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مومن اپنی قبر مین ایک سبز باغ مین ہوتا ہے اوسکی قبر کو ستر گز چوڑا کردیتے ہین قبر منور ہوجاتی ہے جیسے لیلۃ البدر کا چاند تم جانتے ہو یہہ آیت کسکے حق مین اوتری ہے فان لہ معیشۃ ضنکا کہا اللہ و رسول ہی کو خوب معلوم ہے فرمایا مراد کافر کا عذاب ہے اوسکی قبر مین اسی حدیث رواہ ابن ماجۃ عائشہ نے کہا اے رسول خدا یہہ امت اپنی قبرون مین مبتلا ہوتی ہے مین ایک ضعیف عورت ہون میرا کیا حال ہوگا فرمایا یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا و فی الآخرۃ رواہ البزار یعنی اللہ ایمان والون کو یہان و وہان سب جگہہ ایمان پر ثابت رکہتا ہے جو کوئی ایمان پر مریگا اوسکو کچہہ ڈر نہین ہے حال سوال منکر و نکیر کا اور جواب ہی مومن و کافر و منافق کا احادیث کثیرہ مین مفصل آیا ہے یہہ سب حدیثین کتاب ترغیب ترہیب منذری مین لکہی ہین یہہ جگہہ اونکے ذکر کی نہین ہے سوال یہہ ہوتا ہے من ربک ما دینک ما ہذا الرجل الذی بعث فیکم جواب یہہ ہے ربی اللہ دینی الاسلام ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سوال جواب کو ابن حبان نے اپنی صحیح مین

بہار بن حازب سے مرفوعاً بطول روایت کیا ہے ؛

کتاب البعث واھوال یوم القیامۃ

منذری نے کہا یہ کتاب کچھ ترغیب ترہیب مین صریح نہین ہے بلکہ حکایت امور مہولہ ہے جسکا انجام واسطے سعدار کے نعیم واسطے اشقیار کے جہیم ہے تاہم اسکی لپیٹ مین کچھ صریح کچھ بمثل صریح کے ہے اسلئے اسلئے ہمنے بھی ذکر اوسکا اس کتاب مین چھوڑ دیا منذری نے ایک فصل بیان مین نفخ صور وقیام ساعت کی لکھی ہے دوسری فصل بیان حشر وغیرہ مین تیسری فصل ذکر حساب وغیرہ مین چوتھی فصل حوض وصراط ومیزان کے مقدمہ مین پانچوین فصل بیان شفاعت وغیرہ مین حاصل ان سب احادیث کا رسالہ حجج الکرامۃ مین بعبارت فارسی آچکا ہے جب کسی مومن مسلمان کی دنیا درست ہوگئی ایمان پر وہ اس جہان فانی سے گزر گیا تو اب مابعد مین آسانی ہی آسانی ہے اور اگر خدانخواستہ نام کا مسلمان تھا نہ کام کا کبھی شرک کیا کبھی بدعت مین پھنسا رہا کبھی گناہ کبیرہ کرتے کرتے مرگیا کبھی نفاق قلبی یا عملی پر چلدیا تو انجام اچھا نہوا اے اللہ تو ہمکو اسلام پر مارنا اچھا خاتمہ کرکے کرنا ہمکو اپنے محارم ومعاصی سے بچا شیطان کے بہکانے گمراہ کرنے سے نگاہ رکھنا تیری مدد ہوگی تو یہ سب کام درست ہوجاوینگے بے تیری ہدایت وتوفیق کے ہم سے کیا ہوسکتا ہے اللھم وفقنا ؛

کتاب صفۃ الجنۃ

بیان جنت مانگنے کا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین بندہ نہ مانگے نار سے کسی بندے نے سات بار کہ نار کہتی ہے اے رب تیرا فلان بندہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اوسکو پناہ دے سوال مین کرتا کوئی

بندہ جنت کا سات بار اگر جنت کہتی ہے کہ اے رب تیرا فلان بندہ مجھے مانگتا ہے تو اوسکو جنت
مین داخل کر رواہ ابو یعلی باسناد علی شرط البخاری مثلاً ناریون کہتی ہے کہ اے
پروردگار تیرا بندہ گنہگار صدیق حسن خان مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اوسکو بچا اور جنتیون
کہتی ہے کہ وہ تجھسے میرا سوال کرتا ہے تو اوسکو جنت دے اللھم اجرنی من النار وانی اسألک الجنۃ یا
غفار انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے سوال کیا جنت کا تین بار جنت کہتی ہے اللھم ادخلہ
الجنۃ جسنے پناہ مانگی نار سے تین بار نار کہتی ہے اللھم اجرہ من النار رواہ الترمذی
یہہ بھی ایک حدیث مین آیا ہے کہ جب تم اللہ سے جنت مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ اعلے جنت
ہے اوسکے اوپر رحمن کا عرش ہے اللھم انی اسألک الجنۃ جنۃ الفردوس واعوذ بک
من النار نار الجحیم ۔

بیان اہل جنت کا

حدیث مرفوع انس مین آیا ہے البتہ جگہہ ایک کمان یا ایک تازیانہ تمہارے کی جنت مین بہتر
ہے دنیا و مافیہا سے اگر ایک عورت نسار اہل جنت سے زمین کیطرف جھانکے تو ساری زمین
کو خوشبو سے بھر دے ساری زمین کو روشن کر دے اوڑہنی جو اوسکے سر پر ہے دنیا و مافیہا
سے بہتر ہے رواہ الشیخان ابن مسعود کا لفظ مرفوع یون ہے جنت کی عورت کا یہہ حال ہے
کہ سفیدی اوسکی پنڈلی کی ستر حلون کے اندر سے نظر آتی ہے گودا پنڈلی کا باہر سے دکھائی دیتا
ہے یہہ اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے کانھن الیاقوت والمرجان یاقوت ایک پتھر ہے اوسکے اندر
اگر چھید کر کے ڈورا پرویا جاتا ہے تو باہر سے نظر آتا ہے رواہ الترمذی ابو سعید نے اسی
آیت کی تفسیر مین مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ اوسکے رخسار مین آئینہ سے زیادہ وضاح نظر
آتا ہے ادنی موتی اوسکا ایسا ہے جو مابین مشرق و مغرب کو روشن کر سکتا ہے وہ کم
کپڑے پہنے ہوگی نظر اندر گھس کر پنڈلی کا گودا دیکھہ لیگی رواہ احمد وابن حبان

اے اللہ تو مجھکو ایسی عورت بہشتی نصیب کر ۔

بیان حورعین کے گانے کا

علی علیہ السلام نے مرفوعاً کہا ہے جنت مین حورعین کا ایک میلا ہوگا وہان وہ اپنی آواز کو بلند کرینگی کہ مثل اوسکے کبھی کسی نے نہ سنی ہوگی وہ کہین گی نحن الخالدات فلا نموت ابدا نحن الناعمات فلا نبأس نحن الراضیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا وکنا لہ رواہ الترمذی یعنی ہم مین ہمیشہ رہنے والیان کبھی ہلاک نہون ہم مین جین والیان کبھی بری نہون ہم مین راضی رہنے والیان کبھی ناراض نہون خوشی ہو اوسکو جو ہمارے لئے ہے اور ہم اوسکے لئے ہین ع گر بکشی زمے طرب گر بکشم زمے شرف ۔

بیان جنت کے بازار کا

انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جنت مین ایک بازار لگیگا ہر جمعہ کو وہان لوگ جاگ اوینگے باد شمال چلیگی اونکے مونہہ کو کپڑو کمو لگے گی حسن وجمال بڑہ جاوے گا اپنے گھر پھر کر آوینگے گھر والے کہین گے واللہ تم تو بہت حسین خوبصورت ہو کر آئے ہو رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے اہل جنت بازار کو جاوینگے مشک کے ٹیلون پر بیٹھین گے جب اپنی ازواج کے پاس پھر کر آوینگے یہ کہین گے ہمکو تمہاری خوشبو آتی ہے جو پہلے نہ تھی وہ کہین گی ہم بھی تو خوشبو ہو کر آئے ہو جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے یہ خوشبو تمہارے پاس نہ تھی رواہ ابن ابی الدنیا موقوفاً مگر ایسے موقوف کو حکم مرفوع کا ہوتا ہے اسکے بعد منذری نے ذکر ملاقات اہلی وسواری اہل جنت کا کیا ہے پھر کہا ہے کہ جنت خیال سے باہر تجویز عقل سے حسن صفات مین اعلیٰ درجہ ہے سعد بن وقاص نے مرفوعاً کہا ہے کہ اگر ایک جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو سورج کی روشنی مثل تاروں کے جاتی رہی رواہ الترمذی ۔

بیان خلود اہل جنت کا جنت مین

معاذ بن جبل نے مرفوعاً کہا ہے اے لوگو مین تمکو خبر دیتا ہون کہ بازگشت تمہارا طرف جنت کے یا نار کے ہے یہ خلود ہے بلا موت کے یہ اقامت ہے بلا ظعن کے رواہ الطبرانی فی الکبیر یعنی وہان کبھی موت آویگی نہ اسجگہہ سے کوچ ہوگا یہین ہمیشہ کا رہنا بسنا ہے اللھم ارزقنا الجنۃ ابوسعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب جنت والے جنت مین جا چکینگے ایک پکارنیوالا پکاریگا اب تم تندرست رہو کبھی بیمار نہوگے ہمیشہ جیتے رہو کبھی نہ مروگے جوان بنے رہو کبھی بوڑہے نہوگے چین کرو کبھی دکھہ نہ پاؤگے یہ ہے قول اللہ تعالے کا ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جتنے آزار دنیا مین ہین جیسے بیماری موت بڑہاپا دکھہ درد یہ جنت مین کچھہ نہوگا آرام ہی آرام ہوگا راحت ہی راحت ہوگی نعمت ہی نعمت ہوگی وللہ الحمد

بہشت انجا کہ آزارے نباشد		کسے را با کسے کارے نباشد	

دوسری روایت مین انسے مرفوعاً قصہ ذبح موت کا بصورت گوسفند آیا ہے موت کو روبرو کے اہل جنت و نار ذبح کرکے پکاریگے کہ یا اھل الجنۃ خلود فلا موت و یا اھل النار خلود فلا موت رواہ الشیخان معلوم ہوا مراد خلود سے دوام ہے نہ مدت دراز یہ قول شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور انکے اصحاب کا کہ جنت باقی رہیگی نار ایک دن فنا ہوکر جہنم کے دروازے کہڑے کہڑے ہونگے اگرچہ موافق قول بعض صحابہ و تابعین کے ہے مگر خلاف ظاہر نظم قرآن و دلیل سنت سید ولد عدنان ہے جمہور اہلسنت کا مذہب یہی ہے کہ مراد دوام بلا فنا خلود بلا انقضا ہے ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب جنت والے جنت مین و دوزخ والے دوزخ مین داخل ہو چکینگے موت کو لاکر سامنے جنت و نار کے ذبح کرینگے ایک منادی ندا کریگا یا اھل الجنۃ لا موت یا اھل النار لا موت اوسوقت اہل جنت کو خوشی پر خوشی اہل نار کو

پیچ پر پہنچ ہوگا دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جب اللہ اہل جنت کو جنت مین اہل نار کو نار مین داخل کر چکیگا تو ایک موذن درمیان اونکے کھڑے ہوکر ندا دیگا کہ یا اھل الجنۃ لا موت ویا اھل النار لا موت کل خالد فیما ھو فیہ رواہ البخاری ومسلم اسمین صاف فرماتا ہے کہ دونون فریق ہمیشہ ہمیشہ کو جنت و نار مین رہ پڑے اب نہ موت ہے نہ فوت جنت کے احوال مین رسالہ شیر ساکن الغرام الی روضات دار السلام ایک عمدہ کتاب ہے لائق دید نہ قابل شنید مومن کامل کو اوسکے دیکھنے سے شوق حصول جنت کا دوبالا ہوتا ہے اعمال جنت کی ہمت کو قوت حاصل ہوتی ہے اللہ تعالے ہم سبکو جنت دے اپنے دیدار مقدس سے مشرف فرماوے اگرچہ حال ہمارا مصداق اس مقال کا ہے ؎

نہ تو زاہد نہ ہین جگہ ملی نہ تو فاسقون سے بچا گئی	تری وہ شکل ہے سن اے رضی نہ الی الذی نہ الی الذی

خاتمۃ الکتاب وعاقبۃ الخطاب

اب ہم اس مختصر کو جسکو ہمنے ملخص کتاب ترغیب ترہیب سے خلاصہ در خلاصہ کیا ہے اس ایک حدیث رضا پر ختم کرتے ہین اللہ تعالے ہمارا خاتمہ بھی اپنی رضامندی پر فرماوے دنیا و آخرت مین ہم سے راضی رہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اللہ عزوجل یقول یا اھل الجنۃ فیقولون ربنا لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون ومالنا لا نرضی یا ربنا وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم ابدا رواہ البخاری ومسلم یعنی دن قیامت کے اللہ عزوجل فرماویگا اے جنت والو وہ کہین گے اے رب ہمارے ہم حاضر نیاز ہین ساری بہتری تیرے ہی ہاتھ مین ہے فرماویگا تم راضی ہوئے وہ کہین گے ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم تجھ سے اے رب ہمارے راضی نہون حالانکہ تونے جو کچھ ہمکو دیا ہے وہ کسی ایک کو بھی نہین دیا اللہ تعالے ارشاد فرماویگا کیا مین تمکو

اس سے زیادہ بہتر چیز نہ دون پھر کہیگا مین نازل کرتا ہون تمپر اپنی رضامندی خوشنودی
اب کبھی مین تمپر خفا نہونگا غصہ نکرونگا اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ہمنے مانا کہ ہم سب سے
زیادہ گنہگار ہین لائق دتہکار ہٹکار ہین لکن آخر بندے تو اوسی ایک خداوند کے ہین
اوسکے رسول خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین ہین ہمنے سچے دل سے انشاء اللہ
تعالے کلمہ طیبہ کی تصدیق کی ہے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ پر ایمان لائے ہین امت
اسلام مین داخل ہین اپنے افعال بد احوال خراب اعمال سو رکا اقرار کرتے ہین لڑکپن جوانی
مین جو کچھ گناہ ہم سے ہوئے ہون اونکا منشا ہماری نادانی بیخبری بے علمی بدصحبتی تھی اب
ہم اون سب گناہون سے بالکل تائب ہوگئے ہین پھر اونمین جو ایسے گناہ ہونگے جنکو سوا
عالم الغیب کے کوئی بھی نہین جانتا اور وہ ابتک سب پر مستور رکھے گئے سو جب وہ ہمارے
ہمسان کسی پر ظاہر نہین ہوئے تو رحمت الٰہی کب اسکی مقتضی ہوگی کہ یہان تو ہمیشہ ہمارے
عیبون کو چھپایا اب وہان اونکو ظاہر کریگا نہین بلکہ وہان بھی ہم امید مغفرت وستر رکھتے ہین
خدای بیند وحی پوشد ہمسایہ نمی بیند وحی خروشد اللھم استر عوراتنا وامن روعاتنا
رہے وہ گناہ جو ہم سے بعد جوانی کے ابتداے پیری مین ہوئے ہین خواہ کھلے گناہ تھے یا
چھپے سو جو خداوند کریم گناہان طفلی وجوانی کو بخشیگا کیا وہ معاصی پیری کو بخش نہین سکتا
ہے کہ ہم خواہی نخواہی ناامید ہوکر ایسے رحیم کریم غفار ستار سے بدگمانی کرین بیشک اب ہمپر
گناہ کرنا اس عمر مین نہایت بھاری ہوگیا ہے ہم نہین چاہتے کہ ہم سے کوئی خطا وقصور صادر
ہو مگر نفس وشیطان کے جال سے کسیطرح رہائی نہین ہوسکتی جب تک کہ اللہ تعالے ہی مدد
نکرے دو برس سے چودھوین صدی ہجرت کی کیا شروع ہوئی ہے کہ سارے مسلمانون کا
رنگ ڈھنگ بدل گیا ہے پہلے دنیا اگر برابر ایک نقطہ کے فسق پرست گناہ دوست تھی تو اب
وہ نقطہ دائرہ ہوگیا ہے آگے دیکھا چاہیئے کہ یہہ دائرہ برابر کرۂ زمین کے ہوتا ہے یا کرۂ
آسمان کے یا نفخ صور کا طالب بنتا ہے اب یہہ حالت اسلام کی ہے کہ لوگ اسلام کے نام پر

مضحکہ کرتے ہین دین لہو ولعب ٹہیر گیا ہے معاصی طاعت کی طرح محبوب ہوگئے ہین بایں
ہمہ دینی کی طرح ناپسند ٹہیر گئی ہے علم کا کارخانہ باکل باطل ٹہیر گیا ہے عمل کا بازار گرم نہ ہونے کیا
اسوقت پر آشوب مین اگر کوئی شخص فقط نماز روزہ زکوٰۃ حج کو قائم رکھتا ہے اکل مال حرام
سے بچتا ہے تو سمجھو کہ وہ جنید وقت شبلی زمان ہے اب وہ وقت کہان رہا کہ لوگ عبادت
وزہد کو حکومت وسلطنت سے بہتر جانتے تھے خدا کے لئے پڑہتے پڑہاتے تھے علم کے پیچھے دولت
پر لات مارتے تھے ہزار شخصون مین شاید دو چار یا دس پانچ فاسق بے اعتبار ہون تو ہون مگر
اکثر مسلمان سیدے سادے سومن ہوتے تھے اظہار فسق وفجور سے شرماتے تھے اب تو ہزار
مین ایک بھی متقی پرہیزگار کہین نظر نہین آتا ہے جو سیکڑون لوگون مین کوئی ایک خدا سے
ڈر کر توبہ کر لیتا ہے تو اوس توبہ پر قائم نہین رہتا بلکہ اوس توبہ پر اپنی ندامت ظاہر کرتا ہے
کہ ہائے افسوس مفت مین عیش برباد گیا عمر ضائع ہوئی کاش یہہ زندگی اوسی عشق وفسق مین
گزر جاتی دنیا کا مزا تو کچھ چکھ لیتے ؎

بے غم عشق تو صد حیف بر عمرے کہ گذشت	پیش ازین کاش گرفتار غمت مے بودم

یہہ کہانی غربت اسلام کثرت آثام کی طول وعرض مین کچھ قصۂ امیر حمزہ وبوستان خیال
سے کم نہین ہے کہانتک کوئی کہے اور سنے قیامت سر پر آگئی ہے یہہ سب اوسکی نشانیان ہین
فساق کو لازم ہے کہ اگر کچھ بھی خدا سے شرم ہے تو رسالۂ بشارۃ الفساق کو پڑہ کر اپنے
انجام بد سے آگاہ ہو کر سچے دل سے سچے ایمان سے توبہ نصوح کرین خدا اور رسول کی طرف
رجوع لاوین جو غریب غربا اہل اسلام ہین یا علما وامام اونکو چاہیے کہ اس رسالہ کو عامۂ امت
کو پڑہکر اللہ ورسول کے وعدۂ صادق پر یقین لاوین اپنی مصیبت دنیا کو موجب عیش آخرت
کا سمجھین اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ ؎

ہمت نگر کہ ہر ورق دفتر امید		صد پارہ کردہ ایم بخواب نشستہ ہم	

اپنی جراحت کو عین راحت خیال کرین نفس وشیطان کا دہوکا نہ کہاوین آپنے مارے حرکات

وسکنات لیل و نہار کو ہمراہ نیت صالحہ کے ایک عبادت کاملہ سمجھ لین ۵

	در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست		مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

قرآن و حدیث دونون اس بات کے گواہ ہین کہ اچھا انجام خاص اہل تقوی ہی کے لیے ہوگا قیامت کا دن گویا پرہیزگارون کی شادی کا دن ہے جسطرح کہ کفار و منافقین و فساق کے لیے ماتم کا مہینا ہے یہہ دن جسکو دنیا کہتے ہین پہلا دن ہے اسکو بقا نہین ہے جب وہ دوسرا دن آویگا جسکو آخرت کہتے ہین تو اوسکو فنا نہو گی عقلمند وہ ہے جس نے اوس باقی کو اس فانی پر اختیار کیا ہے دنیا کو مزرعۂ آخرت سمجھا ہے اب یہہ پہلا دن تمام ہونے کو ہے تین پہر اس دن کے امم سابقہ کو ملے ہمنے اپنی دوکان وقت عصر کے پیچھے پہر مین کھولی ہے ہم جو کچھہ کما لین وہی غنیمت ہے ورنہ پہر بجز حسرت و افسوس کے کچھہ بھی ہاتھہ نہ لگے گا سو اگر بڑھ جاویگا اللہ تعالے ہم سب غربا کو ایسی توفیق بخشے کہ مطابق اس کتاب اور اسکی بڑی بہن بشارۃ الفساق کے عمل کرین اب تک جو کچھہ ہم سے غفلت یا ہوشیاری خواب یا بیداری مین سرزد ہوا ہے ہم اوس سب سے بصدق دل و زبان تائب ہین نئے سر سے ایمان کا کلمہ پڑہکر صراط مستقیم پر قائم ہونا چاہتے ہین اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین امین یا ارحم الراحمین غرۂ رجب ۱۳۰۲ ہجری کو یہہ رسالہ آغاز ہوا تھا آج منگل کے دن قبل مغرب بعد عصر کے اونیس دن مین بتاریخ نوزدہم رجب سنہ صدر ختم ہوا وللہ الحمد ختم اللہ لنا بالحسنی واذا قنا حلاوۃ رضوانہ الاسنی واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین و علی الہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین ۔

خاتمہ عاقبۃ المتقین از حافظ محمد خان شہیر متخلص بہ افتخار

میر صدیق حسن خان بہادر بخدا
تیرے زیور ہے بیان زور قلم کی کیا بات

قید تقریر سے باہر ہے ترا ضبط ثنا
ضبط تحریر سے خارج ہے تری قید صفات

سب سے اعلےٰ ترا رتبہ ہے معظم تری شان
سب سے ارفع ترا پایہ ہے مکرم تری ذات

مسئلۂ علم کی تشریح ہے تیری تقریر
مصحفِ خلق کی تفسیر ہین تیری عادات

صرف اخلاق حکیمانہ ہے تیرا ہر وقت
وقفِ انعام کریمانہ ہے تیری خیرات

ترے ادنیٰ سے گدا کو یہ عطا حاصل ہے
گنج قارون بھی جو ہاتھ آئے تو ہے اک لات

علم کہتا ہے ترے سامنے یون چلا کر
بیکسی مین ہے مری شرم تو مولیٰ ترے ہات

خوب دیکھا ہے کہ شاہی سے فرمون ہے تجھکو
رکھدین آگے ترے لاکر جو قلم اور دوات

مین ترے لطف اور احسن اشارت کے نثار
کیا ہی مطبوع و دلاویز لکھی ترکیبات

کبھی دیکھی یہ ادا اور نہ یہ رنگ یہ ڈھنگ
نہ یہ انداز بیان اور نہ یہ لطف نکات

سو سنین اسکو کرین دیکھکے تقوی حاصل
متقین اسکو کرین دیکھکے ضبط اوقات

علم کے ساتھ عبارت کا ہے یون ہنگامہ
نکلے جسطرح کسی عاشق بے دل کی برات

یا دو وہ علم سے یون ہے تری آواز قلم
جسطرح سامنے مجبور ونکے گائین برسات

دیکھئے بھیجے ہین چھاپکے صوفی کب تک
نہ مری جان کو آرام ہے نہ دلکو ثبات

ختم کرتا ہے دعائیہ پہ اب مدح طراز
تیرے اوصاف کہان اور کہان میری بات

ہے دعا مسیح ترا والا اخلاق شہیر
کامگاری تری تا حشر ہو اور تیری حیات

اور خواہش ہے کہ اے آلِ رسولِ عربی
روزِ محشر مین اوٹھون اور جیلون تیرے سات

خاتمۃ الطبع کتاب عاقبۃ المتقین از جناب سید آل احمد صاحب

حمد خالق کی اور میرا مونہہ	ہے بڑی بات اور چھوٹا مونہہ
نعت لکھنے کا اے تسلم دعوی	او سیہ کار تیرا کالا مونہہ

اما بعد اہل ایمان کدہر ہین ادہر آئین ارباب تقوی سے کہدو ذرا قدم بڑہائین شایقین دیکھین حاضرین سنین کہ یہہ کتاب رشادت مآب رہبر ستودگی اعمال ذمہ دار شائستگی افعال توشۂ آخرت سراپا خیر و برکت مفسر احکام کتاب و سنت مبشر حسن عاقبت وجنت دلیل جادۂ پرہیزگاری وکیل آمرزش و رستگاری باعث ازدیاد ایمان و یقین موسوم بہ **عاقبۃ المتقین** متعنا اللہ بہا و سائر المسلمین چکیدہ خامۂ جنبر شمامہ مہر سپہر بختیاری گوہر درج نامداری بحر زخار اقبال ابر دریا بار نوال کوہ وقار گردون افتخار بانی آئین عدل گستری موجد قوانین رعایا پروری معدن علم مخزن حلم خدا شناس اتقا اساس رافع اعلام دین و ملت قامع بنیان شرک و بدعت نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد حمید یوسف حسن خان بہادر دام لہ المجد والتفاخر مطبع خلائق مرجع نیکنام انام مفید عام نام واقع ینبوسواد اکبر آباد مین بحسن اہتمام و خوبی انتظام خان ممدوح الاشان لیاقت نشان منشی محمد احمد خان صوفی کے طبع ہوکر کحل الجواہر عیون آفاق ہوئی اور مسرت بخش قلوب مشتاق ہے

ہر حسن کہ اندر پس آن پردہ نہان بود	گوئی ہمہ از پردہ بیکبار برآمد

اس کتاب کی صفت کا دعوی تو محض لن ترانی ہے نہ میری زبان مین گویائی ہے نہ قلم مین روانی ہے لیکن اقتضائے نمکخواری سے چپ بھی نہین رہ سکتا ہون کم سے کم اسقدر تو کہہ سکتا ہون کہ ہر نسخہ شائستگی اعمال بایستگی افعال کے لئے اکسیر ہے تعلیم اتقا و زہد و ورع مین خود ہی اپنا نظیر ہے مؤلف دام اقبالہ نے چشم یقین سے دیکھکر ثابت کردیا کہ لطف زندگی پرہیزگاری سے

ہے کیفیت حیات دینداری سے ہے فاسقون نے نہ زندگی کا مزہ اوٹھایا نہ فاجرون نے حیات کا ثمرہ پایا تقوی مجیب نعمت ہے وکیل مغفرت کفیل جنت ہے جسکے دلمین پرہیزگاری ہے آخرت مین اونہین کو رستگاری ہے پرہیزگارون پر ہر دم نزول رحمت باری ہے فاسقون کا کیا دہر اسب اکارت ہے دارین مین اونکو ذلت وخواری ہے ؎

فضل و نادانی ما بست درین رہ یکسان	انچہ خواندیم جبث انچہ نخواندیم جبث

اس نامہ ہدایت اثرمین علاوہ مضامین پسندیدہ کے عبارت سادہ پرکار مین ایک اثر خاص ہے یہہ امر حضرت مؤلف علم فیضہ کا شاہد عدل صدق گواہ صادق اخلاص ہے بندش الفاظ پر اہل ادب کا دل لوٹ ہے نزاکت معانی کے ہر جی پر چوٹ ہے فصاحت دلنشین ہے سلاست قابل آفرین ہے ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم	کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا است

خداوند کریم اسکے پڑہنے سننے والونکو نفع عاجل و آجل بخشے مؤلف نامدار کو دین و دنیا مین سوایا مرتبہ حسن عاقبت عطا کرے ع این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ۔ **قطعہ تاریخ**

اے امیر الملک سب کہتے ہین ظل اللہ تجھے	ہے خطاب ایسا ہی شایان شہریارونکے لئے
یون تری دریادلی سے اہل عالم کو ہے فیض	نفع ہے بارش ہے جیسے کشتکارونکے لئے
ہوگئی تجہیز تکمیل رسائی لائے شکر انہ ہین اب	گنج باد آورد خسرو چوبدارونکے لئے
دعوی نظم و نسق اکبر کو کب زیبا ہوا	یہہ تو شایان ہے ترے کچہ ایلکارونکے لئے
کیا کرین تیرا زمانہ ہے کرین کیونکر شکار	بیٹے ہین دانت شیر اپنے چکارونکے لئے
عام ہے تیری نگاہ لطف یون عالم کے ساتھہ	شفقت مادر ہو جیسے شیر خوارونکے لئے
تیرا جلوہ یون مسرت بخش ہے مخلوق کو	ہو ہلال عید جیسے روزہ دارونکے لئے
تو ہے یون عزت و دوام آوران روزگار	مہر جیسے باعث تنویر تارون کے لئے
حسرت واران دلون مین کیون نہ اعدا کے رہین	تیغ ہے مردے بوتے ہین سوزدل ہزارونکے لئے

ہے ہزارونکو تمتع ایک تیری ذات سے — ایک تیری ذات ہے گویا ہزارونکے لیے

بے طلب دیتا ہے تو امید سے بیمز و کار — ہے کرم اتنا تو جمعہ سے ہیچکارون کے لیے

تجھکو پروا ہے خوشامد کی نہ بدگوئی کا خوف — ہے بلند و پست یکسان شہسوارونکے لیے

آیا پر کیا منحصر ہے باعث رونق ہے تو — علم و دین و دولت و اقبال چارونکے لیے

یون سیادت ہے ترے آفاق مین مانی ہوئی — جون خلافت تھی مسلّم چار یارون کے لیے

اسطرح وابستہ تیرے عہد سے ہے علم و فضل — جسطرح مخصوص ہے آردی بہارونکے لیے

یون قلم بیچین ہے لکھنے کو تیرے نام مین — جسطرح گلگون سواری مین ترارونکے لیے

واہ کیا بیمثل یہ نامہ لکھا تو نے کہ ہے — رہنمائے راہ تقوی دین شعارونکے لیے

کردیا ثابت دلائل سے بصد خوبی کہ ہین — عاقبت کی خوبیان پر ہیزگارونکے لیے

نافلون کو ہے مسلّم از پئے حسن عمل — ہے رفیق ہوش افزا ہوشیارونکے لیے

ہے مبرہن سنت و قرآن سے نافع کیون نہو — مایہ دار علم کو بیمایہ دارون کے لیے

اوسکے الفاظ اہل معنی کو وہ لطف انگیز ہین — بادۂ پر کیف جیسے مے گسارون کے لیے

یون لکھو مصراع سال طبع تم اسکا سہیل
ہے یہ حسن عاقبت پر ہیزگارونکے لیے
۱۳

تصحیح نامہ عافیۃ المقتدین

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲	۱۰	منظرہ	نتظرہ	۱۹	۲۱	بت ۰	بیت
۳	۰	بہی	یہی	۲۲	۱۳	چڑا	چڑیا
۳	۱۳	اہاں	ایاں	۲۳	۱	صر	صرا
۰	۱۴	اجاتا	آجاتا	۲۹	۸	ہیں	ہین
۲	۱۶	دنیا	دینا	۳۰	۱۰	سینے	ہاتھ باندھنا
۲	۱۷	نشہد	تشہد	۳۴	۱۶	حدیث	حدیث
۰	۰	لہ	الہ	۳۵	۱۵	یاک	پاک
۵	۶	حب	تحبیب	۳۶	۹	لاورینا	لاورینا
۰	۱۵	ہے	ہے	۳۷	۱۴	البقاع	البقاع
۷	۷	حنبفا	حنیفا	۴۳	۱	مین ہے	مین ہی
۸	۱۶	یغزنک تقلب	ولایغزنک تقلب	۴۵	۲	مسعود	مسعود
۱۲	۱۵	گناہ	اجر	۴۶	۰	پچیس	تیئیس
۱۳	۳	اوسکے	اشارہ سکے	۵۰	۵	مرفوعا	مرفوعا
۱۵	۱۲	الآثار	الآثار	۶۵	۲	سب سے	سب سے بہتر
۰	۰	افتغاثہم	افتقاثہم	۶۰	۱۲	مسلمان	مسلمان
۱۷	۵	طوح	عوج	۶۹	۵	مسنیم	مسنیچر
۱۸	۹	علم بہی	علم یہی	۶۹	۱۱	آیاہے	آتا ہے
۱۹	۱۱	فقیہ	فقیہ	۷۰	۱	وارد	وارد

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۰	۱۹	ہے	اجر ہے
۷۱	۱۱	جالی	جابی
″	۱۲	″	″
۷۴	۱۰	صدقے	صدقہ
″	۱۶	ف	رواہ ابن خزیمۃ ف
۷۵	۳	بجید	بجیر
۷۶	۱۰	الترمذی	الطبرانی
۸۱	۳	جب	جب اپنے
″	۱۰	بھی	یہی
۸۲	۱۲	لنبا	لنبا جانا
۸۴	۳	آدمی	بہت آدمی
″	۱۴	مہبطا	منہبطا
″	″	مشغول	مشغول
″	۱۵	مہمند	مہتند
۹۵	۵	انکو	اونکو
″	۱۷	حدث	حدیث
″	۱۹	ملبید	ملبید
۹۷	۱	انکی	اونکی
″	۷	انکا	اونکا
۹۸	۱۹	اپنی	اپنی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۹	۱۸	حضرت موت	حضرموت
۱۰۱	۱	سہیل	سہل
۱۰۵	۷	غزا	غزو
۱۰۷	۱۰	سناق	شاق
۱۱۲	۶	دوبارہ	دوبارہ
۱۱۴	۱۵	راشد بن سعد	راشد بن سعد
۱۱۵	۹	ذات الجنب	ذات الجنب
۱۱۶	۱۰	یا حروف	یا حروف
۱۱۸	۱۳	جاتے	جانے
″	۱۹	گانے سنے	گانا سنے
۱۲۳	۵	مختضر	محتضر
۱۲۶	۳	المخارق	المخارق
۱۲۸	۱۹	مونہہ پہ	مونہہ
۱۲۹	۱۸	پہنچی	منجی
۱۳۱	″	الا	لا
۱۳۴	۱۲	خلق	خلق کے
۱۳۵	۲	کیا کرد	کہا کرو
۱۳۷	۱۱	یہہ	وہ
۱۳۸	″	المسلم	المسلم
۱۴۴	۱۷	دواعہ	دواعہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۸	۱	یوبنچہ	پوچھہ	۲۱۷	۴	سرپا	سراپا
″	۱۳	لے اللہ	اللہ	″	۱۲	خزاغی	خزاعی
۱۵۰	۳	حرام	حزام	″	۱۹	اس میں	اس میں ہر فوج
″	۱۳	کراویگا	کرادیگا	۲۲۲	۱۴	رحمت پر	رحمت کا
۱۵۳	۱۴	کود	کرد	۲۲۶	۶	الثوم	الھموم
۱۵۷	۱۹	کہ	تاکہ	۲۲۸	۲	فقرارمین	فقرارہین
۱۵۸	۱۷	اونسے	اونسے	″	۱۷	انمین کا	انہین کا
۱۶۲	۹	دلیل الطالب	ہدایۃ السائل	۲۴۲	۴	بہترین	بہتر ہیں
۱۶۷	۱۸	اصاء	اَشرًا	۲۴۳	۲	لے	کے
۱۶۸	۵	یعلی	یعلی والطرائی	۲۵۲	۹	لنصر	النصر
۱۷۲	۲۰	ہوجاتی	ہوتی	۲۵۳	۴	سب بہی	سب ہی
۱۷۴	۱۱	باہم شرکانے	بہرکاے باہم	۲۵۵	″	شفاعت	شفاعت اوسکے
۱۸۱	۱	کہ فلاں	کہا فلاں	—	—	—	حق ہیں۔
۱۸۲	۸	پرست	ست پرست	″	۲۰	الو	ابو
۱۸۳	۱۸	الصّلٰۃ	الصِّلۃ	۲۶۲	۸	طرب گر	طرب ور
۲۰۹	۶	گئی ہے	گئے	۲۶۳	″	جنتی	متنی
″	۱۹	ابویعلی	ابویعلی	۲۶۶	۲	گرم خوب	خوب ہی گرم
۲۱۳	۲۱	العقل	الفعل	۲۶۸	۱۷	والہ	والہِ